بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ماشآءَ اللہُ لَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ

اللھم صلّ وسلّم وبارک علی سیّدنا ومولٰینا وحبیبنا محمّد النبی الامّیّ وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کلّ معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الّذی لا الٰہ الّا ھو الحیّ القیّوم واتوب الیہ۔ یاحَیُّ یاقَیُّومُ

یاحی یاقیوم

یاحی یاقیوم

سلسلۂ اشاعت ۲۳۴

تقویمِ دارُالاحسان

سنہ ۱۴۲۶ھ سنہ ۲۰۰۵/۰۶ء

کرۂ ارض پر بسنے والے تمام مُسلمان
بھائی آپس میں مُتحد ہوں یاحی یاقیوم آمین

برادرانِ اِسلام کو
سالِ نومبارک ہو

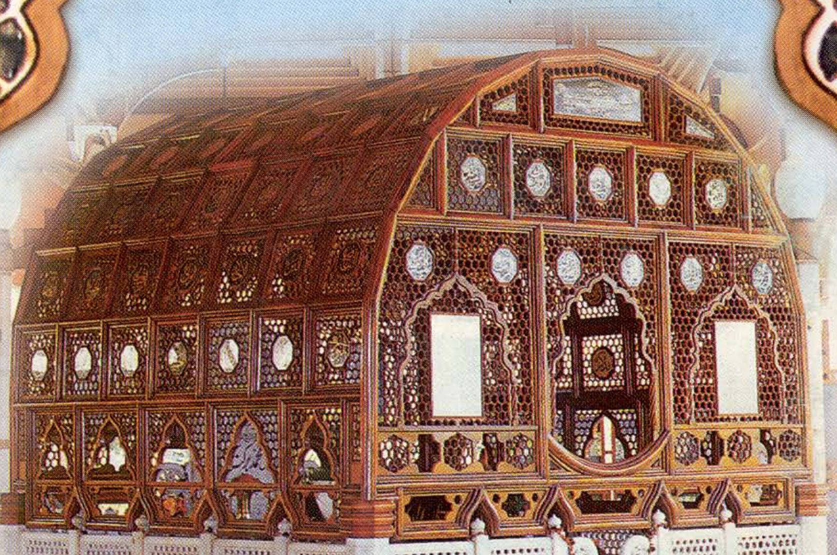

فیضانِ فیض

حضرت ابوانیس محمّد برکت علی لودھیانوی

قدس سرہ العزیز

المقام النجاف الصحاف المقبول المصطفین کیمپ دارالاحسان

سمندری روڈ — فیصل آباد — پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ یاحی یاقیوم اللّٰھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد
النبی الامی وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو
الحی القیوم واتوب الیہ یاحی یاقیوم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ علیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّآلِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ط
یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ

یہ دُرود شریف اور استغفار حضرت خواجۂ خواجگان سیدنا **اویس قرنی** رضی اللہ عنہ
کا عمل اور اس سلسلۂ عالیہ کا موروثہ درود شریف ہے

دارُالاحسان کا ہر عقیدت مند اور طالب اِسکی مداومت کو اپنے اوپر لازم قرار دے حسبِ قوّت
اور گنجائشِ وقت اسکے پڑھنے کی تعداد خود ہی مقرر کرلیں ۔ مثلاً ہر نماز کے بعد کم ازکم گیارہ بار ضرور پڑھیں ۔
عشاء کی نماز کے بعد یا تہجد و فجر کے بعد کثرت سے پڑھیں مثلاً ایک سو بار، یا تین سو بار، یا پانسو بار یا اِس سے بھی زیادہ بار،
صِرف ایک بات یاد رکھیں کہ جو تعداد ایک بار مقرر کریں، اُس پر مداومت رکھیں !

فرمانِ تاجدارِ دارالاحسانؒ
حضرت ابوانیس **محمد برکت علی** لودھیانوی
قدس سرہ العزیز

قرآن کریم محل

(بیرونی منظر

قرآن کریم محل

(اندرونی منظر

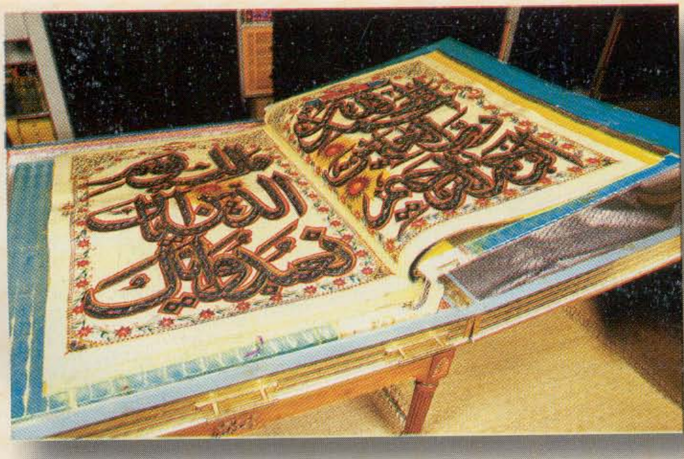

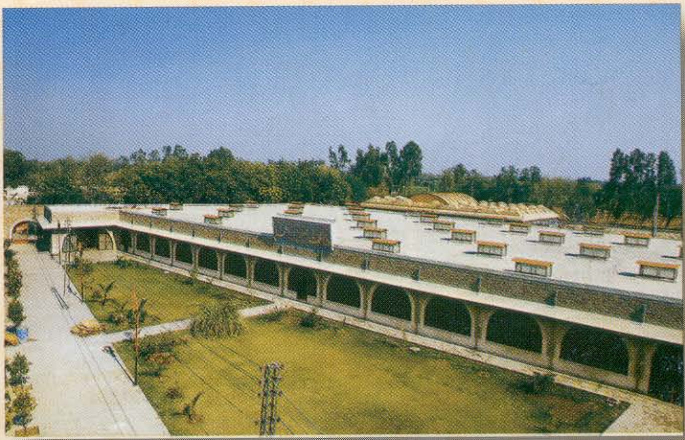

دارالحکمت المعروف
دارالشفاء (بیرونی منظر)

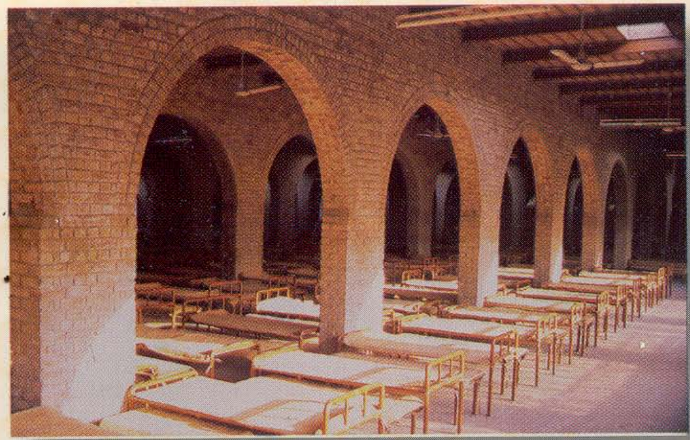

دارالحکمت المعروف
دارالشفاء (اندرونی منظر)

بیری والی گلّی

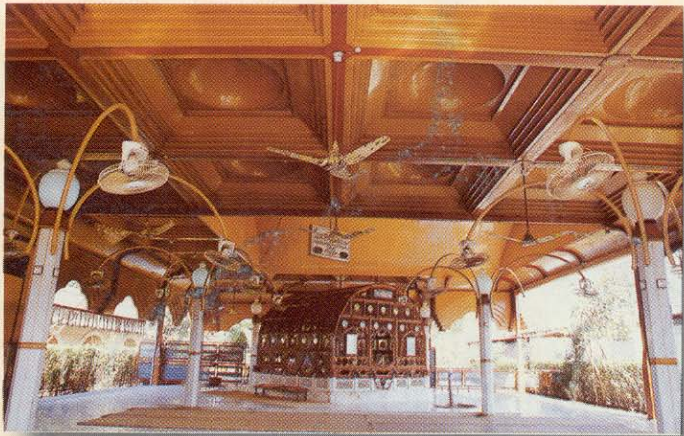

مرقدِ انور

مرقدِ انور

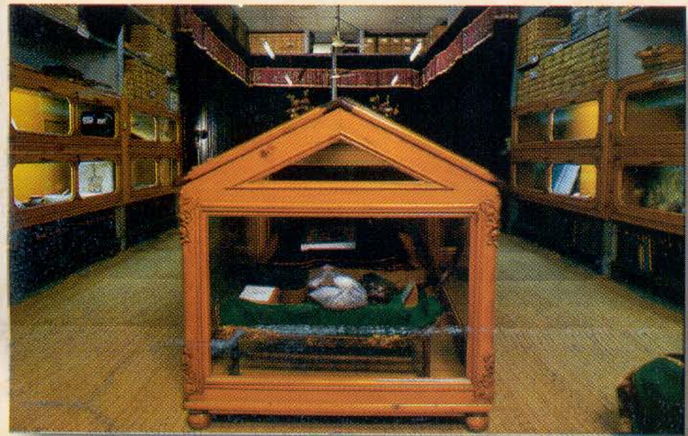

تبرکات

حضرت باواجی سرکارؒ کے زیرِ استعمال اشیاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　　یاحیُّ　　　یاقیُّوم　　　ماشاءاللہ لاقوۃ الا باللہ

عکسِ تحریر

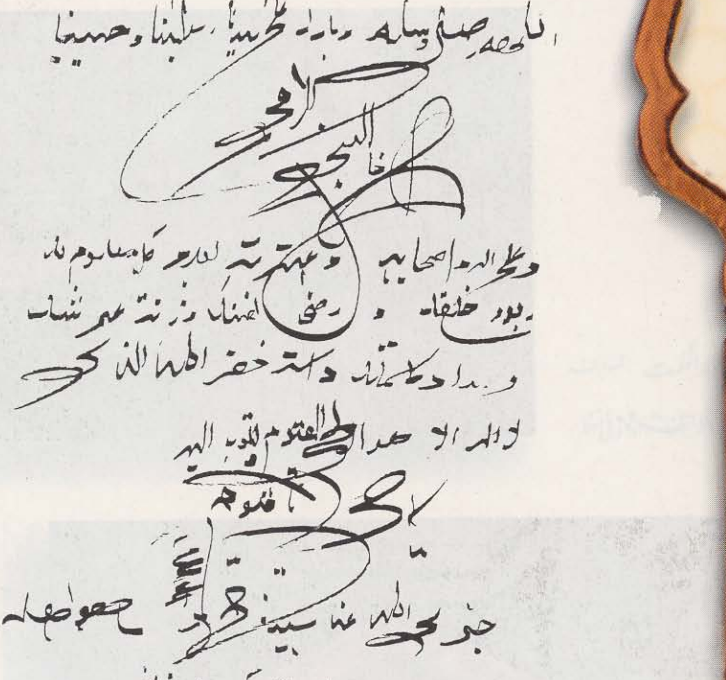

اللھم صلِّ وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا

محمد النبی الامی

وعلیٰ آلہ واصحابہ وعترتہ وذریتہ کما تحب وترضاہ

بعدد خلقہ ورضیٰ نفسہ وزنۃ عرشہ

ومداد کلماتہ واستغفر اللہ الذی

لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

یاحی یاقیوم

جزی اللہ عنا سیدنا محمدا ما ھو اھلہ

الراجی محمد برکۃ علی عفی عنہ

١٧ رمضان المبارک ١٤٠٨

حضرت ابوانیس محمّد برکت علی لودھیانوی قدس سرّہ العزیز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا حی یا قیوم اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد
النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو
الحی القیوم واتوب الیہ یا حی یا قیوم

قُلْ

عِشْقُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَذْهَبِيْ وَحُبُّهُ مِلَّتِيْ

وَطَاعَتُهُ مَنْزِلِيْ !

یہ کہہ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق میرا مذہب
محبت میری ملت اور اتباع میری منزل ہے

حضرت ابوانیس محمد برکت علی لودھیانوی قدس سرہ العزیز

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ یا حی یا قیوم ○ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولنا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

وبعدد خلقک ورضٰی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ یا حی یا قیوم

دعوت وتبلیغ الاسلام

اللہ تبارک و تعالیٰ عزّوجل نے فرمایا

۱- اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونا ضرور ہے جو خیر کی طرف بلایا کرے اور نیک کام کرنے کو کہا کرے اور بُرے کاموں سے روکا کرے اور یہی لوگ ہیں جو پُورے کامیاب ہونے والے ہیں۔ (آلعمران : ۱۰۴)

۲- تم لوگ اچھی جماعت ہو کہ وہ جماعت لوگوں کے لیے ظاہر کی گئی ہے۔ تم لوگ نیک کاموں کو بتلاتے ہو اور بُری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ تعالےٰ پر ایمان لاتے ہو۔ (آلعمران : ۱۱۰)

۳- اور اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ (حٰم السجدۃ : ۳۳)

۴- اپنے ربّ کی راہ کی طرف علم کی باتوں اور اچھی نصیحتوں کے ذریعے بُلایئے اور ان (لوگوں) کے ساتھ ایسے طریقے سے بحث کیجیے جو بہتر ہو۔

(النحل : ۱۲۵)

۵- اور جو لوگ ہماری راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں، ہم انہیں اپنے رستے ضرور دکھا دیں گے اور اللہ تعالےٰ ایسے خلوص والوں کے ساتھ ہیں۔

(العنکبوت : ۶۹)

۶- (مومن) نیک کاموں کا حکم دینے والے اور بُرے کاموں سے روکنے والے

ہیں اور اللہ کی حدوں کی حفاظت کرنے والے ہیں اور مومنوں کو خوشخبری سُنا دیجئے (التوبہ : ۱۱۲)

۷ ۔ اور نصیحت کرتے رہیئے بیشک نصیحت اہلِ ایمان کو نفع دیتی ہے ۔ (الذاریات : ۵۵)

۸ ۔ (اے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم) معاف کرنے کو لازم پکڑو اور اچھے کاموں کا حکم دو اور جاہلوں سے کنارہ کش رہو ۔ (الاعراف : ۱۹۹)

۹ ۔ پس جو آپ (صلے اللہ علیہ وسلم) کو حکم دیا گیا ہے، اس کو کھول کر سنا دیجئے اور مشرکین کی پرواہ مت کیجئے ۔ (الحجر : ۹۴)

۱۰ ۔ بنی اسرائیل میں سے جنہوں نے کُفر اختیار کیا، ان پر حضرت داؤدؑ اور حضرت عیسٰےؑ کی زبان سے لعنت کی گئی ــــ یہ اس لیے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے اور حد سے تجاوز کیے جاتے تھے (اور) بُرے کاموں سے جو وہ کرتے تھے، ایک دوسرے کو روکتے نہیں تھے ۔ بلا شبہ بُرا کام ہے جو وہ کرتے تھے ۔ (المائدہ : ۷۸ تا ۷۹)

۱۱ ۔ اور اس فتنے سے بچو جو تم میں سے صرف (خاص طور پر) ظالموں ہی پر نہ پڑے گا (بلکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضے سے غفلت کے باعث سبھی نیک و بد اس وبال کا شکار ہو جائیں گے)

(الانفال : ۲۵)

حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔

۱۔ پہنچاؤ میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل سے جو قصے سنو انہیں (لوگوں کی ہدایت کے لیے) بیان کرو، اس میں کوئی حرج نہیں مگر جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے گا، وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں تلاش کر لے۔ (بخاری عن عبداللہ بن عمرو رض)

۲۔ اے اللہ! ہمارے جانشینوں پر رحم فرما۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم! آپ کے جانشین کون ہیں؟ فرمایا وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری احادیث کی روایت کریں گے اور لوگوں کو ان کی تعلیم دیں گے (طبرانی عن ابن عباس رض)

۳۔ اللہ اُس بندے کو تر و تازہ رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سُنی اور جس طرح سنا تھا اسے اُسی طرح (بغیر کمی بیشی کے دوسروں تک) پہنچا دیا۔ ہو سکتا ہے کہ جسے بات پہنچائی جائے، بذاتِ خود سننے والے کی نسبت بات کو زیادہ یاد رکھنے والا ہو۔ (ترمذی عن ابن مسعود رض)

۴۔ جو شخص کسی کو ہدایت کی دعوت دے (یعنی دین کے راستہ پر بُلائے) اسکو اتنا ہی اجر ملے گا جتنا اس شخص کو جو اسکی پیروی اختیار کرے اور اس (اطاعت گزار) کے اجر میں سے کچھ بھی کم نہ ہوگا اور جو شخص کسی کو گمراہی کی طرف بلائے، (بُرائی کی دعوت دے) اسے اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا کہ اس شخص کو جس نے اس کی بات مانی اور ان (بدکاروں) کے گناہ میں سے کچھ بھی کم نہ ہوگا۔ (مسلم عن ابی ہریرۃ رض)

۵۔ تم میں سے جو شخص کسی خلافِ شرع امر کو دیکھے تو اُسے اپنے ہاتھ سے

(یعنی قوّت سے) روک دے اور اگر اسکی طاقت نہ ہو تو پھر زبان سے منع کرے اور اگر اتنی بھی قوّت نہ ہو تو پھر دل سے اس (امر) کو بُرا جانے۔ اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔ (مسلم عن ابی سعید خدریؓ)

۶۔ وہ شخص ہم میں سے نہیں (یعنی ہمارے طریقے پر نہیں) جو بڑے کی تعظیم نہیں کرتا اور چھوٹے پہ رحم نہیں کرتا اور نیکی کا حکم نہیں دیتا اور بُرائی سے منع نہیں کرتا۔ (احمد و ترمذی عن ابن عباسؓ)

۷۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے (دو باتوں میں سے ایک ضرور ہو گی۔ یعنی یا تو) تم اَمر بالمعروف اور نہی عن المنکر (یعنی نیک کاموں کی تلقین اور بُرے کاموں کی ممانعت) کرتے رہو گے (اور) یا عنقریب اللہ تم پہ عذاب نازل فرمائے گا۔ اور اس وقت تم اللہ سے دُعا کرو گے اور تمہاری دُعا قبول نہ کی جائے گی۔ (ترمذی عن حُذیفہ)

۸۔ جس شخص کو اس حال میں موت آئے کہ وہ اس غرض سے علم حاصل کر رہا ہو کہ اِس سے اسلام کو تازہ زندگی بخشے گا اس کے اور انبیاء علیہم السلام کے درمیان جنت میں ایک درجہ کا فرق ہو گا۔

(دارمی عن الحسنؒ مرسلاً)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

عزیزی مکرمی ومحبی .... سلمک اللہ تعالیٰ

یوں تو اُمتِ مسلمہ کا ہر فرد مبلغ ہے تاہم اللہ سبحانہٗ اپنے جن بندوں کو اس دعوت کے لیے خاص کرلے، ان کے لیے اس سے بڑی اور کوئی سعادت نہیں۔ داعی الی اللہ کی سعی دو قسم پر ہے۔ اوّل اصلاحِ نفس: دوم اصلاحِ معاشرہ

دعوت تین اُمور پر مشتمل ہے:

اوّل: امر بالمعروف دوم: نہی عن المنکر سوم: یادِ حق

یعنی جن باتوں کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے کریں اور جن باتوں سے منع کیا گیا ہے باز رہیں اور ہر وقت ہر حال میں اللہ سبحانہٗ کی یاد میں مشغول رہیں یہ تینوں باتیں شریعت کا لُبِ لباب، طریقت کی اصل اور مبلغ المرام ہیں۔

معاشرہ انسانی اجتماع کا دوسرا نام ہے۔ اس اجتماع میں افراد ایک دوسرے سے متاثر ہوتے ہیں۔ یہ انسانی فطرت کا خاصہ ہے کہ یہ جبلّی طور پہ اثر پذیر ہے لہٰذا معاشرے کا ہر فرد شعوری یا غیر شعوری طور پہ اپنے ماحول پر اثر انداز یا اثر پذیر ہے۔ دوسرے لفظوں میں ہر فرد داعی بھی ہے اور مدعو بھی۔ اصلاح کُن بھی ہے اور اصلاح گیر بھی۔

فرد کی اصلاح دراصل معاشرہ کی اصلاح، اسکی تعمیر معاشرہ کی تعمیر اور اسکی تخریب معاشرہ کی تخریب ہے۔ لہٰذا فرد معاشرہ کی اصلاح کا ضامن اور ذمہ دار ٹھہرا۔ محض اصلاحِ نفس بھی تبلیغ کی منفعل دعوت ہے یعنی فی نفسہٖ اثر انداز ہے۔

اسلام کے اس فریضۂ تبلیغ کو شروع کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ ہر مبلّغ اپنے اندر صحیح اسلامی اخلاق پیدا کرے اور ہر برائی سے جو کہ ہر کسی میں ہر وقت پائی جاتی ہے توبہ کرے اور عمدہ اخلاق سے آراستہ ہو کر اللہ کے دین کی دعوت و تبلیغ میں مصروف ہو۔

آپ کے
ایک ہاتھ میں قرآنِ کریم اور دوسرے میں سُنّتِ رسول صلّے اللہ علیہ وسلّم ہو اور آپ اسے ذہن نشین کرلیں کہ نجات قُرب اور ولایت کا واحد ذریعہ اتباعِ شریعت پر ہی مبنی و موقوف ہے،

جب گلی کوچوں میں گشت کرو یوں کہو

لوگو! اللہ کی طرف رجوع کرو۔

لوگو! یہاں سدا نہیں رہنا اور نہ ہی دوبارہ لوٹ کر آنا ہے۔

لوگو! اپنے اللہ سے ڈرو۔ جن کاموں کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے کرو، جن کاموں سے منع کیا گیا ہے باز رہو۔

لوگو! یہ دنیا اور اس کی ہر شے ناپائیدار، فانی اور چند روز کی مہمان ہے۔

لوگو! ہم لوگ دنیا میں آخرت کمانے آئے ہیں جو یہاں بوؤ گے وہی وہاں کاٹو گے۔

لوگو! اللہ نے نماز کی بڑی ہی تاکید فرمائی ہے۔ اذان سنتے ہی گھروں سے نکل پڑا کرو۔ دنیا کا کوئی شغل آپ کو نماز سے نہ روکے۔

لوگو! دنیا کا مال دنیا ہی میں چھوڑ جانا ہے، کوئی بھی چیز ساتھ نہیں جانی۔

لوگو! نماز قائم کرو،
نیکی کرو اور نیکی کا حکم دو۔ بُرائی سے رُکو اور رُکنے کا حُکم دو۔ اللہ کے دین اسلام کی دعوت و تبلیغ کے لیے اپنے گھروں سے نکلو۔ ضرور نکلو، اگرچہ بہت ہی قلیل مدّت کے لیے نکلو۔

لوگو! حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے میری اُمت کے بگڑنے کے وقت میری سنت کو اپنا رہنما بنایا اسے سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

ف :۔ وہ وقت آج پوری طرح چھایا ہوا ہے۔

لوگو! اعمال میں میانہ روی اختیار کرو۔

بہترین عمل وہ ہے، جو روز ہو، اگرچہ تھوڑا ہو۔

لوگو! اپنے اعمال کو باطل مت کیا کرو۔ کسی عمل کو ایک بار اختیار کر کے ترک کر دینا عمل کو باطل کرنا ہے۔ نفلی عبادت مستحب ہے، نہ فرض ہے اور نہ واجب مگر جب کوئی نفل عبادت ایک بار

اختیار کر لی جاتی ہے،

واجب الادا ہو جاتی ہے۔

پھر

اسے کبھی ترک نہ کرو۔

اللہ سے استقامت طلب کیا کرو۔

لوگو! اللہ کی مخلوق کو اللہ کا کُنبہ سمجھ کر اس کی خدمت میں مصروف ہو جاؤ۔

کسی سے کوئی بُرائی نہ کرو۔

کسی کی توہین نہ کرو۔ ہتک نہ کرو۔

آبرو ریزی نہ کرو۔

عیب جوئی نہ کرو۔

کسی کو حقیر نہ جانو۔

گالی نہ دو، دھکا نہ دو۔

لعن طعن نہ کرو، بد دعا نہ کرو۔

کسی کی غیبت نہ کرو۔ چغلی نہ کرو۔ جہاں ضروری ہو اسی وقت سامنے کہہ دو۔ کسی کے خلاف دل میں کینہ نہ رکھو۔

کسی کو عار نہ دلاؤ، طعنہ نہ دو۔

کسی کا کوئی پردہ فاش نہ کرو۔

جہاں تک ہو سکے اپنی طرف سے کسی کا دل نہ دُکھاؤ۔

نہ ہی کسی کو رُلاؤ۔

ٹُوٹے ہوئے دلوں کی ڈھارس بندھاؤ۔

کسی سے بحث نہ کرو۔

قُرآن و سُنّت کے مطابق جو بات آتی ہو بتا دو۔

اِصرار و تکرار نہ کرو۔

دین کا کام کرنے والی کسی جماعت یا درسگاہ یا شخصیت کے خلاف بھُول کر بھی ہتک آمیز کلمات نہ کہو۔

ہر کسی سے نیکی کرو۔

ہر کسی کو نیکی کی تلقین کرو۔

اگر کوئی سوال کرے جہاں تک ممکن ہو پورا کرو مسلمان کی حاجت روائی کا بڑا ہی درجہ ہے۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص میری اُمّت میں سے کسی شخص کی حاجت کو پورا کرے اور اس سے اس کا منشا اس کو خوش کرنا ہو تو اس نے مجھ کو خوش کیا اور جس نے مجھ کو خوش کیا اس نے اللہ کو خوش کیا اور جس نے اللہ کو خوش کیا، اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا (انس رض، بیہقیؒ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ یا حی یا قیوم ○ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ ○ یا حی یا قیوم -

اتحاد بین المسلمین

اللہ تبارک و تعالیٰ عزوجل نے فرمایا

۱- سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رہو اور باہم فرقوں میں مت بٹو اور اللہ کی اس مہربانی کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں اُلفت ڈال دی اور تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پہنچ چکے تھے تو اللہ نے تمہیں اس سے بچا لیا۔ (آلعمران: ۱۰۳)

۲- مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرا دیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پہ رحمت کی جائے۔ (الحجرات: ۱۰)

حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

۱- تم مومنوں کو آپس میں رحم کرنے، محبت رکھنے اور مہربانی کرنے میں ایسا پاؤ گے جیسا کہ بدن۔ جب بدن کا کوئی عضو تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو جسم کے سارے اعضا اس کے دُکھ میں شریک ہوتے ہیں اور بیماری اور بخار میں سارا جسم شریک رہتا ہے۔ (بخاری مسلم عن نعمان بن بشیرؓ)

۲- مسلمان مسلمان کے لیے مکان کی مانند ہے (کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط رکھتا ہے) یہ کہہ کر آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر دکھایا (اور بتلایا) کہ سارے مسلمان اس طرح آپس میں ملے اور جکڑے ہوئے ہیں۔ (بخاری و مسلم عن ابی موسیٰ رضؓ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَا شَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

○ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ○

اِتحادِ بین المسلمین

وقت کی اہم پکار ہے

اے مسلمان! اے میری جان!

اتحاد وقت کی اہم ترین پکار ہے۔ قومیّت و فرقہ وارانہ کشیدگی سے بالاتر ہو کر ملّتِ اسلامیہ کے مابین اتحاد و اخوّت کو فروغ دینے کے لیے متحد ہو جا۔ ظلم و جارحیت کو مٹانے کے لیے متحد ہو جا۔ مظلوم و مجبور کی حمایت کے لیے متحد ہو جا۔ اللہ کے دین اسلام کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلانے کے لیے متحد ہو جا۔ اور ضرور ہو جا۔

یہ اختلافات

بھی کوئی اختلافات ہیں؟ ان سب کو بالائے طاق رکھ کر اللہ کے برکت والے نام پہ اللہ کے پسندیدہ دین اسلام کے وقار کو بلند تر کرنے کے لیے متحد ہو جا۔ اور ضرور ہو جا۔ ہر قیمت پہ ہو جا۔ جس طرح بھی ہو سکے ہو جا۔ اگر اس راہ میں تیری جان کی بھی ضرورت پڑے تو گریز نہ کر۔

اللہ ربّ العلمین نے فرمایا:

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ص (آلعمران : ۱۰۳)

یعنی "اللہ کی رسّی (دینِ اسلام) کو مضبوطی سے پکڑو اور فرقوں میں مت بٹو" کیا ہم نے اِس رسّی کو مضبوطی سے پکڑا؟ کیا ہم فرقوں میں بٹے ہوئے نہیں ؟ کیا ہم ایک

دوسرے کے خیرخواہ ہیں؟
غور سے سُنیئے:

دینِ اسلام

اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین۔ کائنات کی سب سے بڑی سچائی۔ یہ ایک امانت ہے اللہ تعالیٰ اور سردارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے۔ اور ہم سب اس کے امین ہیں۔ یہ دین ایک برادری کی تشکیل کرتا ہے۔ ایک ایسی برادری جو خالقِ کائنات کی فرمانبردار ہے، جو کرّۂ ارض پر اَمن و سکون، حق و انصاف اور سچائی کی علمبردار ہے۔ اس برادری کے ایک ارب افراد اخوت کے رشتے میں بندھے ہوئے ہیں۔ یہ اخوت کا رشتہ اللہ تعالےٰ کے حکم کے مطابق حضورِ سرورِ کونین صلّی اللہ علیہ وسلّم کا قائم کیا ہُوا ہے۔ اس رشتے کے مقابلے میں باپ بیٹے اور بہن بھائی ایسے تمام رشتے کچے دھاگے کی مانند ہیں۔ ایک ارب مسلمان اور رشتۂ اخوّت — یہ ہے ملّتِ اسلامیہ — حق و انصاف کی علمبردار۔ مگر آہ — یہ مرکز سے دُور کیوں ہے؟ یہ انتشار کیسا ہے؟ یہ جدائیاں کیوں ہیں؟ — یہ خرابیاں کیسی ہیں؟ — یہ سب ایک کیوں نہیں؟ — ان کے درمیان یہ مصنوعی دیواریں کیسی ہیں؟ ملّت کا ہر فرد — اسلام کا ہر فرزند جواب دے کہ اِن دیواروں کو کون منہدم کریگا؟ ان مصنوعی فاصلوں کو کون ختم کرے گا؟ —

ہے کوئی جمال الدین افغانیؒ؟
ہے کوئی صلاح الدین ایوبیؒ؟
ہے کوئی محمد بن قاسمؒ؟

سامنے آؤ
ملّت کو تمہاری ضرورت ہے!

اے ملّت کے نوجوانو!

مرکزیت ـــــ استنبول، قاہرہ، یا دمشق میں نہیں ہے ـــــ جکارتہ، راولپنڈی یا کابل ملت کا مرکز نہیں ـــ مکہ معظمہ کو مرکز مانو! ـــــ کعبہ کی مرکزیت تسلیم کرو ـــــ جس کو اللہ رب العزت نے مرکزیت عطا کی۔

آؤ

عالم اسلام کو ایک کرو۔ اسلام کی شمع روشن کرو ـــ سچے مسلمان بنو ـــ دکھی انسانیت کے لیے ٹھنڈک بنو ـــ بنی نوع انسان کے لیے ایک معاشرہ قائم کرو ـــ جو ظلم و زیادتی سے پاک ہو جس میں حق و انصاف کا بول بالا ہو! ـــــ

اے مسلمان

اے قیصر و کسریٰ کی عظیم الشان سلطنتوں کو روندنے والے! تو نے یورپ کی وادیوں میں اذانیں دیں ـــ روم کی جاہ و حشمت ـــــ کو پارہ پارہ کیا ـــ چین اور فرانس کی سرحدوں کو چھوا ـــ تو نے ہی قسطنطنیہ کا آہنی حصار توڑا ـــ ہسپانیہ میں اسلامی دبدبہ کا سکہ تو نے ہی بٹھایا ـــــــ آج تو بے بس ہے ـــــ کیوں؟

آج کفر غالب ہے ـــــ آخر کیوں؟

کفر کو تو مغلوب و مقہور ہونا چاہیئے۔!

اے خوابیدہ مسلمان!

بیت المقدس پر یہودی قابض ہیں ـــ مسجدِ اقصیٰ کی بے حرمتی ہو رہی ہے فلسطینی مہاجرین دھکے کھا رہے ہیں ـ ہندوستان میں قتل عام ہو رہا ہے ـــ عالمِ اسلام جل رہا ہے۔ ـــ

مگر

تُو اب بھی پہلے پاکستانی ہے ـــــ افغان یا بنگالی ہے ـــ عرب یا عجمی ہے ـــ اور بعد میں مسلمان! ایک سویا ہوا مسلمان! ـــ

کیا تُو اپنی کھوئی ہوئی عظمت اور اپنے کھوئے ہوئے وقار کو پھر سے حاصل کرنا چاہتا

ہے! — تو آ — نورِ مجسم ہادیٔ برحق صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو پھر سے زندہ کر — پہلے مسلمان بن — پھر کچھ اور —

یہی تو ایک رشتہ ھے

جس کی بدولت — تُو ایک عالم گیر برادری کا فرد ہے — جو سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم کی تھی — وہی برادری — جس کے ایک رکھنے کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں پرزور الفاظ میں تاکید فرمائی تھی۔

پس یہی وہ سبق ھے

جسے ازسرِ نو تازہ کر کے تُو اقوامِ عالم پر — اپنی برتری کا سکہ بٹھا سکتا ہے —

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلَاغُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مُسلم نوجوان سے خطاب

اے مسلمانو! اے نوجوانو! اے ملّت کے پاسبانو!

نوجوان ملّتِ اسلامیہ کا ایک قیمتی سرمایہ ہیں۔ اگر ان کی تربیت اسلامی خطوط پر کی جائے تو نہ صرف یہ کہ وہ اسلام کے جاں نثار مجاہدین بن کر اُس کی کھوئی ہوئی عظمت کو واپس لا سکتے ہیں بلکہ اسلامی اخلاق کے زندہ پیکر بن کر وہ مثالی معاشرہ بھی قائم کر سکتے ہیں جس کی بنیاد خوفِ الٰہی اور حُبِّ رسول پر رکھی گئی ہو اور جس میں ہر فرد خواہ وہ کمزور ہو یا طاقت ور، سیاہ ہو یا سفید، آقا ہو یا غلام، پورے قلبی سکون اور اطمینان سے زندگی بسر کرنے کا حق رکھتا ہو۔ جہاں خوشحالی کا دور ہو، تو سب کے سب اس میں شریک ہوں، اور تکلیف آئے تو سبھی مل کے جھیلیں۔ مگر افسوسناک حقیقت یہ ہے کہ اُمّتِ مُسلمہ کے نوجوان اسلامی معاشرے

کے قیام کی جدوجہد میں شریک ہونے کی بجائے اپنی قوت لادینی تحریکوں میں صرف کر رہے ہیں۔ غیر اسلامی نظامِ تعلیم اور مغربی تہذیب کی فریب کاری نے ان کا اندازِ فکر ہی بدل ڈالا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ نوجوان کئی کئی گھنٹے سینما ہالوں اور تفریح گاہوں میں صرف کر دیتے ہیں لیکن مساجد کو آباد کرنے کی ضرورت تک محسوس نہیں کرتے۔

مغربی تہذیب کی تقلید اور فیشن پرستی میں اندھا دھند جھولیوں دولت لٹاتے ہیں لیکن اسلام کی راہ میں ایک پائی تک کے خرچ کا بھی حوصلہ نہیں پاتے۔

کاش ! اسلام کے یہ سپوت محسوس کریں، کہ کفر مسلسل چودہ سو سال سے ان کی سچائی کی اس شمعِ فروزاں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بجھا دینا چاہتا ہے۔

کاش !

کوئی اُن بے حس نوجوانوں کا احساس زندہ کرنے کے لیے میدان میں نکلے، جنہیں مست فلمی دھنوں نے کشمیر و فلسطین کی بہو بیٹیوں کی آہ و بکا سننے سے بے نیاز کر دیا ہے، جو فلمی کھیلوں میں اس قدر کھو گئے ہیں کہ انہیں قبلۂ اوّل سے اُٹھنے والے شعلوں کی بھی خبر نہیں، اور جنہوں نے مغربی تہذیب کے لیے بطحا کے سبق کو بھلا دیا ہے

افسوس !

کہ ہم بے حسی کو اپنائے ہوئے ہیں، ہم جان بوجھ کر اندھے اور بہرے بنے ہوئے ہیں، یا الٰہ العالمین، ہمیں معاف فرما! آمین۔

اے غافل نوجوانو!

اے دنیا بھر کے مسلمانو!

ذرا اس ملّت کی بدحالی دیکھو

جس کی حکومت کرّہ ارض کے تین بڑے بڑے اعظموں میں پھیلی ہوئی تھی، جس کی عظمت سے روم کے قیصر اور ایران کے کسریٰ لرزہ بر اندام تھے ——————

آہ! آج اس کی بے چارگی پر ترس آتا ہے۔

یہی تو ہے وہ ملّت کہ

جس کا ہر فرد عظمت کا مینار اور انسانیت کا جوہر تھا، جس کی پیشانی کی سلوٹیں تاریخ کے نئے باب کا عنوان بن جایا کرتی تھیں!

کیا آج

انہی کے ہاتھوں اپنے ہی اصولوں کی دھجیاں نہیں اُڑ رہی ہیں؟

ہمیں

ایک زندہ قوم کی حیثیت سے زندہ رہنا ہے جو
نیل کے ساحل سے لے کر کاشغر تک

بیدار ہو

جو مراکش سے لے کر انڈونیشیا تک ایک ہو جس کا ہر فرزند چوکس ہو، اور جہاں اخوّت کا دریا ٹھاٹھیں مار رہا ہو۔

مسلم نوجوانو!

اپنی صلاحیتوں سے کام لو!

اپنی قوتِ بازو کو کام میں لاؤ!

اپنی قوتِ ارادی سے مغربی تہذیب کو ٹھکرا دو!

اپنی ہمّت سے انتشار و افتراق کے دروازے بند کر دو!

اپنے کردار کی عظمت اور سچائی سے اپنی دیرینہ روایات کو زندہ کر دو!

اپنے اخلاق و اخلاص سے اخوّت کے شجر کی آبیاری کرو!

اپنی تدبیر اور فراست سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو متحد کر دو!

تہذیبِ اسلامی کی شمعیں جلاؤ کہ تہذیبِ مغرب کی آنکھیں چُندھیا جائیں۔

مُسلم نوجوانو!

نِکلو! پندرھویں صدی کی سب سے بڑی اور سب سے اہم جدوجہد میں مصروف ہو جاؤ ——— آج تمہاری مسجدیں غیر آباد ہیں۔ کچھ کرو ——— کہ تمہاری مسجدیں تمہاری قومی تنظیم کے مرکز بن جائیں! تمہاری اذانیں بے اثر ہیں۔ دُعا کرو کہ یہ تمہارے قلب کو بھی گرمائیں تمہارے معاشرے میں خرابیاں ہیں، ایک نئے معاشرے کی بنیاد رکھو جہاں انسانی شرف کا پیمانہ زر کی بجائے تقویٰ ہو۔ روحِ بلالی رضؓ پیدا کرو کہ کرۂ ارض پر اذانِ بلالی رضؓ بلند ہو

اور

اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین ——— سرورِ کائنات
صلی اللہ علیہ وسلم کا پیارا دین ——— دینِ اسلام ———
یورپ کی وادیوں، افریقہ کے صحراؤں، غرضیکہ ہر
جگہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے غالب ہو جائے۔ آمین!

نوجوانو!

مِلّت کی پکار سنو۔

مِلّت تمہیں پکار رہی ہے، میری جڑیں خشک ہو چلیں۔
میرے برگ و بار کُملا گئے۔ کوئی مجھے سینچے!
کیا تم میں کوئی بھی ایسا نہیں
جو مِلّت کو زندہ اور قائم رکھنے کے لیے
اپنی زندگی پیش کرے ؟

اگر نہیں، پھر تو یہ زندگی کوڑی بھر قیمت کی نہیں۔ مِلّت امن و سلامتی کا اِصطلاحی

نام ہے اور امن وسلامتی کو قائم رکھنے کے لیے اللہ نے بندے کو دنیا میں بھیجا ورنہ بندگی کے لیے چپے چپے پہ فرشتے موجود ہیں۔ ملّت کو جب بھی کسی نے للکارا، ملت نے نوجوانوں کو پکارا اور وہ تیر و تفنگ سے نہیں، امن و سلامتی کے چار معروف ہتھیاروں سے آراستہ ہو کر میدانِ عمل میں نکلے اور بازی لے گئے۔ کسی بھی میدان میں کبھی نہ ہرے۔

وہ چار ہتھیار یہ ہیں:

صداقت عدالت

امانت اور شجاعت

اے میرے نوجوان!

اِن ہتھیاروں سے آراستہ ہو کر تو جس بھی میدان میں نکلے گا، جیتے گا کوئی طاغوتی طاقت ان میں سے کسی بھی خصلت پر کبھی غالب نہیں آسکتی۔ یہ خصائل قوموں کی زندگی کے اِقبال و عروج کے ضامن ہیں۔ اِنسانیت جب بھی ان خصائل کو اپناتی ہے اسی وقت اللہ کی رحمت برسنے لگتی ہے۔ جب بھی کسی قوم نے دنیا میں ترقّی کی، اِن خصائل ہی کی بدولت کی اور یہ خصائل تیری میراث تھے، تو نے ہی دُنیا کو ان کا درس دیا۔ دنیا جاگ اُٹھی، تو سو گیا۔ ایسی نیند سویا کہ کسی بھی آواز پہ نہیں چونکتا۔

اے او سونے والے نوجوان مُسلم:

تیرے کردار کی داستانیں جنہیں تو بھول بیٹھا ہے، اب تک قوموں کو یاد ہیں۔ تیری جُرأت و بیباکی کی کوئی مثال کسی اور تاریخ میں نہیں ملتی۔ بیدار ہو، سامنے آ، میدانِ عمل میں اُتر،

ملّت کو تمہاری ضرورت ہے۔

دُعائے حضرت داؤد علیہ السلام

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ

اے اللہ ۔ میں مانگتا ہوں تجھ سے تیری محبت اور اسکی محبت جو تجھ سے

یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ ط

محبت کرتا ہے اور اس عمل کی محبت جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے ۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ

اے اللہ تو بنا دے اپنی محبت کو میرے نزدیک زیادہ محبوب میری اپنی جان سے

وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ ○

اور اپنے گھر والوں سے اور ٹھنڈے میٹھے پانی سے ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام یہ دُعا کیا کرتے تھے ۔ اللّٰھم انی اسئلک حبک .... الخ

راوی کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب حضرت داؤد علیہ السلام کا ذکر کرتے تو ان کی کوئی بات بیان فرماتے اور کہتے کہ وہ (یعنی داؤد علیہ السلام) بندوں میں سب سے زیادہ عبادت کرنے والے تھے ۔

(ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ المعروف ترتیب شریف کلاں حلیہ صہ ۶۳/۶۴)

نذرِ عقیدت

شہسوارِ کربلا کی شہسواری کو سلام   نیزے پر قرآن پڑھنے والے قاری کو سلام

حسینؓ

"بشر تو کیا فرشتوں سے نہ ایسی بندگی ہوگی
حسینؓ ابنِ علیؓ آئیں گے دنیا دیکھتی ہوگی
ہمارے خون کے بدلے میں اُمّت بخش دے یا رب
خدا سے حشر میں یہ التجا شبیرؓ کی ہوگی"

حُسینؓ گھوڑے کی زین پہ وفا کا غازی
حُسینؓ تلواروں کے سائے تلے عشق کا نمازی
حُسینؓ نیزے کی نوک پہ قرآن کا قاری
حُسینؓ کا روندا ہُوا لاشہ بھی رضا پہ راضی
حُسینؓ ابنِ حیدرؓ پہ لاکھوں سلام ، ماشاءاللہ!
حُسینؓ دوشِ رسُولؐ کی رحل پر ناطق قرآن
حُسینؓ آغوشِ بتولؓ میں شہزادہ کون و مکاں
حُسینؓ پُشتِ رسُولؐ پر شہسوارِ کربلا
حُسینؓ کی شہادت پر ساقیٔ کوثرؐ نازاں

❋

نواسہ رسُول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا سرِ اقدس اور اسیرانِ اہلِ بیت کو جب یزیدی دربار میں پیش کیا گیا تو دامنِ اسلام پر ایسا سیاہ داغ لگا جو قیامت تک دھویا نہ جائے گا

وفا تقدیر کی معمار ہے

تقدیر تصویر کی مُصوّر ہے

تصویر حُسن کی تنویر ہے

تنویر توقیر کا جمال ہے

توقیر کا امین عشق ـــــ اور

توقیر حُسن کی میراث ہے

عشق فقر کا مذہب اور حُسن فقر کی منزل ہے

فقر دین کا رہبر اور دیدارِ محبوب کا علمبردار ہے

عشق والے کربل کو مدینے کی تصویر کہتے ہیں
کربل والے رِندوں کو اپنی جاگیر کہتے ہیں

لُٹادی جس نے اپنی دُنیا و دیں غمِ شبیرؓ کی خاطر
فقر و غنیٰ والے اسے عشق کی توقیر کہتے ہیں

جس کا ہو راہبر حُسینؓ اور مذہب عشقِ رسُولؐ
اہلِ طریقت اس کو قُرآن کی تفسیر کہتے ہیں

عشق جب اپنے امام کے حضور میں نیازمندانہ خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لیے شامِ غریباں کے بے مثل منظر پہ حاضر ہُوا، کہرام مچ گیا۔ زمین و آسمان کی طنابیں ٹوٹنے لگیں۔ہوش وحواس کھو بیٹھا۔ تھرتھرا کر پوچھنے لگا۔ یہ کیا؟ ندا آئی۔ یہ کائنات کے پروردگار کے حبیبِ اقدس و اکمل، اکرم و اجمل، اطیب و اطہر رُوحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کے لختِ جگر شہزادۂ کونین رضی اللہ عنہ کے جسدِ اطہر کا لاشہ ہے جسے شہادت کے بعد گھوڑوں کی ٹاپوں سے روندا گیا۔ ایک عرض پھر کی۔ یہ کس نے کیا؟

پھر ندا آئی۔ یہ قصد کفّار کا نہیں، حضورِ اقدس ؐ کے اُمّتیوں کا ہے۔اُن کے اِس تکرار نے کہ "شہزادۂ کونین کے قتل میں جلدی کرو' جُمعہ کی نماز قضا نہ ہو" عشق کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ قبا نوچ کر تار تار کر ڈالی۔پامالِ ناز نے مُنہ پر راکھ ملی۔سر پہ خاک ڈالی۔ایک دلدوز مرثیہ پڑھا اور ہمیشہ کے لیے اس منظر کو نظروں میں یُوں سمیٹ لیا کہ پھر کبھی اس کو نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دیا۔

فقر

جب شامِ غریباں کے حضور غلامانہ خراجِ تحسین پیش کرنے حاضر ہوا، آپے سے باہر ہو گیا۔ حیرت سے اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔ نگاہیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ اس نے ایسا منظر پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ اس کے سامنے ریت کے ذرّوں پر حُسن و عشق اور وفا و جفا کی داستان کا انوکھا باب خُون سے لکھا ہُوا تھا۔ سہمی ہُوئی مقدس جانیں۔ بوستانِ رسُولؐ کے کملائے ہُوئے پھُول۔ گنجِ شہیداں۔ کٹے ہُوئے اعضاء۔ جلے ہُوئے خیمے۔ دُھواں چھوڑتی طنابیں۔ لُٹا ہُوا خانوادۂ رسُولؐ۔ بے کسی کے عالم میں جگر بندِ بتولؓ حُسینؓ کا سَر قلم، جسم برہنہ، لاشہ روندا ہُوا، اہلِ بیت رسیوں میں جکڑے ہُوئے۔

خاک و خون میں نہایا ہُوا عشق۔ دشتِ غربت میں سر بریدہ

پیشوائے دین۔ ساقیٔ کوثرؐ کا تشنہ لب نواسہ۔ سبطِ پیغمبرؐ کا گھوڑوں سے روندا ہُوا وجُودِ اطہر۔ ہر طرف گھمبیر اُداسی۔ ایک وحشت خیز خاموشی۔ ایک اَلم انگیز کرب۔ یہ دردناک منظر اُس سے نہ دیکھا گیا۔ وُہ خُون کے آنسو رویا۔ ہوش وحواس کھو بیٹھا۔ بِسمل کی طرح لوٹا۔ مذبُوح کی طرح تڑپا۔ پھر یکایک اُس نے امارت کی عمارت کی اینٹ سے اینٹ کر دی۔ لذّت کا جام توڑ دیا۔ زینت کا عمامہ زمین پر دے مارا۔ راحت کا ترانہ بند کر دیا۔ عشرت کا رباب توڑ دیا۔ شہرت کی قبا تار تار کر دی۔ شامِ غریباں کے محبوبوں کی خاکِ پا سر میں ڈالی۔ ندامت کی قبا اوڑھی۔ ملامت کی گُدڑی پہنی۔ صبر کا کاسہ تھاما اور ایسا روپوش ہُوا کہ پھر کہیں بھی، کسی بھی رُوپ میں کبھی پرگٹ نہ ہُوا۔ اس منظر کو کبھی نظروں سے اوجھل نہ ہونے دیا اور حیات الدُنیا کی منزل اسی منظر کی پیشوائی میں طے کی۔

الحمد للحیّ القیّوم ؎

ابنِ آدم کی تاریخ کے سکالر نے ورق ورق اُلٹے۔ اُلٹ اُلٹ کر ڈھونڈے۔ ہر عجیب و غریب منظر کے جائزے لیے محاسبے کیے۔ اور ک ایک شیر خوار معصوم کی پیاس پر پہنچ کر اپنے قطعی قطعہ کو قلم بند کر گیا۔

ایک بے نیاز باپ نے بے نیازی کی حد کر دی۔ اصغرؓ کا پیاس سے دم گھٹنے لگا۔ پانی مانگا۔ ہنس کر فرمایا۔

"لہو پیتے ہیں، پانی کربلا والے نہیں پیتے"

تیری بے نیازی کا باب تشنہ تھا،
شاہِ کونینؑ کے شیر خوار اصغرؓ نے سیراب فرما کر مکمل کر دیا۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْم

الحمد للحیّ القیّوم فالله خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

از افادات

حضرت ابو انیس محمد برکت علی لودھیانوی قدس سرہ العزیز

سنہ ۱۴۲۶ھ محرم الحرام		فروری ۲۰۰۵ء	ماگھ ۲۰۶۱ بکرمی	فیصل آباد صبح صادق	فیصل آباد طلوع آفتاب	فیصل آباد نصف النہار	فیصل آباد غروب آفتاب	اعراس المیلاد المبارک
جمعۃ المبارک	۱	۱۱	۲۸	۵/۲۹	۶/۵۴	۱۲/۲۲	۵/۵۴	سیدنا عمر فاروقؓ۔ شہاب الدین سہروردیؒ۔ حضرت جیو مجددیؒ
شنبہ	۲	۱۲	۲۹	۵/۲۹	۶/۵۴	۱۲/۲۲	۵/۵۴	حضرت معروف کرخیؒ
یکشنبہ	۳	۱۳	۳۰	۵/۲۸	۶/۵۳	۱۲/۲۲	۵/۵۵	حضرت ابو الحسن ہنگاریؒ
دوشنبہ	۴	۱۴	پھاگن	۵/۲۸	۶/۵۳	۱۲/۲۲	۵/۵۶	حضرت اخوند درویزہ چشتیؒ پشاور
سہ شنبہ	۵	۱۵	۲	۵/۲۷	۶/۵۱	۱۲/۲۲	۵/۵۷	حضرت بابا فریدؒ۔ حضرت رفیع الدین پھلواریؒ
چہار شنبہ	۶	۱۶	۳	۵/۲۶	۶/۵۰	۱۲/۲۲	۵/۵۸	
پنجشنبہ	۷	۱۷	۴	۵/۲۵	۶/۴۹	۱۲/۲۲	۵/۵۹	
جمعۃ المبارک	۸	۱۸	۵	۵/۲۴	۶/۴۸	۱۲/۲۲	۶/-	حضرت شیخ عبد الغفور اخوند صاحبؒ سیدو شریف
شنبہ	۹	۱۹	۶	۵/۲۳	۶/۴۶	۱۲/۲۲	۶/-	حضرت مرزا مظہر جان جاناں نقشبندی دہلویؒ
یکشنبہ	۱۰	۲۰	۷	۵/۲۲	۶/۴۵	۱۲/۲۲	۶/۲	یوم عاشورہ۔ حضرت ابو الحسن خرقانیؒ
دوشنبہ	۱۱	۲۱	۸	۵/۲۲	۶/۴۴	۱۲/۲۲	۶/۳	
سہ شنبہ	۱۲	۲۲	۹	۵/۱۹	۶/۴۳	۱۲/۲۲	۶/۳	حضرت شیخ محمد طاہر قادریؒ
چہار شنبہ	۱۳	۲۳	۱۰	۵/۱۸	۶/۴۲	۱۲/۲۲	۶/۴	
پنجشنبہ	۱۴	۲۴	۱۱	۵/۱۷	۶/۴۱	۱۲/۲۲	۶/۴	حضرت شاہ عبد اللہ بغدادی دامپوریؒ
جمعۃ المبارک	۱۵	۲۵	۱۲	۵/۱۶	۶/۴۰	۱۲/۲۲	۶/۵	حضرت ابو سعید مبارکؒ
شنبہ	۱۶	۲۶	۱۳	۵/۱۶	۶/۳۹	۱۲/۲۲	۶/۷	
یکشنبہ	۱۷	۲۷	۱۴	۵/۱۴	۶/۳۸	۱۲/۲۲	۶/۸	
دوشنبہ	۱۸	۲۸	۱۵	۵/۱۳	۶/۳۸	۱۲/۲۲	۶/۹	میلہ کریم والا لودھیانہ
سہ شنبہ	۱۹	مارچ	۱۶	۵/۱۳	۶/۳۷	۱۲/۲۲	۶/۹	
چہار شنبہ	۲۰	۲	۱۷	۵/۱۲	۶/۳۶	۱۲/۲۱	۶/۹	
پنجشنبہ	۲۱	۳	۱۸	۵/۱۱	۶/۳۵	۱۲/۲۰	۶/۱۰	
جمعۃ المبارک	۲۲	۴	۱۹	۵/۱۰	۶/۳۴	۱۲/۲۰	۶/۱۰	
شنبہ	۲۳	۵	۲۰	۵/۹	۶/۳۲	۱۲/۲۰	۶/۱۱	شیخ امام الدین قادری پلوسیؒ
یکشنبہ	۲۴	۶	۲۱	۵/۸	۶/۳۱	۱۲/۱۹	۶/۱۲	
دوشنبہ	۲۵	۷	۲۲	۵/۷	۶/۳۰	۱۲/۱۹	۶/۱۳	حضرت امام زین العابدینؓ
سہ شنبہ	۲۶	۸	۲۳	۵/۶	۶/۲۹	۱۲/۱۹	۶/۱۴	
چہار شنبہ	۲۷	۹	۲۴	۵/۵	۶/۲۸	۱۲/۱۹	۶/۱۵	
پنجشنبہ	۲۸	۱۰	۲۵	۵/۴	۶/۲۷	۱۲/۱۹	۶/۱۶	
جمعۃ المبارک	۲۹	۱۱	۲۶	۵/۳	۶/۲۶	۱۲/۱۹	۶/۱۷	مخدومہ دار الاحسان برکت بی بیؒ ۱۳۹۸ھ
شنبہ	۳۰	۱۲	۲۷	۵/۱	۶/۲۴	۱۲/۱۸	۶/۱۸	

صفر المظفر سنہ ۱۴۲۶ھ		مارچ ۲۰۰۵ء	بکرمی ۲۰۶۲	فیصل آباد				اعراس المیلاد المبارک
				صبح صادق	طلوع آفتاب	نصف النہار	غروب آفتاب	
یکشنبہ	۱	۱۳	۲۸	۵/-	۶/۲۳	۱۲/۱۸	۶/۱۹	
دوشنبہ	۲	۱۴	۲۹	۴/۵۹	۶/۲۲	۱۲/۱۸	۶/۲۰	
سہ شنبہ	۳	۱۵	چیت	۴/۵۸	۶/۲۱	۱۲/۱۷	۶/۲۰	
چہارشنبہ	۴	۱۶	۲	۴/۵۶	۶/۱۸	۱۲/۱۷	۶/۲۱	ولادت حضرت امام باقرؓ
پنجشنبہ	۵	۱۷	۳	۴/۵۵	۶/۱۸	۱۲/۱۷	۶/۲۲	
جمعۃ المبارک	۶	۱۸	۴	۴/۵۴	۶/۱۷	۱۲/۱۶	۶/۲۳	
شنبہ	۷	۱۹	۵	۴/۵۲	۶/۱۵	۱۲/۱۶	۶/۲۳	حضرت بہاؤالدین زکریاؒ ملتانی
یکشنبہ	۸	۲۰	۶	۴/۵۱	۶/۱۱	۱۲/۱۶	۶/۲۴	ولادت حضرت امام موسیٰ کاظمؒ ۱۲۸ھ
دوشنبہ	۹	۲۱	۷	۴/۴۹	۶/۱۰	۱۲/۱۵	۶/۲۵	
سہ شنبہ	۱۰	۲۲	۸	۴/۴۸	۶/۱۰	۱۲/۱۵	۶/۲۵	
چہارشنبہ	۱۱	۲۳	۹	۴/۴۶	۶/۷	۱۲/۱۵	۶/۲۶	بابا ابوالخیر نولکھ ہزاریؒ شاہکوٹ۔ یوم پاکستان
پنجشنبہ	۱۲	۲۴	۱۰	۴/۴۵	۶/۵	۱۲/۱۴	۶/۲۶	
جمعۃ المبارک	۱۳	۲۵	۱۱	۴/۴۳	۶/۳	۱۲/۱۴	۶/۲۸	حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ
شنبہ	۱۴	۲۶	۱۲	۴/۴۱	۶/۳	۱۲/۱۴	۶/۲۸	مادھو لال حسینؒ لاہور
یکشنبہ	۱۵	۲۷	۱۳	۴/۴۰	۶/۲	۱۲/۱۳	۶/۲۹	
دوشنبہ	۱۶	۲۸	۱۴	۴/۳۸	۶/۲	۱۲/۱۳	۶/۳۰	حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ
سہ شنبہ	۱۷	۲۹	۱۵	۴/۳۷	۶/۱	۱۲/۱۳	۶/۳۰	حضرت عبدالقدوس گنگوہیؒ۔ حافظ محمد صدیقؒ میلہ کیجاں لودھیانہ
چہارشنبہ	۱۸	۳۰	۱۶	۴/۳۷	۶/-	۱۲/۱۲	۶/۳۱	
پنجشنبہ	۱۹	۳۱	۱۷	۴/۳۴	۵/۵۷	۱۲/۱۲	۶/۳۱	حضرت علی ہجویریؒ داتا گنج بخش لاہور ۴۶۵ھ
جمعۃ المبارک	۲۰	اپریل	۱۸	۴/۳۲	۵/۵۶	۱۲/۱۲	۶/۳۳	چہلم حضرت امام حسینؓ۔ صاحبزادہ حکیم ارشاد احمد امیریؒ
شنبہ	۲۱	۲	۱۹	۴/۳۱	۵/۵۵	۱۲/۱۲	۶/۳۳	حضرت سید عقیلؒ
یکشنبہ	۲۲	۳	۲۰	۴/۲۹	۵/۵۴	۱۲/۱۱	۶/۳۳	حضرت خواجہ شمس الدینؒ سیال شریف
دوشنبہ	۲۳	۴	۲۱	۴/۲۸	۵/۵۲	۱۲/۱۱	۶/۳۴	
سہ شنبہ	۲۴	۵	۲۲	۴/۲۶	۵/۵۱	۱۲/۱۱	۶/۳۶	
چہارشنبہ	۲۵	۶	۲۳	۴/۲۵	۵/۵۰	۱۲/۱۰	۶/۳۶	حضرت احمد رضا خان بریلویؒ۔ آخری چہارشنبہ
پنجشنبہ	۲۶	۷	۲۴	۴/۲۴	۵/۴۸	۱۲/۱۰	۶/۳۷	
جمعۃ المبارک	۲۷	۸	۲۵	۴/۲۱	۵/۴۷	۱۲/۱۰	۶/۳۸	
شنبہ	۲۸	۹	۲۶	۴/۲۰	۵/۴۶	۱۲/۱۰	۶/۳۸	حضرت عبدالواحد فریدؒ۔ حضرت شرف الدینؒ
یکشنبہ	۲۹	۱۰	۲۷	۴/۱۸	۵/۴۴	۱۲/۹	۶/۳۹	حضرت مجدد الف ثانی سرہندیؒ

سنہ ۱۴۲۶ھ ربیع الاوّل		اپریل ۲۰۰۵ء	۲۰۶۲ بکرمی	فیصل آباد صبح صادق	طلوع آفتاب	نصف النہار	غروب آفتاب	اعراس المیلاد المبارک
دوشنبہ	۱	۱۱	۲۸	۴/۱۷	۵/۴۳	۱۲/۹	۶/۳۹	حضرت امام احمد بن حنبلؒ مؤلفِ دلائل الخیرات
سہ شنبہ	۲	۱۲	۲۹	۴/۱۵	۵/۴۱	۱۲/۹	۶/۳۹	
چہارشنبہ	۳	۱۳	۳۰	۴/۱۲	۵/۴۰	۱۲/۹	۶/۴۰	خواجہ بہاؤالدین نقشبندیؒ
پنجشنبہ	۴	۱۴	بیساکھ	۴/۱۲	۵/۳۹	۱۲/۸	۶/۴۰	
جمعۃ المبارک	۵	۱۵	۲	۴/۱۱	۵/۳۸	۱۲/۸	۶/۴۱	حضرت سیدنا یوسف جمیل اللہ حضرت سیدنا امام حسنؓ
شنبہ	۶	۱۶	۳	۴/۱۰	۵/۳۷	۱۲/۸	۶/۴۱	
یکشنبہ	۷	۱۷	۴	۴/۸	۵/۳۶	۱۲/۷	۶/۴۲	حضرت میاں میرؒ لاہور
دوشنبہ	۸	۱۸	۵	۴/۷	۵/۳۵	۱۲/۷	۶/۴۲	حضرت امام حسن عسکریؒ۔ ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
سہ شنبہ	۹	۱۹	۶	۴/۶	۵/۳۳	۱۲/۷	۶/۴۳	
چہارشنبہ	۱۰	۲۰	۷	۴/۴	۵/۳۳	۱۲/۷	۶/۴۴	حضرت داتا ملک جمال ہلواڑویؒ
پنجشنبہ	۱۱	۲۱	۸	۴/۴	۵/۳۳	۱۲/۷	۶/۴۴	ولادت حضرت امام علی رضا ۱۴۳ھ۔ علامہ محمد اقبالؒ
جمعۃ المبارک	۱۲	۲۲	۹	۴/۳	۵/۳۲	۱۲/۷	۶/۴۵	میلاد النبی ﷺ۔ وفات والدہ تاجدار دارالاحسانؒ
شنبہ	۱۳	۲۳	۱۰	۴/۱	۵/۳۱	۱۲/۶	۶/۴۶	حضرت مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر کلیریؒ ۶۸۹ھ
یکشنبہ	۱۴	۲۴	۱۱	۴/-	۵/۳۰	۱۲/۶	۶/۴۶	حضرت خواجہ بختیار کاکیؒ
دوشنبہ	۱۵	۲۵	۱۲	۳/۵۹	۵/۲۹	۱۲/۶	۶/۴۷	
سہ شنبہ	۱۶	۲۶	۱۳	۳/۵۷	۵/۲۸	۱۲/۶	۶/۴۸	حضرت شاہ ابوالمعالی قادریؒ لاہور رح
چہارشنبہ	۱۷	۲۷	۱۴	۳/۵۶	۵/۲۷	۱۲/۶	۶/۴۹	ولادت امام جعفر صادقؓ۔ حضرت شاہ محمد غوثؒ
پنجشنبہ	۱۸	۲۸	۱۵	۳/۵۵	۵/۲۶	۱۲/۵	۶/۵۰	
جمعۃ المبارک	۱۹	۲۹	۱۶	۳/۵۴	۵/۲۵	۱۲/۵	۶/۵۰	ولادت سیدنا مخدوم علاؤالدین صابر کلیری ۵۹۲ھ
شنبہ	۲۰	۳۰	۱۷	۳/۵۳	۵/۲۴	۱۲/۵	۶/۵۱	
یکشنبہ	۲۱	مئی	۱۸	۳/۵۲	۵/۲۳	۱۲/۵	۶/۵۱	حضرت بخاری شاہ عبدالکریمؒ لطیف پیرہ کالن سرگودھا
دوشنبہ	۲۲	۲	۱۹	۳/۵۱	۵/۲۳	۱۲/۵	۶/۵۲	
سہ شنبہ	۲۳	۳	۲۰	۳/۵۰	۵/۲۱	۱۲/۵	۶/۵۲	سائیں محکم دین جگرانوی ۱۹۱۳ء - یا
چہارشنبہ	۲۴	۴	۲۱	۳/۴۹	۵/۲۰	۱۲/۵	۶/۵۳	
پنجشنبہ	۲۵	۵	۲۲	۳/۴۸	۵/۱۹	۱۲/۵	۶/۵۴	
جمعۃ المبارک	۲۶	۶	۲۳	۳/۴۷	۵/۱۸	۱۲/۵	۶/۵۵	
شنبہ	۲۷	۷	۲۴	۳/۴۵	۵/۱۷	۱۲/۴	۶/۵۵	
یکشنبہ	۲۸	۸	۲۵	۳/۴۴	۵/۱۶	۱۲/۴	۶/۵۶	
دوشنبہ	۲۹	۹	۲۶	۳/۴۳	۵/۱۶	۱۲/۴	۶/۵۷	
سہ شنبہ	۳۰	۱۰	۲۷	۳/۴۲	۵/۱۵	۱۲/۴	۶/۵۷	

سنہ ۱۴۲۶ھ ربیع الثانی		مئی - جون ۲۰۰۵ء	بیساکھ - جیٹھ ۲۰۶۲	فیصل آباد				اعراس المیلاد المبارک
				صبح صادق	طلوع آفتاب	نصف النہار	غروب آفتاب	
چہار شنبہ	۱	۱۱	۲۸	۳/۴۰	۵/۱۴	۱۲/۴	۶/۵۸	حضرت امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رح
پنجشنبہ	۲	۱۲	۲۹	۳/۳۹	۵/۱۴	۱۲/۴	۶/۵۹	
جمعۃ المبارک	۳	۱۳	۳۰	۳/۳۸	۵/۱۳	۱۲/۴	۷/-	حضرت خواجہ حبیب عجمی رح
شنبہ	۴	۱۴	۳۱	۳/۳۷	۵/۱۲	۱۲/۴	۷/-	
یکشنبہ	۵	۱۵	جیٹھ	۳/۳۶	۵/۱۱	۱۲/۴	۷/۲	
دوشنبہ	۶	۱۶	۲	۳/۳۵	۵/۱۱	۱۲/۴	۷/۲	
سہ شنبہ	۷	۱۷	۳	۳/۳۴	۵/۱۰	۱۲/۴	۷/۳	حضرت امام مالک رح
چہار شنبہ	۸	۱۸	۴	۳/۳۳	۵/۹	۱۲/۴	۷/۴	
پنجشنبہ	۹	۱۹	۵	۳/۳۲	۵/۸	۱۲/۴	۷/۴	حضرت مولوی میر باز خاں رح
جمعۃ المبارک	۱۰	۲۰	۶	۳/۳۱	۵/۸	۱۲/۴	۷/۵	ولادت سیدنا امام حسن عسکری رح
شنبہ	۱۱	۲۱	۷	۳/۳۰	۵/۸	۱۲/۵	۷/۶	حضرت پیران پیر دستگیر غوث الاعظم رض ۵۶۱ھ
یکشنبہ	۱۲	۲۲	۸	۳/۲۹	۵/۸	۱۲/۴	۷/۷	
دوشنبہ	۱۳	۲۳	۹	۳/۲۹	۵/۷	۱۲/۵	۷/۷	
سہ شنبہ	۱۴	۲۴	۱۰	۳/۲۸	۵/۷	۱۲/۵	۷/۷	حضرت شاہ گدا رحمن رح، حضرت شاہ شمس سبزواری ملتانی رح
چہار شنبہ	۱۵	۲۵	۱۱	۳/۲۸	۵/۶	۱۲/۵	۷/۸	
پنجشنبہ	۱۶	۲۶	۱۲	۳/۲۷	۵/۶	۱۲/۵	۷/۹	
جمعۃ المبارک	۱۷	۲۷	۱۳	۳/۲۷	۵/۵	۱۲/۵	۷/۹	
شنبہ	۱۸	۲۸	۱۴	۳/۲۶	۵/۵	۱۲/۵	۷/۱۰	حضرت سلطان الاولیاء نظام الدین محبوب الٰہی رح
یکشنبہ	۱۹	۲۹	۱۵	۳/۲۵	۵/۵	۱۲/۵	۷/۱۰	
دوشنبہ	۲۰	۳۰	۱۶	۳/۲۴	۵/۴	۱۲/۵	۷/۱۰	
سہ شنبہ	۲۱	۳۱	۱۷	۳/۲۴	۵/۴	۱۲/۵	۷/۱۱	
چہار شنبہ	۲۲	جون	۱۸	۳/۲۳	۵/۴	۱۲/۶	۷/۱۲	حضرت سیدنا ابن عربی رح
پنجشنبہ	۲۳	۲	۱۹	۳/۲۳	۵/۴	۱۲/۶	۷/۱۲	
جمعۃ المبارک	۲۴	۳	۲۰	۳/۲۲	۵/۳	۱۲/۶	۷/۱۳	
شنبہ	۲۵	۴	۲۱	۳/۲۲	۵/۳	۱۲/۶	۷/۱۴	
یکشنبہ	۲۶	۵	۲۲	۳/۲۲	۵/۳	۱۲/۶	۷/۱۴	حضرت حافظ محمد قادری رح بستی عمرزئی چارسدہ
دوشنبہ	۲۷	۶	۲۳	۳/۲۱	۵/۲	۱۲/۶	۷/۱۴	ولادت تاجدار دارالاحسان ۱۳۲۹ھ حضرت داؤد طائی رح
سہ شنبہ	۲۸	۷	۲۴	۳/۲۲	۵/۲	۱۲/۶	۷/۱۵	
چہار شنبہ	۲۹	۸	۲۵	۳/۲۲	۵/۲	۱۲/۷	۷/۱۶	

سنہ ۱۴۲۶ھ جمادی الاول		۲۰۰۵ء جون ۔ جولائی	۲۰۶۲ بکرمی جیٹھ ۔ اساڑھ	فیصل آباد صبح صادق ختم سحری	طلوع آفتاب	نصف النہار	غروب آفتاب	اعراس المیلاد المبارک
پنجشنبہ	۱	۹	۲۶	۳/۲۲	۵/۲	۱۲/۷	۷/۱۶	حضرت شیخ سعدیؒ شیرازی
جمعۃ المبارک	۲	۱۰	۲۷	۳/۲۱	۵/۲	۱۲/۷	۷/۱۶	حضرت میاں نگاہی بخشؒ ۱۹۴۲ء
شنبہ	۳	۱۱	۲۸	۳/۲۱	۵/۲	۱۲/۷	۷/۱۶	
یکشنبہ	۴	۱۲	۲۹	۳/۲۱	۵/۲	۱۲/۸	۷/۱۷	
دوشنبہ	۵	۱۳	۳۰	۳/۲۱	۵/۲	۱۲/۸	۷/۱۷	
سہ شنبہ	۶	۱۴	۳۱	۳/۲۱	۵/۲	۱۲/۸	۷/۱۷	حافظ حضرت جمال الدین ملتانیؒ
چہارشنبہ	۷	۱۵	۳۲	۳/۲۱	۵/۲	۱۲/۸	۷/۱۸	
پنجشنبہ	۸	۱۶	اساڑھ	۳/۲۱	۵/۲	۱۲/۸	۷/۱۸	
جمعۃ المبارک	۹	۱۷	۲	۳/۲۱	۵/۳	۱۲/۹	۷/۱۸	
شنبہ	۱۰	۱۸	۳	۳/۲۱	۵/۳	۱۲/۹	۷/۱۹	حضرت سخی سرور دھونکل وزیر آباد
یکشنبہ	۱۱	۱۹	۴	۳/۲۱	۵/۳	۱۲/۹	۷/۱۹	
دوشنبہ	۱۲	۲۰	۵	۳/۲۱	۵/۳	۱۲/۹	۷/۱۹	
سہ شنبہ	۱۳	۲۱	۶	۳/۲۱	۵/۳	۱۲/۹	۷/۱۹	
چہارشنبہ	۱۴	۲۲	۷	۳/۲۱	۵/۳	۱۲/۱۰	۷/۱۹	
پنجشنبہ	۱۵	۲۳	۸	۳/۲۱	۵/۴	۱۲/۱۰	۷/۲۰	
جمعۃ المبارک	۱۶	۲۴	۹	۳/۲۱	۵/۴	۱۲/۱۰	۷/۲۰	
شنبہ	۱۷	۲۵	۱۰	۳/۲۲	۵/۴	۱۲/۱۰	۷/۲۰	حضرت شاہ مقیمؒ حجرہ اوکاڑہ
یکشنبہ	۱۸	۲۶	۱۱	۳/۲۲	۵/۵	۱۲/۱۰	۷/۲۱	
دوشنبہ	۱۹	۲۷	۱۲	۳/۲۲	۵/۵	۱۲/۱۱	۷/۲۱	ولادت سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہرہؓ
سہ شنبہ	۲۰	۲۸	۱۳	۳/۲۲	۵/۵	۱۲/۱۱	۷/۲۱	
چہارشنبہ	۲۱	۲۹	۱۴	۳/۲۲	۵/۵	۱۲/۱۱	۷/۲۱	
پنجشنبہ	۲۲	۳۰	۱۵	۳/۲۲	۵/۶	۱۲/۱۱	۷/۲۱	
جمعۃ المبارک	۲۳	جولائی	۱۶	۳/۲۴	۵/۶	۱۲/۱۱	۷/۲۱	
شنبہ	۲۴	۲	۱۷	۳/۲۵	۵/۷	۱۲/۱۲	۷/۲۱	
یکشنبہ	۲۵	۳	۱۸	۳/۲۶	۵/۷	۱۲/۱۲	۷/۲۱	
دوشنبہ	۲۶	۴	۱۹	۳/۲۶	۵/۷	۱۲/۱۲	۷/۲۱	
سہ شنبہ	۲۷	۵	۲۰	۳/۲۶	۵/۸	۱۲/۱۲	۷/۲۱	حضرت سلطان ابراہیم ادھمؒ
چہارشنبہ	۲۸	۶	۲۱	۳/۲۷	۵/۸	۱۲/۱۲	۷/۲۱	حضرت سخی سرورؒ۔ حضرت سید مان قادریؒ پشاور
پنجشنبہ	۲۹	۷	۲۲	۳/۲۸	۵/۸	۱۲/۱۳	۷/۲۱	
جمعۃ المبارک	۳۰	۸	۲۳	۳/۲۹	۵/۹	۱۲/۱۳	۷/۲۱	

سنہ ۱۴۲۶ھ جمادی الثانی		جولائی۔اگست ۲۰۰۵ء	ساون۔بھادوں ۲۰۶۲ بکرمی	فیصل آباد صبح صادق	طلوع آفتاب	نصف النہار	غروب آفتاب	اعراس المیلاد والمبارک
شنبہ	۱	۹	۲۴	۳/۲۹	۵/۱۰	۱۲/۱۳	۷/۲۱	
یکشنبہ	۲	۱۰	۲۵	۳/۳۰	۵/۱۰	۱۲/۱۳	۷/۲۰	
دوشنبہ	۳	۱۱	۲۶	۳/۳۱	۵/۱۰	۱۲/۱۳	۷/۲۰	
سہ شنبہ	۴	۱۲	۲۷	۳/۳۲	۵/۱۱	۱۲/۱۳	۷/۲۰	
چہارشنبہ	۵	۱۳	۲۸	۳/۳۳	۵/۱۱	۱۲/۱۳	۷/۲۰	حضرت شاہ سکندر رح کیتھل شریف
پنجشنبہ	۶	۱۴	۲۹	۳/۳۴	۵/۱۲	۱۲/۱۳	۷/۲۰	حضرت مولانا جلال الدین رومی رح
جمعۃ المبارک	۷	۱۵	۳۰	۳/۳۵	۵/۱۳	۱۲/۱۴	۷/۱۹	
شنبہ	۸	۱۶	۳۱	۳/۳۵	۵/۱۴	۱۲/۱۴	۷/۱۹	حضرت رشید احمد گنگوہی رح
یکشنبہ	۹	۱۷	۳۲	۳/۳۶	۵/۱۴	۱۲/۱۵	۷/۱۹	حضرت خواجہ شمس الدین ترک رح پانی پتی
دوشنبہ	۱۰	۱۸	ساون	۳/۳۷	۵/۱۵	۱۲/۱۵	۷/۱۹	حضرت دیوان سہروردی رح خانقاہ ڈوگراں
سہ شنبہ	۱۱	۱۹	۲	۳/۳۷	۵/۱۶	۱۲/۱۵	۷/۱۸	
چہارشنبہ	۱۲	۲۰	۳	۳/۳۸	۵/۱۶	۱۲/۱۶	۷/۱۸	
پنجشنبہ	۱۳	۲۱	۴	۳/۳۹	۵/۱۷	۱۲/۱۶	۷/۱۸	حضرت شیخ محدث عبدالحق رح دہلوی
جمعۃ المبارک	۱۴	۲۲	۵	۳/۳۹	۵/۱۷	۱۲/۱۷	۷/۱۶	
شنبہ	۱۵	۲۳	۶	۳/۳۹	۵/۱۷	۱۲/۱۴	۷/۱۶	
یکشنبہ	۱۶	۲۴	۷	۳/۴۰	۵/۱۸	۱۲/۱۴	۷/۱۵	سائیں کرم الٰہی کانواں والے گجرات
دوشنبہ	۱۷	۲۵	۸	۳/۴۱	۵/۱۹	۱۲/۱۴	۷/۱۴	
سہ شنبہ	۱۸	۲۶	۹	۳/۴۲	۵/۲۰	۱۲/۱۴	۷/۱۲	
چہارشنبہ	۱۹	۲۷	۱۰	۳/۴۳	۵/۲۱	۱۲/۱۴	۷/۱۲	حضرت شاہ کمال کیتھل ۹۸۱ھ
پنجشنبہ	۲۰	۲۸	۱۱	۳/۴۴	۵/۲۲	۱۲/۱۴	۷/۱۱	صاحبزادہ میاں محمد انور رح دارالاحسان ۱۴۰۱ھ
جمعۃ المبارک	۲۱	۲۹	۱۲	۳/۴۵	۵/۲۲	۱۲/۱۴	۷/۱۱	
شنبہ	۲۲	۳۰	۱۳	۳/۴۶	۵/۲۲	۱۲/۱۴	۷/۱۰	
یکشنبہ	۲۳	۳۱	۱۴	۳/۴۷	۵/۲۳	۱۲/۱۴	۷/۱۰	حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رض حضرت شاہ عنایت رح
دوشنبہ	۲۴	اگست	۱۵	۳/۴۸	۵/۲۴	۱۲/۱۴	۷/۹	
سہ شنبہ	۲۵	۲	۱۶	۳/۴۹	۵/۲۴	۱۲/۱۴	۷/۸	حضرت خواجہ باقی باللہ رح
چہارشنبہ	۲۶	۳	۱۷	۳/۵۰	۵/۲۶	۱۲/۱۴	۷/۶	حضرت امام تقی رح حضرت عبدالواحد رح
پنجشنبہ	۲۷	۴	۱۸	۳/۵۱	۵/۲۶	۱۲/۱۴	۷/۶	حضرت خواجہ فقیر محمد چشتی چمرود رح
جمعۃ المبارک	۲۸	۵	۱۹	۳/۵۲	۵/۲۶	۱۲/۱۴	۷/۵	حضرت سیدنا لوط علیہ السلام
شنبہ	۲۹	۶	۲۰	۳/۵۲	۵/۲۷	۱۲/۱۴	۷/۵	

رجب المرجب ۱۴۲۶ھ		اگست ۲۰۰۵ء	ساون بھادوں ۲۰۶۲ب	فیصل آباد صبح صادق	طلوع آفتاب	نصف النہار	غروب آفتاب	اعراس المیلاد المبارک
یکشنبہ	۱	۷	۲۱	۳/۵۴	۵/۲۸	۱۲/۱۴	۷/۴	
دوشنبہ	۲	۸	۲۲	۳/۵۵	۵/۲۹	۱۲/۱۴	۷/۳	
سہ شنبہ	۳	۹	۲۳	۳/۵۶	۵/۲۹	۱۲/۱۳	۷/۳	حضرت خواجہ اویس قرنی رض
چہارشنبہ	۴	۱۰	۲۴	۳/۵۷	۵/۳۰	۱۲/۱۳	۷/۲	
پنجشنبہ	۵	۱۱	۲۵	۳/۵۸	۵/۳۱	۱۲/۱۳	۷/۲	حضرت خواجہ حسن بصریؒ حضرت امام موسیٰ کاظم رح
جمعۃ المبارک	۶	۱۲	۲۶	۳/۵۹	۵/۳۲	۱۲/۱۳	۶/۵۹	حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ
شنبہ	۷	۱۳	۲۷	۳/۵۹	۵/۳۳	۱۲/۱۳	۶/۵۷	ولادت حضرت عباس رض
یکشنبہ	۸	۱۴	۲۸	۳/۵۹	۵/۳۳	۱۲/۱۳	۶/۵۷	حضرت امام دارقطنیؒ ۔ یوم آزادی پاکستان
دوشنبہ	۹	۱۵	۲۹	۴/-	۵/۳۳	۱۲/۱۲	۶/۵۷	حضرت شاہ گدا رحمٰن رح ملتان
سہ شنبہ	۱۰	۱۶	۳۰	۴/-	۵/۳۴	۱۲/۱۲	۶/۵۶	ولادت حضرت امام تقیؒ ۱۹۵ھ
چہارشنبہ	۱۱	۱۷	۳۱	۴/۲	۵/۳۵	۱۲/۱۲	۶/۵۵	یوم استقامت ۱۲۶۴ھ تاجدار الحسان فتح سے مستغنی ہو
پنجشنبہ	۱۲	۱۸	بھادوں	۴/۳	۵/۳۸	۱۲/۱۲	۶/۵۴	بلھے شاہؒ قصور
جمعۃ المبارک	۱۳	۱۹	۲	۴/۴	۵/۳۵	۱۲/۱۲	۶/۵۲	ولادت حضرت سیدنا علی المرتضیٰ ۲۳ قبل ہجرت
شنبہ	۱۴	۲۰	۳	۴/۴	۵/۳۵	۱۲/۱۲	۶/۵۱	میلہ چھپار گگا ماڑی لودھیانہ
یکشنبہ	۱۵	۲۱	۴	۴/۵	۵/۳۶	۱۲/۱۱	۶/۵۰	حضرت امام جعفر صادقؒ ۱۴۸ھ امام ابو حنیفہ رح
دوشنبہ	۱۶	۲۲	۵	۴/۶	۵/۳۷	۱۲/۱۱	۶/۴۹	حافظ محمد شعیب اتور ڈھیر مردان میلہ رائیکوٹ لودھیانہ
سہ شنبہ	۱۷	۲۳	۶	۴/۷	۵/۳۸	۱۲/۱۱	۶/۴۸	
چہارشنبہ	۱۸	۲۴	۷	۴/۸	۵/۳۸	۱۲/۱۱	۶/۴۸	شاہ نصیر الدین موج دریا بلوارونا رح
پنجشنبہ	۱۹	۲۵	۸	۴/۹	۵/۳۹	۱۲/۱۰	۶/۴۶	
جمعۃ المبارک	۲۰	۲۶	۹	۴/۱۰	۵/۴۰	۱۲/۱۰	۶/۴۵	حضرت امام نووی رح
شنبہ	۲۱	۲۷	۱۰	۴/۱۱	۵/۴۰	۱۲/۱۰	۶/۴۴	
یکشنبہ	۲۲	۲۸	۱۱	۴/۱۲	۵/۴۰	۱۲/۹	۶/۴۳	حضرت شمس الدین صحرائی رح
دوشنبہ	۲۳	۲۹	۱۲	۴/۱۲	۵/۴۱	۱۲/۹	۶/۴۱	
سہ شنبہ	۲۴	۳۰	۱۳	۴/۱۳	۵/۴۲	۱۲/۸	۶/۴۰	
چہارشنبہ	۲۵	۳۱	۱۴	۴/۱۴	۵/۴۲	۱۲/۸	۶/۳۹	امام مسلم رح قطب الدین قطاب ۔ رحمکار کاکا نوشہرہ
پنجشنبہ	۲۶	ستمبر	۱۵	۴/۱۵	۵/۴۲	۱۲/۸	۶/۳۸	
جمعۃ المبارک	۲۷	۲	۱۶	۴/۱۶	۵/۴۲	۱۲/۸	۶/۳۷	شب معراجؐ ۔ حضرت جنید بغدادی رح
شنبہ	۲۸	۳	۱۷	۴/۱۷	۵/۴۴	۱۲/۷	۶/۳۶	
یکشنبہ	۲۹	۴	۱۸	۴/۱۹	۵/۴۴	۱۲/۷	۶/۳۶	حضرت امام شافعی رح
دوشنبہ	۳۰	۵	۱۹	۴/۲۰	۵/۴۵	۱۲/۷	۶/۳۳	

سنہ ۱۴۲۶ھ شعبان المعظم		ستمبر ۲۰۰۵ء - اکتوبر	بھادوں ۲۰۶۲ - اسوج	فیصل آباد صبح صادق	طلوع آفتاب	نصف النہار	غروب آفتاب	اعراس المیلاد المبارک
سہ شنبہ	۱	۶	۲۰	۴/۲۱	۵/۴۶	۱۲/۶	۶/۳۲	وفات بی بی زینب رضہ۔ یوم دفاع پاکستان
چہارشنبہ	۲	۷	۲۱	۴/۲۲	۵/۴۷	۱۲/۶	۶/۳۰	حضرت ابو الفرح رح طوسی حضرت شیخ شہباز رح پشاور
پنجشنبہ	۳	۸	۲۲	۴/۲۲	۵/۴۸	۱۲/۵	۶/۲۹	ولادت حضرت امام حسین رض ۴ھ
جمعۃ المبارک	۴	۹	۲۳	۴/۲۳	۵/۴۸	۱۲/۵	۶/۲۸	
شنبہ	۵	۱۰	۲۴	۴/۲۲	۵/۴۹	۱۲/۵	۶/۲۶	ولادت حضرت یونس ع رشید اللہ
یکشنبہ	۶	۱۱	۲۵	۴/۲۳	۵/۵۰	۱۲/۵	۶/۲۵	برسی بانئ پاکستان
دوشنبہ	۷	۱۲	۲۶	۴/۲۴	۵/۵۰	۱۲/۵	۶/۲۴	حضرت قاضی ابو سعید مخزومی رح
سہ شنبہ	۸	۱۳	۲۷	۴/۲۵	۵/۵۱	۱۲/۴	۶/۲۳	
چہارشنبہ	۹	۱۴	۲۸	۴/۲۵	۵/۵۱	۱۲/۴	۶/۲۱	حضرت امام زین العابدین رض
پنجشنبہ	۱۰	۱۵	۲۹	۴/۲۶	۵/۵۱	۱۲/۳	۶/۲۰	
جمعۃ المبارک	۱۱	۱۶	۳۰	۴/۲۶	۵/۵۲	۱۲/۳	۶/۱۸	
شنبہ	۱۲	۱۷	۳۱	۴/۲۷	۵/۵۳	۱۲/۳	۶/۱۷	
یکشنبہ	۱۳	۱۸	۱ اسوج	۴/۲۷	۵/۵۴	۱۲/۳	۶/۱۷	
دوشنبہ	۱۴	۱۹	۲	۴/۲۸	۵/۵۵	۱۲/۲	۶/۱۵	حضرت عبدالغفور نقشبندی رح پشاور
سہ شنبہ	۱۵	۲۰	۳	۴/۳۰	۵/۵۶	۱۲/۱	۶/۱۴	شب برات۔ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رح
چہارشنبہ	۱۶	۲۱	۴	۴/۳۱	۵/۵۷	۱۲/۱	۶/۱۲	حضرت حافظ محمد مومن رح ماشوگھگر پشاور
پنجشنبہ	۱۷	۲۲	۵	۴/۳۲	۵/۵۷	۱۲/-	۶/۱۰	حضرت شاہ عبدالوہاب رح۔ شرف الدین رح ملتانی
جمعۃ المبارک	۱۸	۲۳	۶	۴/۳۲	۵/۵۸	۱۲/-	۶/۹	حضرت پرنسپل ریاض الحسن رح خلیفہ جہاں امیر الحسن رح سہارنپوری
شنبہ	۱۹	۲۴	۷	۴/۳۳	۵/۵۸	۱۲/-	۶/۸	
یکشنبہ	۲۰	۲۵	۸	۴/۳۴	۵/۵۸	۱۱/۵۹	۶/۷	
دوشنبہ	۲۱	۲۶	۹	۴/۳۵	۵/۵۹	۱۱/۵۹	۶/۵	
سہ شنبہ	۲۲	۲۷	۱۰	۴/۳۵	۶/-	۱۱/۵۹	۶/۴	
چہارشنبہ	۲۳	۲۸	۱۱	۴/۳۵	۶/-	۱۱/۵۸	۶/۳	
پنجشنبہ	۲۴	۲۹	۱۲	۴/۳۶	۶/-	۱۱/۵۸	۶/۱	
جمعۃ المبارک	۲۵	۳۰	۱۳	۴/۳۶	۶/۱	۱۱/۵۸	۶/-	
شنبہ	۲۶	اکتوبر ۱	۱۴	۴/۳۷	۶/۲	۱۱/۵۸	۶/-	حضرت ذوالنون رح مصری
یکشنبہ	۲۷	۲	۱۵	۴/۳۸	۶/۲	۱۱/۵۸	۵/۵۸	
دوشنبہ	۲۸	۳	۱۶	۴/۳۸	۶/۲	۱۱/۵۸	۵/۵۷	
سہ شنبہ	۲۹	۴	۱۷	۴/۳۹	۶/۳	۱۱/۵۷	۵/۵۵	

سنہ ۱۴۲۶ھ رمضان المبارک		اکتوبر-نومبر ۲۰۰۵ء	اسوج-کاتک ۲۰۶۲ بکرمی	فیصل آباد				اعراس المیلاد المبارک
				صبح صادق	طلوع آفتاب	نصف النہار	غروب آفتاب	
چہار شنبہ	۱	۵	۱۸	۴/۴۰	۶/۴	۱۱/۵۷	۵/۵۴	ولادت سیدنا غوث الاعظم رح ۴۷۰ھ
پنجشنبہ	۲	۶	۱۹	۴/۴۰	۶/۵	۱۱/۵۶	۵/۵۳	حضرت شاہ دولہ رح دریائی گجرات
جمعۃ المبارک	۳	۷	۲۰	۴/۴۱	۶/۵	۱۱/۵۶	۵/۵۱	حضرت فاطمۃ الزہرہ رض۔ حضرت سید عقیل رح۔ حضرت فضیل رح
شنبہ	۴	۸	۲۱	۴/۴۲	۶/۶	۱۱/۵۵	۵/۵۰	
یکشنبہ	۵	۹	۲۲	۴/۴۳	۶/۶	۱۱/۵۵	۵/۴۹	
دوشنبہ	۶	۱۰	۲۳	۴/۴۴	۶/۷	۱۱/۵۵	۵/۴۷	حضرت عبداللہ سری سقطی رح۔ حضرت میاں ممتاز احمد امیری رح
سہ شنبہ	۷	۱۱	۲۴	۴/۴۴	۶/۸	۱۱/۵۵	۵/۴۶	حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام خلیفۃ اللہ
چہار شنبہ	۸	۱۲	۲۵	۴/۴۴	۶/۸	۱۱/۵۴	۵/۴۵	
پنجشنبہ	۹	۱۳	۲۶	۴/۴۵	۶/۸	۱۱/۵۴	۵/۴۴	
جمعۃ المبارک	۱۰	۱۴	۲۷	۴/۴۶	۶/۹	۱۱/۵۴	۵/۴۳	
شنبہ	۱۱	۱۵	۲۸	۴/۴۷	۶/۱۰	۱۱/۵۴	۵/۴۲	ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ وفات ۱۰ نبوی
یکشنبہ	۱۲	۱۶	۲۹	۴/۴۷	۶/۱۱	۱۱/۵۴	۵/۴۱	
دوشنبہ	۱۳	۱۷	۳۰	۴/۴۷	۶/۱۲	۱۱/۵۳	۵/۳۹	حضرت بو علی قلندر رح پانی پتی
سہ شنبہ	۱۴	۱۸	کاتک	۴/۴۷	۶/۱۲	۱۱/۵۳	۵/۳۹	ولادت حضرت امام حسن رض۔ نصیر الدین چراغ دہلی رح
چہار شنبہ	۱۵	۱۹	۲	۴/۴۸	۶/۱۴	۱۱/۵۳	۵/۳۷	
پنجشنبہ	۱۶	۲۰	۳	۴/۴۹	۶/۱۵	۱۱/۵۳	۵/۳۶	وصال پیر و مرشد حضرت ابو انیس محمد برکت علی لودھیانوی ۱۴۱۷ھ
جمعۃ المبارک	۱۷	۲۱	۴	۴/۵۰	۶/۱۶	۱۱/۵۲	۵/۳۵	یوم بدر۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رض
شنبہ	۱۸	۲۲	۵	۴/۵۱	۶/۱۶	۱۱/۵۲	۵/۳۴	
یکشنبہ	۱۹	۲۳	۶	۴/۵۱	۶/۱۷	۱۱/۵۲	۵/۳۳	
دوشنبہ	۲۰	۲۴	۷	۴/۵۲	۶/۱۸	۱۱/۵۲	۵/۳۲	
سہ شنبہ	۲۱	۲۵	۸	۴/۵۲	۶/۱۹	۱۱/۵۲	۵/۳۱	شہادت سیدنا علی المرتضیٰ ۴۰ھ۔ حضرت امام علی رضا رض
چہار شنبہ	۲۲	۲۶	۹	۴/۵۲	۶/۲۰	۱۱/۵۲	۵/۲۹	شاہ ولایت حکیم سید امیر الحسن رح سہارنپوری ۱۳۷۵ھ
پنجشنبہ	۲۳	۲۷	۱۰	۴/۵۲	۶/۲۰	۱۱/۵۲	۵/۲۹	
جمعۃ المبارک	۲۴	۲۸	۱۱	۴/۵۲	۶/۲۱	۱۱/۵۲	۵/۲۸	جمعۃ الوداع
شنبہ	۲۵	۲۹	۱۲	۴/۵۵	۶/۲۲	۱۱/۵۲	۵/۲۷	
یکشنبہ	۲۶	۳۰	۱۳	۴/۵۶	۶/۲۳	۱۱/۵۲	۵/۲۷	
دوشنبہ	۲۷	۳۱	۱۴	۴/۵۷	۶/۲۳	۱۱/۵۲	۵/۲۵	لیلۃ القدر۔ امام ابن ماجہ رح
سہ شنبہ	۲۸	نومبر	۱۵	۴/۵۸	۶/۲۴	۱۱/۵۲	۵/۲۴	
چہار شنبہ	۲۹	۲	۱۶	۴/۵۹	۶/۲۵	۱۱/۵۲	۵/۲۴	
پنجشنبہ	۳۰	۳	۱۷	۴/۵۹	۶/۲۶	۱۱/۵۲	۵/۲۳	

شوال المکرم ۱۴۲۶ھ		نومبر دسمبر ۲۰۰۵ء	کتک مگھر ۲۰۶۲ب	فیصل آباد صبح صادق	طلوع آفتاب	نصف النہار	غروب آفتاب	اعراس المیلاد المبارک
جمعۃ المبارک	۱	۴	۱۸	۵/-	۶/۲۷	۱۱/۵۲	۵/۲۲	عیدالفطر - امام محمد بن اسمٰعیل بخاری رح
شنبہ	۲	۵	۱۹	۵/۱	۶/۲۸	۱۱/۵۲	۵/۲۲	
یکشنبہ	۳	۶	۲۰	۵/۱	۶/۲۸	۱۱/۵۲	۵/۲۰	
دوشنبہ	۴	۷	۲۱	۵/۲	۶/۲۹	۱۱/۵۲	۵/۲۰	
سہ شنبہ	۵	۸	۲۲	۵/۳	۶/۳۰	۱۱/۵۲	۵/۱۹	سیدنا عثمان ہارونی رح
چہارشنبہ	۶	۹	۲۳	۵/۳	۶/۳۰	۱۱/۵۲	۵/۱۹	ولادت علامہ محمد اقبال رح
پنجشنبہ	۷	۱۰	۲۴	۵/۴	۶/۳۱	۱۱/۵۲	۵/۱۸	
جمعۃ المبارک	۸	۱۱	۲۵	۵/۵	۶/۳۲	۱۱/۵۲	۵/۱۷	
شنبہ	۹	۱۲	۲۶	۵/۵	۶/۳۳	۱۱/۵۲	۵/۱۶	
یکشنبہ	۱۰	۱۳	۲۷	۵/۶	۶/۳۴	۱۱/۵۲	۵/۱۵	یوم ہجرت حضرت پیر و مرشد باواجی سرکار رح ۱۳۶۶ھ
دوشنبہ	۱۱	۱۴	۲۸	۵/۷	۶/۳۵	۱۱/۵۲	۵/۱۵	
سہ شنبہ	۱۲	۱۵	۲۹	۵/۷	۶/۳۶	۱۱/۵۲	۵/۱۴	
چہارشنبہ	۱۳	۱۶	۳۰	۵/۸	۶/۳۶	۱۱/۵۲	۵/۱۳	
پنجشنبہ	۱۴	۱۷	مگھر	۵/۹	۶/۳۷	۱۱/۵۲	۵/۱۲	حضرت امام ابوداؤد رح ۲۵۷ھ
جمعۃ المبارک	۱۵	۱۸	۲	۵/۱۰	۶/۳۸	۱۱/۵۳	۵/۱۲	
شنبہ	۱۶	۱۹	۳	۵/۱۱	۶/۳۹	۱۱/۵۳	۵/۱۲	
یکشنبہ	۱۷	۲۰	۴	۵/۱۲	۶/۴۰	۱۱/۵۳	۵/۱۲	حضرت سید قطب علوی بخاری ہلداردی رح
دوشنبہ	۱۸	۲۱	۵	۵/۱۳	۶/۴۱	۱۱/۵۴	۵/۱۱	
سہ شنبہ	۱۹	۲۲	۶	۵/۱۳	۶/۴۱	۱۱/۵۴	۵/۱۱	
چہارشنبہ	۲۰	۲۳	۷	۵/۱۴	۶/۴۲	۱۱/۵۴	۵/۱۰	
پنجشنبہ	۲۱	۲۴	۸	۵/۱۵	۶/۴۳	۱۱/۵۴	۵/۱۰	حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام
جمعۃ المبارک	۲۲	۲۵	۹	۵/۱۵	۶/۴۴	۱۱/۵۵	۵/۱۰	
شنبہ	۲۳	۲۶	۱۰	۵/۱۶	۶/۴۵	۱۱/۵۵	۵/۱۰	حضرت آدم بنوری رح ۱۰۵۳ھ
یکشنبہ	۲۴	۲۷	۱۱	۵/۱۷	۶/۴۵	۱۱/۵۵	۵/۱۰	
دوشنبہ	۲۵	۲۸	۱۲	۵/۱۷	۶/۴۶	۱۱/۵۶	۵/۹	
سہ شنبہ	۲۶	۲۹	۱۳	۵/۱۸	۶/۴۷	۱۱/۵۶	۵/۹	
چہارشنبہ	۲۷	۳۰	۱۴	۵/۱۹	۶/۴۸	۱۱/۵۶	۵/۹	
پنجشنبہ	۲۸	دسمبر	۱۵	۵/۲۰	۶/۴۹	۱۱/۵۷	۵/۹	
جمعۃ المبارک	۲۹	۲	۱۶	۵/۲۱	۶/۵۰	۱۱/۵۸	۵/۹	

سنہ ۱۴۲۶ھ ذیقعدۃ النجیب		دسمبر جنوری ۲۰۰۵	پوہ ماگھ ۲۰۶۲	فیصل آباد صبح صادق	طلوع آفتاب	نصف النہار	غروب آفتاب	اعراس المیلاد المبارک
شنبہ	۱	۳	۱۷	۵/۲۲	۶/۵۱	۱۱/۵۹	۵/۹	
یکشنبہ	۲	۴	۱۸	۵/۲۲	۶/۵۲	۱۱/۵۹	۵/۹	سائیں عبداللطیف رحؒ خادم دارالاحسان
دوشنبہ	۳	۵	۱۹	۵/۲۳	۶/۵۳	۱۱/۵۹	۵/۹	
سہ شنبہ	۴	۶	۲۰	۵/۲۴	۶/۵۳	۱۲/-	۵/۹	
چہارشنبہ	۵	۷	۲۱	۵/۲۴	۶/۵۴	۱۲/۱	۵/۹	
پنجشنبہ	۶	۸	۲۲	۵/۲۵	۶/۵۵	۱۲/۲	۵/۹	
جمعۃ المبارک	۷	۹	۲۳	۵/۲۶	۶/۵۶	۱۲/۳	۵/۹	
شنبہ	۸	۱۰	۲۴	۵/۲۶	۶/۵۶	۱۲/۳	۵/۹	
یکشنبہ	۹	۱۱	۲۵	۵/۲۷	۶/۵۷	۱۲/۳	۵/۹	جمال الدین عرف بابے رحؒ شاہ چکوڑی مدفن دارالاحسان
دوشنبہ	۱۰	۱۲	۲۶	۵/۲۷	۶/۵۷	۱۲/۳	۵/۹	
سہ شنبہ	۱۱	۱۳	۲۷	۵/۲۸	۶/۵۸	۱۲/۴	۵/۱۰	ولادت حیات النبی حضر علیہ السلام سیدنا اسحٰق علیہ السلام
چہارشنبہ	۱۲	۱۴	۲۸	۵/۲۹	۶/۵۸	۱۲/۲	۵/۱۰	
پنجشنبہ	۱۳	۱۵	۲۹	۵/۲۹	۶/۵۹	۱۲/۴	۵/۱۱	
جمعۃ المبارک	۱۴	۱۶	۳۰	۵/۳۰	۷/-	۱۲/۴	۵/۱۱	
شنبہ	۱۵	۱۷	پوہ	۵/۳۱	۷/۱	۱۲/۴	۵/۱۲	
یکشنبہ	۱۶	۱۸	۲	۵/۳۲	۷/۱	۱۲/۵	۵/۱۲	
دوشنبہ	۱۷	۱۹	۳	۵/۳۳	۷/۲	۱۲/۵	۵/۱۳	
سہ شنبہ	۱۸	۲۰	۴	۵/۳۳	۷/۳	۱۲/۶	۵/۱۴	
چہارشنبہ	۱۹	۲۱	۵	۵/۳۴	۷/۳	۱۲/۶	۵/۱۴	
پنجشنبہ	۲۰	۲۲	۶	۵/۳۵	۷/۴	۱۲/۷	۵/۱۵	
جمعۃ المبارک	۲۱	۲۳	۷	۵/۳۵	۷/۴	۱۲/۷	۵/۱۵	حضرت ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی رحؒ
شنبہ	۲۲	۲۴	۸	۵/۳۶	۷/۵	۱۲/۸	۵/۱۶	
یکشنبہ	۲۳	۲۵	۹	۵/۳۶	۷/۵	۱۲/۸	۵/۱۶	شاہ منصور حلاج رحؒ ولادت بانیٔ پاکستان
دوشنبہ	۲۴	۲۶	۱۰	۵/۳۶	۷/۶	۱۲/۹	۵/۱۷	
سہ شنبہ	۲۵	۲۷	۱۱	۵/۳۶	۷/۶	۱۲/۹	۵/۱۷	
چہارشنبہ	۲۶	۲۸	۱۲	۵/۳۷	۷/۷	۱۲/۱۰	۵/۱۸	
پنجشنبہ	۲۷	۲۹	۱۳	۵/۳۷	۷/۷	۱۲/۱۱	۵/۱۸	
جمعۃ المبارک	۲۸	۳۰	۱۴	۵/۳۷	۷/۷	۱۲/۱۲	۵/۱۸	
شنبہ	۲۹	۳۱	۱۵	۵/۳۷	۷/۹	۱۲/۱۲	۵/۱۹	حضرت ابوعبداللہ محمد دارمی رحؒ
یکشنبہ	۳۰	۲۰۰۶ جنوری	۱۶	۵/۳۸	۷/۱۰	۱۲/۱۲	۵/۲۰	

سنہ ۱۴۲۶ھ ذوالحجۃ الحرام		جنوری ۲۰۰۶ء	پوہ ماگھ ۲۰۶۲	فیصل آباد صبح صادق	فیصل آباد طلوع آفتاب	فیصل آباد نصف النہار	فیصل آباد غروب آفتاب	اعراس المیلاد المبارک
دوشنبہ	۱	۲	۱۷	۵/۳۸	۷/۱۰	۱۲/۱۲	۵/۲۰	
سہ شنبہ	۲	۳	۱۸	۵/۳۸	۷/۱۰	۱۲/۱۲	۵/۲۱	حضرت سیدنا زکریا علیہ السلام
چہارشنبہ	۳	۴	۱۹	۵/۳۸	۷/۱۰	۱۲/۱۲	۵/۲۱	حضرت ایوب و سلیمان علیہما السلام
پنجشنبہ	۴	۵	۲۰	۵/۳۸	۷/۹	۱۲/۱۳	۵/۲۲	حضرت خواجہ ابوالحسن فضیل رح
جمعۃ المبارک	۵	۶	۲۱	۵/۳۹	۷/۹	۱۲/۱۴	۵/۲۳	ولادت حیات النبی ایاس ع حنیف اللہ
شنبہ	۶	۷	۲۲	۵/۳۹	۷/۹	۱۲/۱۵	۵/۲۴	
یکشنبہ	۷	۸	۲۳	۵/۳۹	۷/۹	۱۲/۱۵	۵/۲۵	حضرت امام محمد باقر رح
دوشنبہ	۸	۹	۲۴	۵/۳۹	۷/۹	۱۲/۱۵	۵/۲۶	
سہ شنبہ	۹	۱۰	۲۵	۵/۳۹	۷/۸	۱۲/۱۶	۵/۲۷	شہادت مسلم بن عقیل رض - یوم عرفہ
چہارشنبہ	۱۰	۱۱	۲۶	۵/۳۹	۷/۸	۱۲/۱۶	۵/۲۸	عیدالاضحیٰ - بابا بھولے شاہ فیروزپوری
پنجشنبہ	۱۱	۱۲	۲۷	۵/۳۹	۷/۸	۱۲/۱۷	۵/۲۸	
جمعۃ المبارک	۱۲	۱۳	۲۸	۵/۳۹	۷/۸	۱۲/۱۷	۵/۲۹	
شنبہ	۱۳	۱۴	۲۹	۵/۳۹	۷/[illegible]	۱۲/۱۷	۵/۳۰	
یکشنبہ	۱۴	۱۵	۳۰	۵/۳۹	۷/۸	۱۲/۱۸	۵/۳۱	
دوشنبہ	۱۵	۱۶	ماگھ	۵/۳۹	۷/۸	۱۲/۱۸	۵/۳۲	حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام اسرائیل اللہ
سہ شنبہ	۱۶	۱۷	۲	۵/۳۸	۷/۷	۱۲/۱۸	۵/۳۳	حضرت بی بی زینب رض
چہارشنبہ	۱۷	۱۸	۳	۵/۳۸	۷/۷	۱۲/۱۸	۵/۳۳	
پنجشنبہ	۱۸	۱۹	۴	۵/۳۸	۷/۷	۱۲/۱۹	۵/۳۴	شہادت امیرالمومنین سیدنا عثمان غنی رض ۳۵ھ
جمعۃ المبارک	۱۹	۲۰	۵	۵/۳۸	۷/۷	۱۲/۱۹	۵/۳۴	
شنبہ	۲۰	۲۱	۶	۵/۳۸	۷/۷	۱۲/۱۹	۵/۳۵	
یکشنبہ	۲۱	۲۲	۷	۵/۳۸	۷/۷	۱۲/۱۹	۵/۳۶	
دوشنبہ	۲۲	۲۳	۸	۵/۳۸	۷/۶	۱۲/۲۰	۵/۳۷	
سہ شنبہ	۲۳	۲۴	۹	۵/۳۸	۷/۶	۱۲/۲۰	۵/۳۸	
چہارشنبہ	۲۴	۲۵	۱۰	۵/۳۷	۷/۶	۱۲/۲۰	۵/۳۹	
پنجشنبہ	۲۵	۲۶	۱۱	۵/۳۷	۷/۵	۱۲/۲۰	۵/۴۰	
جمعۃ المبارک	۲۶	۲۷	۱۲	۵/۳۷	۷/۵	۱۲/۲۱	۵/۴۱	حضرت خان عبدالصمد خان ہلداردی رح ۱۱۲۲ھ
شنبہ	۲۷	۲۸	۱۳	۵/۳۶	۷/۴	۱۲/۲۱	۵/۴۲	حضرت شیخ ابوبکر شبلی رح
یکشنبہ	۲۸	۲۹	۱۴	۵/۳۶	۷/۴	۱۲/۲۱	۵/۴۳	
دوشنبہ	۲۹	۳۰	۱۵	۵/۳۵	۷/۳	۱۲/۲۱	۵/۴۴	
سہ شنبہ	۳۰	۳۱	۱۶	۵/۳۵	۷/۲	۱۲/۲۱	۵/۴۵	

محرم الحرام

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ (اس کے نزدیک) عاشورہ کے دن کا روزہ اپنے پہلے (یعنی گزشتہ سال) کا کفارہ کر دے گا۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۴۹ انشار ۲۷۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص محرم میں سے عاشورہ کے دن کا روزہ رکھے اُسے دس ہزار فرشتوں کا ثواب دیا جائے گا اور جو کوئی محرم میں سے عاشورہ کے دن کا روزہ رکھے اس کو دس ہزار شہیدوں کا ثواب دیا جائے گا۔ اور دس ہزار حج اور عمرہ کرنے والوں کا ثواب دیا جائے گا۔ اور جو کوئی عاشورہ کے دن یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے اللہ تعالےٰ اس کے لیے یتیم کے سر کے ہر بال کے عوض اس کا ایک درجہ بہشت میں بلند کرے گا اور جو کوئی عاشورہ کی رات کو ایک مومن کا روزہ کھلوائے گویا اس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اُمّت کا روزہ کھلوایا اور اُن کے پیٹ پُر کیے۔ حضرات صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاشورہ کے دن کو اللہ سبحانہٗ نے تمام دنوں پر بزرگی دی۔ آپؐ نے فرمایا ہاں اللہ سبحانہٗ نے آسمانوں کو پیدا کیا عاشورہ کے دن اور زمینوں کو بھی، اور پہاڑوں کو پیدا کیا عاشورہ کے دن اور قلم کو پیدا کیا عاشورہ کے دن اور لوحِ محفوظ کو پیدا کیا عاشورہ کے دن اور حضرت آدم علیہ السّلام کو پیدا کیا عاشورہ کے دن اور ان کو بہشت میں داخل کیا عاشورہ کے دن اور حضرت ابراہیم علیہ السّلام پیدا ہوئے عاشورہ کے دن اور فرعون غرق ہوا عاشورہ کے دن اور اللہ تعالےٰ نے حضرت ایوب علیہ السّلام سے بلا دور کی عاشورہ کے دن اور اللہ تعالےٰ نے حضرت آدم علیہ السّلام کی توبہ قبول کی عاشورہ کے دن اور اللہ سبحانہٗ نے حضرت داؤد علیہ السّلام کی لغزش معاف کی عاشورہ کے دن اور حضرت عیسیٰؑ پیدا ہوئے عاشورہ کے دن اور قیامت کا دن ہو گا عاشورہ کے دن۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ ۲۵/۲۶۔۴ ترتیب شریف ۵۶/۵۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص محرم میں سے عاشورہ کے دن کا روزہ رکھے اللہ تعالےٰ اس کے لیے ساٹھ برس کی عبادت لکھے گا جس کے دن میں روزہ اور رات کو قیام کیا ہو۔ اور جو کوئی عاشورہ کے دن نہائے وہ کسی بیماری سے بیمار نہ ہوگا سوا موت کی بیماری کے اور جو کوئی عاشورہ کے دن سرمہ لگائے تو اس کی آنکھ نہ دکھے گی اس سارے سال میں۔ اور جو کوئی عاشورہ کے دن کسی بیمار کی عیادت کرے تو گویا اس نے حضرت آدم علیہ السّلام کی تمام اولاد کی عیادت کی۔ اور جو کوئی عاشورہ کے دن ایک بار پانی پلائے تو گویا اس نے اللہ تعالےٰ کی نافرمانی آنکھ ایک بار جھپکنے کے برابر نہیں کی۔ اور جو کوئی عاشورہ کے دن چار رکعتیں پڑھے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار اور سورۂ اخلاص پچاس بار، اللہ تعالےٰ اس کے لیے پچاس سال گزشتہ کے گناہ اور پچاس سال آئندہ کے گناہ بخش دے گا۔ اور اللہ تعالےٰ اس کے لیے ہزار محل نور سے اوپر کے گروہ میں بنا دے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعتیں دو سلاموں سے پڑھے اور ہر رکعت میں پڑھے سورہ فاتحہ ایک بار اور سورہ زلزال ایک بار اور سورہ کافرون ایک بار اور سورہ اخلاص ایک بار، اور جب فارغ ہو تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ستّر بار درود پڑھے۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ ۲۶/۲۷۔۴ ترتیب شریف صفحہ ۵۸/۶۰)

حضرت شبلی رحمتہ اللہ علیہ ہر روز یکم محرّم سے دس محرّم تک چار رکعت نفل پڑھا کرتے تھے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار، سورہ اخلاص پندرہ بار اور بعد سلام کے اس کا ثواب حضرت امام حسین علیہ السّلام کی روح مبارک کے حضور پیش کرتے۔ تو ایک دن حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے حضرت شبلیؒ کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ حضرت شبلیؒ نے عرض کیا کہ حضور مجھ سے کیا خطا سرزد ہوئی ہے فرمایا خطا نہیں، ہماری

آنکھیں تمہارے احسان سے شرمندہ ہیں جب تک ہم قیامت میں اس کا بدلہ نہ دلوالیں گے اس وقت تک ہماری آنکھ ملانے کے قابل نہیں ہیں۔ اس نماز کے پڑھنے والے کی صاحبزادگان سید کونین علیہما السلام قیامت کے دن شفاعت فرمائیں گے۔

(جواہر غیبی)

صفر المظفر:

یہ مہینہ نزول بلا کا ہے۔ تمام سال میں دس لاکھ اسّی ہزار بلائیں نازل ہوتی ہیں ان میں سے نو لاکھ بیس ہزار خاص ماہ صفر میں نزول کرتی ہیں۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی ماہ صفر کے گزرنے کی خوشخبری سنائے میں اس کو بہشت میں داخل ہونے کی بشارت دوں۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش اسی ماہ میں ہوئی۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام جب آگ میں ڈالے گئے تو اوّل تاریخ صفر کی تھی۔ حضرت ایوب علیہ السلام جو مبتلائے بلا ہوئے تو اسی ماہ میں ہوئے۔ حضرت زکریا، حضرت یحییٰ، حضرت جرجیس، حضرت یونس علیہم السلام اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب اسی مہینہ میں مبتلائے بلا ہوئے۔ حضرت ہابیلؑ بھی اسی میں شہید ہوئے۔ اسی لیے شب اوّل ماہِ صفر میں بعد نماز عشاء ہر مسلمان کو چاہیئے کہ چار رکعت (نماز نفل) اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں بعد سورہ فاتحہ پندرہ بار سورۂ کافرون اور دوسری میں سورۂ اخلاص پندرہ بار تیسری میں سورۂ فلق پندرہ بار اور چوتھی میں سورۂ ناس پندرہ بار پڑھے بعد سلام کے ایک بار اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کہے پھر ستر بار درود شریف پڑھے تو اللہ تعالےٰ اس کو ہر بلا اور ہر آفت سے محفوظ رکھے گا اور ثواب عظیم عطا فرمائے گا۔

(راحۃ القلوب)

ربیع الاوّل:

جواہر غیبی میں ہے کہ اس مہینہ میں بارہ روز تک روحِ مبارک صلی اللہ علیہ وسلم پر ہدیہ اس نماز کا بھیجنا رہے۔ کیونکہ حضرات صحابہؓ اور تابعینؒ اور تبع تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی

ان رکعتوں کا ثواب ہدیہ روح اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا کرتے تھے اور وہ بیس رکعت ہیں۔ ہر رکعت میں اکیس اکیس بار سورۂ اخلاص پڑھی جاتی ہے۔ اگر روزمرہ بارہ دن تک توفیق نہ ہو تو دوسری تاریخ اور بارہویں تاریخ کو ضرور ہی بیس رکعت بترکیب مذکورۃ الصدر پڑھ کر روح پُرفتوح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ پہنچائے کہ اس نماز کے پڑھنے والوں کو روحی فداجناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں جنت کی بشارت دی ہے۔ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھنا اور بشارت دینا بعد وفات مثل زندگی کے ہے۔

کتاب الاوراد میں لکھا ہے کہ جب ربیع الاوّل کا چاند نظر آوے اس رات کو سولہ رکعت نفل پڑھے دو دو رکعت کی نیت سے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھے جب فراغت پاوے تو کل نفلوں کے بعد یہ درود شریف ایک ہزار بار پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اور اس درود کو بارہ روز تک پڑھے پس حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے گا مگر بعد عشاء کے اس کو پڑھا کرے اور باوضو سویا کرے۔ کتاب المشائخ میں لکھا ہے کہ جب چاند ربیع الاوّل کا نظر آوے اسی شب سے تمام مہینے تک یہ درود شریف ہمیشہ ایک ہزار پچیس بار بعد نماز عشاء کے جو پڑھے گا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے گا۔ وہ درود شریف یہ ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اور اسی کتاب میں لکھا ہے کہ جو کوئی اس درود شریف کو ربیع الاوّل میں سوا لاکھ مرتبہ پڑھے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں ضرور دیکھے گا۔ وہ درود شریف یہ ہے :
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یا یوں پڑھے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ط

ربیع الثّانی:

کتاب جامو خی وغیرہ میں ہے کہ جب ربیع الثانی کا چاند دیکھے تو اس میں یعنی شب اوّل

میں بعد نمازِ مغرب آٹھ رکعت نفل دو دو کی نیت سے پڑھے اور اس میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورہ کوثر تین بار اور دوسری میں سورہ کافرون تین بار یا فقط قُل ھو اللہ احد ہی ہر رکعت میں تین تین بار پڑھے۔ ثواب بے شمار ہے۔

جواہرِ غیبی میں ہے کہ اس مہینہ کی پہلی، پندرھویں، انتیسویں تاریخوں میں چار رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پانچ بار پڑھے اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اور ہزار بدیاں محو کی جاتی ہیں اور چار حوریں پیدا کی جاتی ہیں۔

جمادی الاول:

جواہرِ غیبی میں لکھا ہے کہ جو شخص اس مہینہ کی پہلی رات میں چار رکعت ادا کرے اور ہر رکعت میں سورۂ اخلاص گیارہ بار پڑھے اللہ تعالےٰ نوّے ہزار برس کی نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں درج کر دیتا ہے اور نوّے ہزار برس کی بدیاں اس کے نامۂ اعمال میں سے دور کرتا ہے۔ اور کتاب میں لکھا ہے کہ جمادی الاوّل کی پہلی تاریخ کی شب میں نمازِ مغرب کے بعد آٹھ رکعت نماز نفل پڑھے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص گیارہ بار پڑھے ثواب پائے ۔ اور جو عمل علوی اس مہینے میں شروع کرے تو جلدی مقصد حاصل ہووے۔

جمادی الثانی:

کتاب فضائل الشہور میں حضرت اخطب بن حسان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس مہینہ کی شبِ اوّل میں بارہ رکعت نماز نفل ادا کیا کرتے تھے۔ اس نماز کے لیے کوئی سورہ خاص نہیں ہے۔ اور اکثر اصحاب رضی اللہ عنہم نے بھی اس پر اتفاق کیا ہے۔

اور اسی کتاب میں لکھا ہے کہ جمادی الآخر کے آخری دس دنوں میں اصحابؓ روزہ رکھتے

تھے واسطے استقبال مہینے رجب کے اور دس دنوں کی ہر شب میں بیس رکعت نماز پڑھتے تھے۔

اس مہینہ کی اوّل تاریخ میں چار رکعت نماز ادا کرے ہر رکعت میں سورہ اخلاص تیرہ مرتبہ پڑھے تو ایک لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اور ایک لاکھ بدیاں دور کی جاتی ہیں۔

رجبُ المرجبْ:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق رجب میں ایک دن ہے اور ایک رات جو شخص روزہ رکھے اس دن کا اور قیام کرے اس رات کا، اُسے اس شخص کی مانند ثواب ملے گا جو سو برس روزے رکھے اور سو برس راتوں میں قیام کرے۔ پس وہ رات ستائیسویں اور دن ستائیسواں ہے۔ اور یہ وہ دن ہے جس میں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر بنائے گئے۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ ۲۲۳ ترتیب شریف صفحہ ۱۸۷)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اے سلمانؓ! نہیں کوئی مرد مومن اور نہ عورت مومنہ کہ نماز پڑھے اس مہینہ میں تیس رکعت ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار اور سورہ اخلاص تین بار اور سورہ کافرون تین بار مگر اللہ تعالےٰ اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے اور اس شخص کو اُس شخص کی مانند ثواب دیتا ہے جو تمام مہینہ روزے رکھے اور آئندہ سال نماز گزارنے والوں میں سے ہو جاتا ہے اور اس کے لیے ہر دن عمل ایک شہید کا، بدر کے شہیدوں سا اٹھایا جاتا ہے۔ اس کے لیے لکھی جاتی ہے ہر دن کے روزے کے مقابلہ میں ایک برس کی عبادت اور اس کے ہزار درجے بلند کیے جاتے ہیں، پس اگر تمام مہینہ روزے رکھے اور یہ نماز پڑھے تو نجات دے گا اس کو اللہ تعالےٰ آگ سے اور واجب کرے گا واسطے اس کے بہشت اور ہو گا اللہ سُبحانہٗ کے قرب میں۔ خبر دی مجھ کو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے

اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ علامت ہے آپؐ اور مشرکوں اور منافقوں کے درمیان کیونکہ منافق نہیں پڑھتے اس نماز کو۔ حضرت سلمانؓ نے کہا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے خبر دیجئے کس طرح اور کس وقت میں اس نماز کو پڑھوں فرمایا اے سلمانؓ! پڑھ تو اس کے اوّل میں دس رکعتیں پڑھ تو ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار سورۂ اخلاص تین بار سورۂ کافرون تین بار پس جب سلام پھیرے تو اپنے ہاتھ اٹھا اور کہہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِىْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَىٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِىَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ پھر پھیر تو ہاتھ اپنے، اپنے منہ پر اور نماز پڑھ تو درمیان مہینہ کے دس رکعتیں پڑھ تو ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار اور سورۂ اخلاص تین بار اور سورۂ کافرون تین بار، پس جب سلام پھیرے تو تو اٹھا دونوں ہاتھ اپنے طرف آسمان کے اور کہہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِىْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَىٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۔ اِلٰهًا وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا فَرْدًا وِتْرًا لَّمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا پھر پھیر تو اپنے منہ پر ہاتھ اور نماز پڑھ تو مہینے کے آخر میں دس رکعتیں۔ پڑھ تو ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار اور سورۂ اخلاص تین بار اور سورۂ کافرون تین بار پس جب سلام پھیرے تو اٹھا دونوں ہاتھ اپنے طرف آسمان کے اور کہہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِىْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِىِّ الْعَظِيْمِ ــــــــ اور مانگ تو حاجت اپنی، قبول کی جائے گی تیرے لیے تیری دعا۔ اور کرے گا اللہ تیرے اور دوزخ کے درمیان

تو حضرت جبرئیلؑ اترے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اٹھا لیجئے سر اپنا، پس اٹھایا سر اپنا پس ناگاہ دروازے بہشت کے کھلے ہوئے پائے اور پہلے دروازہ پر فرشتہ ہے پکارتا ہے خوشخبری ہووے اس شخص کو جو اس رات میں رکوع کرے اور دوسرے دروازے پر فرشتہ ہے پکارتا ہے خوشی ہووے اس شخص کو جو سجدہ کرے اس رات میں اور تیسرے دروازے پر فرشتہ ہے پکارتا ہے خوشی ہووے اس شخص کو جو دعا کرے اس رات میں اور چوتھے دروازے پر فرشتہ ہے پکارتا ہے خوشی ہووے ذکر کرنے والوں کو اس رات میں اور پانچویں دروازے پر فرشتہ ہے پکارتا ہے خوشی ہووے اس کے لیے جو اس رات میں اللہ کے خوف سے رویا۔ چھٹے دروازے پر فرشتہ ہے پکارتا ہے خوشی ہووے مسلمانوں کو اس رات میں اور ساتویں دروازے پر فرشتہ ہے پکارتا ہے، کیا ہے کوئی سوال کرنے والا کہ پورا کیا جائے سوال اس کا؟ اور آٹھویں دروازے پر فرشتہ ہے پکارتا ہے: کیا ہے کوئی بخشش مانگنے والا پس اس کو بخشا جائے؟ پس کہا میں نے اے جبرئیل علیہ السلام کب تک ہوں گے یہ دروازے کھلے ہوئے؟ جبرئیلؑ بولے صبح کے نکلنے تک اوّل رات سے۔ پھر کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق اللہ سبحانہٗ کے لیے اس رات میں آزاد کیے ہوئے ہیں (لوگ) آگ سے (بنی) کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد کے برابر۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ ۳۴۷/۳۴۶ ترتیب شریف صفحہ ۷۹۲/۹۳)

شعبان کی پندرھویں رات میں صلوٰۃ الخیر سو رکعت نماز پڑھیں اس میں ہزار بار سورۂ اخلاص پڑھیں یعنی ہر رکعت میں دس بار سورۂ اخلاص۔ سلف صالحینؒ اس کی جماعت کروایا کرتے تھے جس کے لیے جمع ہوتے۔ حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں خبر دی مجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تیس اصحابؓ نے کہ جو شخص اس رات میں یہ نماز پڑھے اس کی طرف اللہ تعالےٰ ستر بار دیکھتا ہے۔ اور ہر دیکھنے میں اس کی ایک حاجت پوری کرتا ہے۔ سب سے چھوٹی حاجت بخشش ہے۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ ۳۴۹/۳۴۸ ترتیب شریف صفحہ ۷۹۶)

سنر گھاٹیاں مہر گھائی کشادگی میں ایسی ہے جیسے کہ آسمان اور زمین اور لکھی جائے گی تیرے لیے آزادی آگ سے اور گزرنا پل صراط پہ، پس جب فارغ ہوئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حدیث سے تو میں گر پڑا سجدہ کرتا ہوا روتا ہوا اللہ کے شکر کے واسطے بسبب اس کے جو سنی میں نے زیادتی ثواب کی۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ ۱۹/۸ انزہتہ نزہتہ تنزیب شریف صفحہ ۷۶۵/۷)

شعبان المعظم:

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب شعبان کی پندرہویں رات آئے تو تم رات کو قیام کرو یعنی نوافل پڑھو اور دن کو روزہ رکھو اس لیے کہ اللہ سبحانہٗ اس رات میں آفتاب غروب ہونے کے بعد ہی آسمانِ دنیا پہ نازل ہوتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ کوئی مغفرت چاہنے والا ہے تاکہ میں اس کو بخش دوں کوئی رزق مانگنے والا ہے میں اس کو رزق دوں کوئی گرفتار بلا ہے میں اس کو عافیت دوں؟ اور ایسا ایسا فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ صبح روشن ہو جاتی ہے۔

(ابن ماجہ/مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۲۴۰ شمار ۲۲۲ انترتیب شریف صفحہ ۷۹۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نصف شعبان المعظم کی رات میں میرے پاس آئے اور مجھ کو کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھائیے۔ فرمایا میں نے اس سے کہا یہ رات کیا ہے؟ حضرت جبرئیلؑ نے کہا یہ ایک رات ہے اللہ تعالیٰ اس میں تین سو دروازے رحمت کے دروازوں میں سے کھولتا ہے۔ پس بخشتا ہے ہر شخص کو جو نہیں شریک کرتا ساتھ اللہ کے کسی چیز کو مگر یہ کہ ہووے جادوگر یا کاہن یا ہووے ہمیشہ شراب کا پینے والا یا اصرار کرنے والا سود اور زنا پہ پس تحقیق یہ لوگ نہیں بخشے جاتے یہاں تک کہ توبہ کریں۔ پس جب رات کا چوتھا حصہ گزرا

جو کوئی شعبان کے مہینہ میں آٹھ رکعت نفل ہر رکعت میں گیارہ گیارہ بار سورۂ اخلاص مع ایک سلام کے ساتھ پڑھے اور اس کا ثواب روحِ پُرفتوح حضرت سیّدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو بخشے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ہرگز جنت میں قدم نہ رکھوں گی جب تک اس کی شفاعت نہ کرالوں گی۔

(رسالہ فضائل الشہور)

رَمَضَانُ المُبَارَك:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی رمضان المبارک میں اول سے آخر تک روزہ رکھے اپنے گناہوں سے اس طرح باہر آیا گویا کہ ابھی ماں کے بطن سے پیدا ہوا ہے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو رمضان المبارک میں روزے رکھے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن ایک مکان زمرد کا عطا کرے گا۔ اس مکان کے ہزار دروازے ہوں گے اور ہر دروازے کے آگے درخت ہو گا اگر سو برس تک سوار ہو کر اس درخت کے سائے میں پھرے تب بھی اس کے سائے سے باہر نہ آوے گا۔

روزہ کے لیے نیت ضروری ہے۔ بہتر یہ ہے کہ اس طرح نیت کرے:
بِصَوْمِ غَدٍ نَّوَيْتُ ورنہ دل کی نیت کافی ہے۔ روزہ کے لیے سحری کھانا سنت ہے خواہ ایک دو لقمہ ہی ہوں کھجور یا پانی سے روزہ افطار کرنا مسنون ہے بوقت افطار یہ دُعا پڑھیں:
اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ ۔

جن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور کفارہ و قضا لازم آتی ہے: حقہ یا سگریٹ پینا۔ جان بوجھ کر کھاپی لینا۔ صحبت کرنا۔ ان کا کفارہ یہ ہے۔ متواتر ساٹھ روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت کا کھانا کھلائے۔

جن چیزوں سے روزہ مکروہ ہوتا ہے : بلا ضرورت کسی شے کو چبانا یا نمک وغیرہ کا ذائقہ دیکھ کر تھوک دینا۔ قصداً منہ میں تھوک اکٹھا کر کے نگل جانا۔ فصد کھلوانا۔ پچھنے لگوانا۔ غیبت، جھوٹ بدگوئی، لڑائی جھگڑا کرنا۔

جن باتوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا : بھول کر کھاپی لینا، بلا اختیار حلق میں گرد و غبار، مکھی یا مچھر چلا جانا کان میں پانی چلا جانا یا خود بخود قے آجانا یا خواب میں غسل کی حاجت ہو جانا۔ یا قے اگر خود بخود لوٹ جانا۔ آنکھ میں دوا ڈالنا۔ سرمہ لگانا۔ مسواک کرنا۔

جن باتوں سے قضا واجب ہوتی ہے : مریض جو روزہ کی طاقت نہ رکھتا ہو یا دن میں دوا استعمال کرنا اس کے لیے ضروری ہو۔ حاملہ عورت جبکہ اسے نقصان کا ڈر ہو۔ مسافر شرعی کم از کم اڑتالیس میل کا سفر ہو اور راستے میں کھانے کا انتظام نہ ہو۔ اور نفاس والی عورت۔ بہت بوڑھا ضعیف جسے روزہ میں شدید تکلیف ہوتی ہو ہر روزہ کے بدلے پونے دو سیر گندم مساکین کو دے۔

روزہ توڑنے کا بیان : اگر روزہ میں بیمار ہو جائے کہ مرنے کا اندیشہ ہو یا بیماری بڑھ جانے کا قوی احتمال ہو یا ایسی شدید پیاس لگی ہو کہ مر جائے گا تو روزہ توڑ سکتا ہے۔ بعد میں قضا ادا کرے۔

لیلۃ القدر : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لیلۃ القدر میں ایماندار ہو کر بغرضِ ثواب شب بیداری کرے اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جو شخص رمضان کے روزے بہ حالتِ ایمان ثواب سمجھ کر رکھے اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۲۵۴ شمارہ ۵۵۷ ترتیب شریف صفحہ ۸۲۰)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب لیلۃ القدر ہوتی ہے تو حضرت جبرئیلؑ فرشتوں کی جماعت کے ساتھ آتے ہیں اور ہر اس بندہ پر

رحمت بھیجتے ہیں یا اس کی بخشش کی دعا کرتے ہیں جو کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر اللہ سبحانہٗ کا ذکر اور عبادت کرتا ہوتا ہے۔ پھر جب ان کی یعنی مسلمانوں کی عید (عید الفطر) کا دن ہوتا ہے تو اللہ سبحانہٗ اپنے ان بندوں کے سبب اپنے فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اے میرے فرشتو! اس مزدور کی اُجرت کیا ہے جو اپنا کام پورا کر دے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اے ہمارے پروردگار! اس کی اُجرت یہ ہے کہ اس کو پورا معاوضہ دیا جائے اللہ سبحانہٗ کہتا ہے اے میرے فرشتو! میرے غلاموں اور میری لونڈیوں نے فرض ادا کر دیا پھر وہ گھروں سے دعا کے لیے عید گاہ کی طرف نکلے قسم ہے اپنی عزت اپنے جلال اپنی بخشش اپنے کرم اپنے بلند مرتبہ اور اپنی بلند منزلت کی، میں ان کی دعاؤں کو قبول کروں گا۔ پھر اللہ سبحانہٗ فرماتا ہے اے میرے بندو! اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ میں نے تم کو بخش دیا اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس واپس ہوتے ہیں مسلمان عید گاہ سے اس حال میں کہ ان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(بیہقی، مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۳۵۵ شمار ۱۹۸۳ ترتیب شریف صفحہ ۲۲/۸۲۱)

لیلۃ القدر کی دعا: اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔

(عائشہؓ ترمذی شریف دوم صفحہ ۳۲۵ شمار ۱۳۶۳ ترتیب شریف ۸۲۵)

شوّال المکرم:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مہینے کے روزے دس مہینے کے روزوں کے برابر ہیں تو یہ پورا ایک برس ہوا۔ یعنی یہ رمضان اور اس کے بعد (شوال) کے چھ روزے۔

(دارمی شریف صفحہ ۴۷۲ شمار ۱۷۳۷ ترتیب شریف صفحہ ۸۴۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس شخص نے شوال میں رات کو یا دن کو آٹھ رکعتیں پڑھیں ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار پندرہ بار سورۃ اخلاص اور نماز سے فارغ ہو کر ستّر بار سبحان اللہ کہا اور ستّر بار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا اس کی قسم جس نے مجھے سچا دین دے کر بھیجا کوئی شخص یہ نماز نہیں پڑھتا مگر اللہ اس کے لیے حکمت کے چشمے کھولتا ہے اس کے دل میں اور اس کے ساتھ اس کی زبان چلاتا ہے اور اس کی دنیا کی بیماری اور اس کی دوا دکھا دیتا ہے۔ اس کی قسم جس نے مجھے سچا دین دے کر بھیجا جس نے یہ نماز جیسے میں نے بتائی پڑھی نہیں اٹھاتا سر پچھلے سجدے سے مگر اللہ سبحانہٗ اس کو معاف کر دیتا ہے اور اگر مرا شہید مرا بخشا ہوا اور کوئی بندہ اس نماز کو سفر میں نہیں پڑھتا مگر اس پر آنا جانا آسان ہو جاتا ہے اس کے مقصود تک اور اگر مقروض ہو تو اللہ تعالیٰ اس کا قرض ادا کرتا ہے اور اگر صاحبِ حاجت ہوتا ہے تو اس کی حاجت پوری کرتا ہے اس کی قسم جس نے مجھے سچا دین دے کر بھیجا جو شخص یہ نماز پڑھتا ہے، اللہ تعالےٰ اس کو ہر حرف کے بدلے جنت میں ایک مخرفہ دیتا ہے۔ عرض کیا گیا مخرفہ کیا ہے؟ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت کے باغ اگر ان کے ایک درخت کے نیچے سوار سیر کرے سو برس تک تو نہ قطع کر سکے۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ ۸۱/۵۸۰ ترتیب شریف صفحہ ۴۷/۸۴۶)

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی اوّل رات شوال میں یا دن میں بعد نماز عید کے چار رکعت اپنے گھر میں پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سورہ اخلاص اکیس بار پڑھے پس کھولے گا اللہ تعالےٰ واسطے اس کے آٹھوں دروازے بہشت کے اور بند کرے گا واسطے اس کے ساتوں دروازے دوزخ کے اور نہیں مرے گا وہ شخص جب تک اپنا مکان جنت میں نہ دیکھ لے گا

(رسالہ فضائل الشہور)

ذی قَعْدَۃُ النجیبْ:

حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی روزہ رکھے ایک دن ذی قعدہ کے مہینہ میں لکھتا

ہے اللہ تعالےٰ اس کے واسطے ہر ساعت میں ثواب حج کے قبول ہونے کا اور ہر دم کے ساتھ آزاد کرنا غلام کا۔

(رسالہ فضائل الشہور)

ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ اس مہینہ کے اندر ایک ساعت عبادت کی بہتر ہے ہزار برس کی عبادت سے۔ اور فرمایا کہ اس مہینہ میں دوشنبہ یعنی پیر کے دن روزہ افضل ہے ہزار برس کی عبادت سے۔

(رسالہ فضائل الشہور)

حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی اوّل رات ذیقعدہ میں چار رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تینتیس ۳۳ بار سورہ اخلاص پڑھے تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ جنت میں چار ہزار مکان یاقوت سرخ کے بنا دے گا اور ہر مکان کے اندر جواہر کے تخت ہوں گے اور اوپر ہر تخت کے ایک حور بیٹھی ہوگی کہ پیشانی اس کی آفتاب سے زیادہ روشن ہوگی۔

(رسالہ فضائل الشہور)

ایک روایت میں ہے کہ ہر رات میں ذیقعدہ کی دو رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص تین بار پڑھے تو اس نے حاصل کیا ثواب ہر رات کو ایک شہید اور ایک حج کا اور جو کوئی پڑھے ہر جمعہ میں اس مہینہ کے چار رکعت ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص اکیس ۲۱ بار پڑھے لکھتا ہے اللہ تعالےٰ واسطے اس کے ثواب حج اور عمرے کا۔

(رسالہ فضائل الشہور)

ذی الحجۃ الحرام:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

ان دس دنوں میں اللہ سبحانہٗ کو جس قدر یہ بات پسند ہے کہ محنت و کوشش کر کے اس کے عابد بنیں اس سے بڑھ کر اور دنوں میں پسند نہیں ان دس دنوں میں سے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور ہر رات کا قیام شب قدر میں کھڑے ہونے کے برابر ہے۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۵۰ شمارہ ۷۶۷ترتیب شریف صفحہ ۹۴۹)

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عشرہ ذی الحجہ آوے تو عبادت میں کوشش کرو کیونکہ اللہ تعالٰے نے ان دنوں کو فضیلت دی ہے اور اس کی رات کی حرمت اس کے دن کی حرمت کی سی ہے۔ جو کوئی دس راتوں میں سے کسی رات کی تہائی اخیر میں چار رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ فلق ایک بار، سورہ ناس ایک بار، اور سورہ اخلاص تین بار اور آیۃ الکرسی پڑھے تین بار، پھر جب نماز سے فارغ ہو تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاوے اور کہے سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْقُدْرَۃِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا هُوَ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعِبَادِ وَالْبِلَادِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا رَبُّنَا جَلَّ جَلَالُہٗ وَقُدْرَتُہٗ بِکُلِّ مَکَانٍ پھر جو چاہے دعا کرے اس کے لیے اجر ہے جیسے کسی نے حج کیا بیت اللہ حرمت والے کی طرف اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ کی زیارت کی اور اللہ تعالٰے کی راہ میں جہاد کیا اور اللہ تعالٰے سے جو مانگے گا وہ ضرور اس کو دے گا اور اگر دس راتوں میں سے ہر رات میں نماز پڑھے گا تو اللہ تعالٰے اس کو فردوسِ اعلیٰ میں داخل کرے گا اور اس سے ہر برائی مٹا دے گا اور اس سے کہا جاوے گا نئے سرے سے عمل کیے جا پھر جب عرفہ کا دن ہوا اور وہ اس کے دن میں روزہ رکھے اور اس کی رات میں نماز پڑھے اور یہ دعا پڑھ کر دعا کرے اور اللہ تعالٰے کے سامنے بہت گڑگڑائے تو اللہ تعالٰے فرماتا ہے اے میرے فرشتو تم گواہ رہو کہ میں نے اس کو بخش دیا اور بیت اللہ کے حاجیوں میں اس کو

شریک کر لیا آپؐ نے فرمایا فرشتے بشارت دیتے ہیں اس کی جو اللہ تعالیٰ نے اس مومن بندے کو اس کی نماز اور دعا کے سبب سے دیا۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ ۴۷۸ ترتیب شریف صفحہ ۵۲/۸۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اوّل دن ماہ ذی الحجہ کے روزہ رکھے گویا اس نے جہاد کیا اللہ تعالیٰ کی راہ میں دو ہزار برس تک اس طرح کہ نہ آرام کیا اس نے ایک ساعت، اور دوسری تاریخ کے روزہ رکھنے کا یہ ثواب ہے کہ گویا اس نے عبادت کی اللہ تعالیٰ کی دو ہزار برس اور تیسرے دن ذی الحجہ کے جو کوئی روزہ رکھے تو گویا اس نے تین ہزار غلام حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے آزاد کیے، اور اگر چوتھے دن روزہ رکھے تو اس کو ثواب چار سو برس کی عبادت کا ملتا ہے۔ اور پانچویں دن کے روزے کا ثواب پانچ ہزار ننگوں کو کپڑا پہنانے کا ہے اور چھٹے دن روزہ رکھنے کا ثواب چھ ہزار شہیدوں کے برابر ہے اور ساتوں دن روزہ رکھنے والے پر ساتوں دروازے دوزخ کے حرام ہو جاتے ہیں اور آٹھویں دن روزہ رکھنے والے پر آٹھوں دروازے بہشت کے کھل جائیں گے۔

ایک روایت میں آیا ہے کہ جو کوئی اوّل دن ذی الحجہ کے روزہ رکھے تو گویا اس نے چھتیس ہزار قرآن کریم ختم کیے۔

(راحۃ القلوب۔ رسالہ فضائل الشہور)

جو کوئی جمعہ کے دن ذی الحجہ کے مہینہ میں چھ رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پندرہ بار پڑھے اور بعد سلام پھیر کر دس بار پڑھے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ اور دس بار درود شریف تو اللہ تعالیٰ اس سے پہلے کسی کو جنّت میں داخل نہیں کرے گا۔

(راحۃ القلوب۔ رسالہ فضائل الشہور)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پڑھے ہر رات میں دسویں ذی الحجہ تک بعد وتروں کے دو رکعت ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کوثر اور سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھے تو داخل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو مقام اعلیٰ علیین میں اور لکھے گا اس کے ہر بال کے بدلہ میں ہزار نیکیاں اور ثواب پایا اس نے ہزار دینار صدقہ دینے کا۔

(راحۃ القلوب۔ رسالہ فضائل الشہور)

جو کوئی قربانی کے بعد دو رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد والشمس پانچ مرتبہ پڑھے تو وہ شخص شامل ہوا حاجیوں کے ثواب میں اور قبول ہوئی قربانی اس کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور پایا ثواب اس کے بدلہ میں جانور کے ہر بال کے مطابق صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کوئی فقیر ہووے اور توفیق قربانی کی نہ ہو تو کیا کرے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بعد نماز عید کے اپنے گھر میں آکر دو رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ کوثر تین بار پڑھے پس اللہ تعالیٰ اس کو اونٹوں کی قربانی کا ثواب عطا کرے گا۔

(راحۃ القلوب۔ رسالہ فضائل الشہور)

عیدالاضحیٰ کے دن غسل کرنے کا ثواب ایسا ہے گویا اس نے دریائے رحمت میں غوطہ لگایا اور تمام گناہ معاف ہو گئے اس کے اور فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی عیدالاضحیٰ کو نئے کپڑے بدلے اور پرانے کپڑے کسی فقیر کو صدقہ دے دے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ستر حُلّے نوری بہشت کے اس کو پہنائے گا۔ اور لواء الحمد کے نیچے کھڑا ہو گا اور عطر ملنے کا ثواب بہ نیت تعظیم ملائکہ جو مومنین سے مصافحہ کرتے ہیں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں ثواب غلام آزاد کرنے کا لکھتا ہے۔

(راحۃ القلوب۔ رسالہ فضائل الشہور)

صلوٰت اللیالی السبع

شب شنبہ

(ہفتہ کی رات)

نفل ——————— ۱۲ رکعتیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جس نے مغرب اور عشاء کے درمیان ہفتہ کی رات بارہ رکعتیں پڑھیں، اللہ تبارک وتعالیٰ ذوالجلال والاکرام اس کے لیے بہشت میں ایک محل بناتا ہے۔ اور اس نے گویا ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت پر صدقہ کیا اور یہود کے دین سے بیزار ہوا اور اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل ذوالجلال والاکرام پر حق ہے کہ اسے بخش دے۔

غنیۃ الطالبین صفحہ ۴،۵ مطبع صدیقی واقع لاہور ۱۳۲۳ھ ترتیب شریف ص۱۷۱

شب یکشنبہ

(اتوار کی رات)

نفل ——————— ۲۰ رکعتیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا، فرماتے تھے، جو شخص یکشنبہ کی رات میں بیس رکعت پڑھتا ہے اور پڑھتا ہے ہر رکعت میں فاتحہ ایک بار اور سورہ اخلاص، پچاس بار اور معوذتین (سورۂ فلق والناس) ایک بار

اور استغفار سو بار اور بخشش مانگتا ہے اپنے لیے اور اپنے ماں باپ کے لیے سو بار اور درود پڑھتا ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر سو بار اور اپنے حول اور قوت[1] سے نکلتا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ عز وجل ذوالجلال والاکرام کے حول اور قوت کی التجا کرتا ہے۔ پھر کہتا ہے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ

میں گواہی دیتا ہوں کوئی معبود نہیں مگر اللہ تعالیٰ اور یہ کہ آدمؑ پسندیدہ

اٰدَمَ صَفْوَةُ اللّٰهِ وَ فِطْرَتُهٗ وَ اِبْرَاهِيْمَ

ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کی فطرت کے اور ابراہیم

خَلِيْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَ مُوْسٰى كَلِيْمُ اللّٰهِ

اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں اور موسیٰ کلیم اللہ ہیں

وَعِيْسٰى رُوْحُ اللّٰهِ سُبْحٰنَهٗ وَ مُحَمَّدًا

اور عیسیٰ روح اللہ ہیں وہ پاک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حَبِيْبُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ عزوجل کے حبیب ہیں

تو اس کے لیے کافروں اور مسلمانوں کی گنتی کے موافق ثواب ہوتا ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ عز وجل ذوالجلال والاکرام اس کو قیامت کے دن امن والوں میں سے اٹھاوے گا اور اللہ تبارک وتعالیٰ پر حق ہے کہ اس کو پیغمبروں کے ساتھ بہشت میں داخل کرے۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ ۵۷۲ مطبع صدیقی واقع لاہور ۱۳۲۳ھ ترتیب شریف صفحہ ۱۷۲)

---

[1] لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط برابر پڑھتا ہے۔

شب دوشنبہ

(سوموار کی رات)

نفل ——— ۴ رکعتیں

حضرت اعمش سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دوشنبہ کی رات میں چار رکعتیں پڑھیں، پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار اور سورۂ اخلاص دس بار اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار اور سورۂ اخلاص بیس بار اور تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار اور سورۂ اخلاص تیس بار اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار، اور سورۂ اخلاص چالیس بار پھر تشہد کرے اور سلام پھیرے اور سورۂ اخلاص پچھتر بار پڑھے اور اپنے لیے اور اپنے ماں باپ کے لیے پچھتر بار اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے مثلاً یوں کہے:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ تَعَالٰی لِنَفْسِیْ وَلِوَالِدَیَّ اور پچھتر بار حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے، پھر اپنی حاجت مانگے، اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل ذوالجلال والاکرام پر حق ہے کہ اس کی حاجت پوری کرے اور اس کا نام حاجت کی نماز ہے۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ ۵/۲/۳۷ مطبع صدیقی واقع لاہور ۱۳۲۳ھ ترتیب شریف ۱۷۲)

شب سہ شنبہ

(منگل کی رات)

نفل ——— ۱۲ رکعتیں

حضور اقدس واکمل جناب رسول اللہ واجمل اطیب واطہر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سہ شنبہ کی رات بارہ رکعتیں پڑھیں اور پڑھا ہر ایک رکعت میں فاتحہ ایک بار اور "اِذَا جَآءَ

نَصْرُ اللّٰہِ" پانچ بار۔ اس کے لیے اللہ تعالیٰ جنّت میں گھر بناتا ہے جس کا عرض وطول سات دنیا کے برابر ہوتا ہے۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ ۳۷۵ مطبع صدیقی واقع لاہور ۱۳۲۲ھ ترتیب شریف صفحہ ۱۷۴)

شبِ چہار شنبہ

(بدھ کی رات)

نفل ——— ۲ رکعتیں

حضور اقدس واکمل جناب رسول اکرم واجمل اطیب واطہر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے چہار شنبہ کی رات میں دو رکعتیں پڑھیں، پڑھا پہلی رکعت میں فاتحہ ایک بار اور قل اعوذ برب الفلق دس بار اور دوسری رکعت میں فاتحہ ایک بار اور قل اعوذ برب الناس دس بار، تو اترتے ہیں ستر ہزار فرشتے ہر آسمان سے، جو اس کے لیے قیامت تک ثواب لکھتے ہیں۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ ۳۷۵ مطبع صدیقی واقع لاہور ۱۳۲۳ھ ترتیب شریف صفحہ ۱۷۵)

شبِ پنجشنبہ

(جمعرات کی رات)

نفل ——— ۲ رکعتیں

حضرت ابو صالح رضؓ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پنجشنبہ کی رات مغرب اور عشاء کے درمیان دو رکعتیں نماز پڑھیں اور ہر رکعت میں فاتحہ ایک بار اور آیۃ الکرسی پانچ بار اور سورۂ اخلاص پانچ بار اور معوذتین (سورہ فلق والناس) پانچ بار، پھر نماز سے فارغ ہو کر پندرہ بار استغفار پڑھا اور اس کا ثواب ماں باپ کو بخشا، تو اس نے ماں باپ کا حق ادا کیا اگرچہ ان دونوں کا عاق ہوا اور اللہ تعالیٰ اس کو صدیقوں کا شہید دل

کا سا ثواب دیتا ہے۔

(غنیتہ الطالبین صفحہ ۴، ۵ مطبع صدیقی لاہور ۱۳۲۳ھ ترتیب شریف صفحہ ۱۷۶)

شب جمعۃ المبارک

نفل ——————— ۱۲ رکعتیں

حضرت جابر بن عبداللہ رض روایت کرتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کی رات مغرب اور عشاء کے درمیان بارہ رکعتیں پڑھیں، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار اور سورۂ اخلاص دس بار گویا اس نے اللہ تبارک وتعالےٰ عزوجل ذوالجلال والاکرام کی عبادت بارہ سال کی، دن کو روزہ رکھا اور رات کو کھڑا رہا۔

(غنیتہ الطالبین صفحہ ۴، ۵ مطبع صدیقی واقع لاہور ۱۳۲۳ھ ترتیب شریف صفحہ ۱۷۶)

صلوات الایام السبع

ہفتہ کے دنوں کی نمازیں

روز شنبہ

(ہفتہ کے دن کی نماز)

نفل ——————— ۴ رکعتیں

حضرت سعید نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہفتہ کے دن چار رکعت پڑھتا ہے ہر رکعت میں فاتحہ ایک بار

اور قل یا ایہا الکافرون تین بار اور فارغ ہو کر آیۃ الکرسی پڑھتا ہے اس کے لیے اللہ پاک ہر حرف کے بدلے حج اور عمرہ کا ثواب لکھتا ہے اور ہر حرف کے بدلے ثواب برس کے دن کے روزوں کا اور دن کے قیام کا اور ہر حرف کے بدلے شہید کا ثواب دیتا ہے اور عرش کے سایہ میں نبیوں اور شہیدوں کے ساتھ ہو گا۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ ۲ ، ۵ ۷ مطبع صدیقی واقع لاہور ۱۳۲۳ھ ترتیب شریف صفحہ ۲۹۱)

روز یکشنبہ

(اتوار کے دن کی نماز)

نفل ——————— ۴ رکعتیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اتوار کے دن چار رکعتیں پڑھیں، ہر رکعت میں فاتحہ ایک بار اور ایک بار سورۂ بقرہ آخری دو آیات پڑھی، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر نصرانی اور نصرانیہ کے شمار کے موافق نیکیاں لکھتا ہے اور اس کو نبی (علیہ السلام) کا ثواب دیتا ہے اور لکھتا ہے اس کے لیے حج اور عمرہ کا ثواب اور لکھتا ہے ہر رکعت کے بدلے ہزار نماز اور آسے جنت میں ہر حرف کے بدلے کستوری تیز بو کا ایک شہر دے گا۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ ۵۶۸ مطبع صدیقی واقع لاہور ۱۳۲۳ھ ترتیب شریف صفحہ ۲۹۲)

روز دوشنبہ

(سوموار کے دن کی نماز)

نفل ——————— ۲ رکعتیں

حضرت ابو زبیر رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دوشنبہ کے دن آفتاب نکلنے کے وقت دو۲ رکعتیں پڑھیں، ہر رکعت میں فاتحہ ایک بار اور آیۃ الکرسی ایک بار اور ایک بار اخلاص اور ایک بار معوذتین پڑھا اور فارغ ہو کر دس بار استغفار پڑھا اور دس بار حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا، اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے سب گناہ معاف کر دیتا ہے۔

(غنیۃ الطالبین مترجم صفحہ ۵۶۸/۶۹ مطبع صدیقی لاہور ھ ترتیب شریف صفحہ ۲۹۴)

روز سہ شنبہ
(منگل وار کے دن کی نماز)

نفل ——————————— ۱۰ رکعتیں

حضرت یزید الرقاعیؒ نے روایت کی ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سہ شنبہ کے دن دوپہر کے وقت دس رکعتیں پڑھیں (اور دوسری روایت میں ہے کہ سورج بلند ہونے کے وقت) ہر رکعت میں فاتحہ ایک بار اور آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۂ اخلاص تین بار پڑھا ستر دن تک اس کا کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا اگر ستر دن تک مر گیا تو شہید مرا اور اس کے ستر سال کے گناہ معاف ہوئے۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ ۵۶۹ مطبع صدیقی لاہور ۱۳۲۳ھ ترتیب شریف صفحہ ۲۹۵)

روز چہار شنبہ

(بدھوار کے دن کی نماز)

نفل ——————————— ۱۲ رکعتیں

حضرت ابوادریسؒ خولانیؒ سے روایت ہے، انہوں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

سے نقل کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے چہار شنبہ کے دن سورج کے بلند ہوتے کے وقت بارہ رکعتیں پڑھیں اور پڑھا ہر رکعت میں فاتحہ اور آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۂ اخلاص تین بار اور معوذتین تین تین بار۔ عرش کے پاس اس کو ایک فرشتہ آواز کرتا ہے: اے اللہ کے بندے نئے سرے سے عمل کر، تیرے پہلے گناہ معاف ہوئے اور دور کرتا ہے اللہ پاک اس سے قبر کا عذاب اور اس کی تنگی، دور کرے گا اس سے تنگی اور اس کا اندھیرا اور دور کر دے گا قیامت کی تکلیفیں اور اس دن سے اس کے عمل مثل عمل پیغمبر کے لکھے جاتے ہیں۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ ۵۶۹/۷۰ مطبع صدیقی لاہور ۱۳۲۳ھ ترتیب شریف صـ۲۹۶)

روز پنجشنبہ
(جمعرات کے دن کی نماز)

نفل ـــــــــ ۲ رکعتیں

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے خمیس (جمعرات) کے دن ظہر و عصر کے درمیان دو رکعتیں پڑھیں پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار اور آیۃ الکرسی سو بار اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار اور سورہ اخلاص سو بار اور فارغ ہو کر سو بار مجھ پر درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس کو رجب اور شعبان اور رمضان کے روزہ دار کا ثواب دیتا ہے اور بیت اللہ شریف کا حج کرنے والے کا ثواب۔ اور ایمان لانے والوں اور اللہ پر بھروسہ کرنے والوں کی گنتی کے موافق اس کے لیے نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ ۵۷۰ مطبع صدیقی لاہور ۱۳۲۳ھ ترتیب شریف صفحہ ۲۹۶)

روز جمعۃ المبارک

نفل ________ ۲ رکعتیں

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ حضور اقدس واکمل جناب رسول اکرم واجمل، اطیب واطہر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جس نے جمعہ کے دن ظہر اور عصر کے درمیان دو رکعتیں پڑھیں، پڑھے پہلی رکعت میں فاتحہ ایک بار آیۃ الکرسی ایک بار اور پچیس بار قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور دوسری رکعت میں ایک بار سورہ فاتحہ پڑھے اور ایک بار سورۂ اخلاص اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ بیس بار اور پڑھے سلام کے بعد پچاس بار لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ تو وہ شخص دنیا سے نہ نکلے گا جب تک اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل ذو الجلال والاکرام کا خواب میں دیدار نہ کر لے اور اپنی جگہ بہشت میں نہ دیکھ لے یا اس کے لیے کوئی اور دیکھے۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ ۵۷۱ مطبع صدیقی لاہور ۱۳۲۳ھ) (ترتیب شریف صفحہ ۲۹۷)

شب وروز کی نفل نمازیں

صَلوٰۃُ الْاَوَّابِیْن

نفل ——— ۶ یا ۲۰ رکعتیں

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص مغرب کے بعد بیس رکعت نماز پڑھے، اللہ تبارک وتعالیٰ عز وجل ذوالجلال والاکرام اس کے لیے جنّت میں گھر بناتا ہے

(حضرت عائشہ رضؓ۔ ترمذیؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۲۲۰ شمار ۱۰۹۵)

(ترتیب شریف صفحہ ۱۶۹)

نیز فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعت نماز پڑھے اور ان کے درمیان کوئی بُری بات زبان سے نہ نکالے تو اس کو بارہ برس کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔

(ابوہریرہ رضؓ / ترمذیؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۲۲۰ شمار ۱۰۹۴)

(ترتیب شریف صفحہ ۱۶۹)

صَلوٰۃُ التَّهَجُّد

نفل ——— ۸ رکعتیں

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لازم کرو تم اپنے آپ پر رات کے قیام کو یعنی تہجد کی نماز پڑھنے کو، کہ یہ طریقہ ان نیک لوگوں کا ہے جو تم سے پہلے تھے اور رات کا قیام تمہارے اللہ تبارک وتعالےٰ عز وجل ذوالجلال والاکرام سے نزدیکی کا سبب ہے،

گناہوں کا کفارہ ہے اور گناہوں سے روکنے والا ہے۔

(ابوامامہؓ۔ ترمذی رمشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۲۲۹ شمار ۱۱۴۸)

(ترتیب شریف صفحہ ۲۱۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم لوگ رات کو (نماز تہجد کے لیے) ضرور کھڑے ہوا کرو کیونکہ یہ طریقہ تم سے پہلے صالحین کا ہے اور اس سے اللہ سبحانہ، کی قربت نصیب ہوتی ہے، برائیاں دور ہوتی ہیں اور یہ گناہ سے بچاتا ہے۔

(ابوامامہؓ رترمذی رترمذی شریف، جلد دوم صفحہ ۴۳۴ شمار ۱۳۹۸)

(ترتیب شریف صفحہ ۲۱۴)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے (اس کی تفصیل یہ ہے کہ آٹھ رکعتیں تہجد کی تین وتر کی اور دو وتر کے بعد) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ابن عباسؓ رترمذیؒ رترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۹۰ شمار ۳۹۲)

(ترتیب شریف صفحہ ۲۱۴)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس واکمل جناب رسول اکرم واجمل اطیب واطہر صلی اللہ علیہ وسلم نیند یا اونگھ کے غالب ہونے کی وجہ سے جب رات کو نماز نہ پڑھ سکتے تو دن کو بارہ رکعتیں پڑھ لیتے تھے۔ (یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(عائشہ رضی اللہ عنہا رترمذیؒ رترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۹۰ شمار ۳۹۲)

(ترتیب شریف صفحہ ۲۱۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب رات کی پہلی تہائی گزر جاتی ہے، تو اللہ سبحانہ، نچلے آسمان پر ہر رات نازل ہو کر فرماتا ہے کہ "میں ہی بادشاہ ہوں۔ کون ہے جو مجھ سے دُعا مانگے اور میں اس کی دُعا قبول کروں، ہے کوئی مجھ سے سوال کرنے والا کہ اس

کو عطا کروں اور ہے کوئی مغفرت مانگنے والا کہ میں اس کی مغفرت کروں یہاں صبح کے روشن ہونے تک اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل ذوالجلال والاکرام یوں ہی فرماتے رہتے ہیں۔ اس باب میں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ، حضرت ابوسعیدؓ، حضرت ابن مسعودؓ اور حضرت ابوہریرہؓ وغیرہ سے روایت ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے۔ یہ حدیث دیگر طریقوں سے حضرت ابوہریرہؓ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل ذوالجلال والاکرام اس وقت نازل ہوتے ہیں جب آخری تہائی رات باقی رہتی ہے۔ دیگر روایتوں سے زیادہ صحیح روایت یہی ہے۔ (یعنی رات کے آخری حصہ میں اللہ سبحانہٗ کا نزولِ اجلال فرمانا)

(ابوہریرہ رضی اللہ عنہ / ترمذیؒ / ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۹۱ شمار ۴۳۹)

(ترتیب شریف صفحہ ۲۴۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو جگا دے رات کو، پھر دونوں نماز پڑھیں تو مرد ذاکرین میں سے لکھا جاوے گا اور عورت ذاکرات میں سے (کلام اللہ میں ذاکرین اور ذاکرات کی شان میں فرمایا گیا ہے أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّأَجْرًا عَظِيمًا یعنی اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے بخشش اور اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے)

(ابوسعیدؓ و ابوہریرہؓ / ابوداؤدؒ / ابوداؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۲۰۱ شمار ۱۴۸۱)

(ترتیب شریف صفحہ ۲۴۲)

صَلٰوۃُ الْاِشْرَاق

نفل ——— ۲ یا ۴ رکعتیں

حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فوج نجد کی طرف روانہ کی۔ اس فوج نے بہت سا مالِ غنیمت

حاصل کیا اور بہت جلد واپس آگئی جو لوگ اس لشکر میں نہیں گئے تھے، ان میں سے ایک نے کہا ہم نے کسی لشکر کو اتنی جلدی واپس آتے اور اتنا مال غنیمت لاتے نہیں دیکھا۔ اس پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم لوگوں کو اس جماعت کا پتہ نہ دے دوں جو مالِ غنیمت حاصل کرنے میں بہتر اور واپس ہونے میں اس سے بھی تیز ہو؟ (لو سنو) یہ وہ لوگ ہیں جو صبح کی نماز میں حاضر ہوں (یعنی صبح کی نماز جماعت سے پڑھیں) پھر بیٹھ کر طلوعِ آفتاب تک اللہ سبحانہ، کا ذکر کرتے رہیں تو یہ لوگ جلد واپس آنے والے اور بہتر مال غنیمت حاصل کرنے والے ہیں۔

(امیر المؤمنین عمرؓ / ترمذیؒ / ترمذی شریف صفحہ ۲۳۶/۳۷ جلد دوم شمار ۱۴۱۰)

(ترتیب شریف صفحہ ۲۸۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے صبح کی نماز جماعت سے پڑھی اور سورج نکلنے تک بیٹھا ہوا اللہ تبارک و تعالیٰ عز و جل ذوالجلال والاکرام کا ذکر کرتا رہا اور سورج نکلنے پر اس نے دو رکعت پڑھی تو اس کو ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ملے گا۔ راوی رضؓ کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد فرمایا ثواب پورے حج اور عمرہ کا، پورے حج اور عمرہ کا، پورے حج اور عمرہ کا۔

(انس رضی اللہ عنہ / ترمذیؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۱۹۲ شمار ۹۰۰)

(ترتیب شریف صفحہ ۲۸۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نمازِ صبح سے فارغ ہو کر مسجد میں اپنی جگہ بیٹھا رہے یہاں تک کہ (آفتاب نکل آئے اور وہ) اشراق کی دو رکعتیں پڑھے اور درمیان میں بجز کلمۂ خیر اور کچھ نہ کہے، تو بخشے جاتے ہیں اس کے گناہ اگرچہ وہ دریا کے جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔

(معاذ بن انس الجہنیؓ، ابوداؤد، مشکوٰۃ شریف جلد اوّل شمار ۱۲۰۳ صفحہ ۲۴۱)

(ترتیب شریف صفحہ ۲۸۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل ذوالجلال والاکرام کہتا ہے کہ اے آدمؑ کے بیٹے، پڑھ تو میرے لیے چار رکعتیں شروع دن میں، کفایت کروں گا میں تجھ کو آخر دن تک۔

(ابوالدرداءؓ / ابوذرؓ / ترمذی / ابوداؤد / دارمی / مشکوٰۃ شریف جلد اوّل)
(شمار ۱۲۲۷ صفحہ ۲۴۱ ترتیب شریف صفحہ ۲۸۹)

صَلوٰۃُ الضُحیٰ

نفل ــــــــ ۴ یا ۸ یا ۱۲ رکعتیں

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص چاشت کے وقت بارہ رکعتیں پڑھے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے لیے جنت میں سونے کا محل بناتا ہے۔

(انسؓ / ترمذیؒ / ابن ماجہؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۲۴۱ شمار ۱۲۲۹)
(ترتیب شریف صفحہ ۳۰۹)

حضرت علی بن حسینؓ بواسطہ اپنے والد ماجدؓ اپنے داداؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جمعہ کا سارا دن نماز کا دن ہے جو بندہ کھڑا ہوا وقت بلند ہونے سورج کے نیزہ بھر یا اس سے زیادہ پھر وضو کیا اور کامل وضو کیا اور ضحیٰ کی دو رکعتیں یقین سے اور ثواب کے لیے ادا کیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے لیے دو سو نیکی لکھتا ہے اور دور کرتا ہے اس سے دو سو برائیاں اور جو چار رکعتیں پڑھے، اللہ تبارک وتعالیٰ جنت میں اس کے لیے چار سو درجے بلند کرتا ہے اور جس نے آٹھ رکعتیں پڑھیں، اللہ تبارک وتعالیٰ بہشت میں اس کے آٹھ سو درجے بلند کرتا ہے اور اس کے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے اور جس نے بارہ رکعتیں پڑھیں اللہ تبارک وتعالے

لکھتا ہے اس کے لیے دو ہزار اور دو سو نیکی اور دور کرتا ہے اس سے دو ہزار اور دو سو برائی اور بلند کرتا ہے بہشت میں اس کے لیے دو ہزار دو سو درجے۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ ۷۰۵ مطبع صدیقی لاہور ۱۳۲۲ھ / ترتیب شریف صفحہ ۳۰۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے چاشت کے جوڑے کی حفاظت کی (یعنی اس کی دو رکعت کی پابندی کی) اللہ سبحانہ اس کے گناہ بخش دے گا اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

(ابوہریرہؓ / ترمذیؒ / ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۹۶ شمار ۴۲۴)

(ترتیب شریف صفحہ ۳۰۹)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب حضور اقدس واکمل جناب رسول اکرم اجمل اطیب واطہر صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز یہاں تک پڑھتے کہ ہم کہتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اب اس کو کبھی نہ چھوڑیں گے اور جب چھوڑتے تھے تو اتنے دن چھوڑے رکھتے ہم کہتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کبھی نہ پڑھیں گے۔

(ترمذیؒ / ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۹۶ شمار ۴۲۵)

(ترتیب شریف صفحہ ۳۰۹)

صَلٰوۃُ الزَّوَال

نفل ——— ۴ رکعتیں

حضرت عبداللہ بن السائبؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم زوالِ آفتاب کے بعد اور ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق فرمایا کہ یہ ایک ایسی ساعت ہے جس میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور میں پسند کرتا ہوں کہ اس ساعت میں میرے نیک عمل اٹھائے جائیں۔ اس باب

میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت ابوایوب (انصاری رضی اللہ عنہ) سے بھی روایت ہے حضرت عبداللہ بن السائب رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن وغریب ہے۔ نیز روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوال کے بعد چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے جن کی آخری رکعت میں سلام پھیرتے تھے۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۹۶ شمار ۴۲۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ظہر سے پہلے زوال کے بعد چار رکعتیں ہیں جن کو حساب میں تہجد کی نماز کے برابر شمار کیا جاتا ہے اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اس وقت اللہ تعالیٰ کی تسبیح نہ کرتی ہو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی :

يَتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ۝ (النحل : ۴۸)

(عمر رضی اللہ عنہ / ترمذی رحمہ اللہ / بیہقی رحمہ اللہ / شعب الایمان / مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۲۲۰ شمار ۱۰۹۸)

(ترغیب شریف صفحہ ۳۱۵)

صَلٰوةُ التَّسْبِيْح

نفل ــــــــــــ ۴ رکعتیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن مطلب سے کہا اے عباس رضی اللہ عنہ! اے میرے چچا! کیا نہ دوں میں تم کو، کیا نہ بتاؤں میں تم کو ایسی دس خصلتیں کہ اگر تم ان پر عمل کرو تو اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل ذوالجلال والاکرام تمہارے تمام اگلے پچھلے پرانے اور نئے قصداً اور سہواً چھوٹے اور بڑے مخفی اور ظاہر گناہوں کو بخش دے۔ تم چار رکعت نماز پڑھو، ہر رکعت میں ایک بار اَلْحَمْدُ اور ایک سورۃ پڑھو، جب قرأت سے فارغ ہو چکو تو کھڑے کھڑے پندرہ مرتبہ کہو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

پھر رکوع کرو اور رکوع کے اندر بھی دس مرتبہ ان کلموں کو کہو پھر رکوع سے سر اُٹھاؤ اور دس مرتبہ ان کلموں کو کہو پھر سجدہ کرو اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے بعد دس مرتبہ ان کلموں کو کہو پھر سجدہ سے سر اُٹھاؤ اور دس مرتبہ ان کلموں کو کہو، پھر دوسرا سجدہ کرو اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے بعد دس مرتبہ ان کلموں کو کہو پھر سجدہ سے سر اُٹھاؤ اور دس مرتبہ ان کلموں کو کہو، یہ سب ۷۵ مرتبہ ہر رکعت میں ہوا چاروں رکعتوں میں اسی طرح کرو اور تمہاری قدرت میں ہو تو روزانہ ایک مرتبہ یہ نماز پڑھو اور یہ ممکن نہ ہو تو پھر ہر جمعہ کے دن پڑھو، یہ بھی ممکن نہ ہو تو مہینہ میں ایک بار یہ بھی ممکن نہ ہو تو سال میں ایک مرتبہ، یہ بھی ممکن نہ ہو تو ساری عمر میں ایک مرتبہ پڑھو (ابن عباسؓ / ابو داؤدؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۴۴ / ۲۴۳ شمار ۱۲۴۱

ترتیب شریف صفحہ ۲۳۳ تا ۲۴۴)

فَضَائِلُ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ جس شخص کو قرآن (کی تلاوت) کا شغل دعا و ذکر الٰہی کرنا بھلا دے میں اس کو مانگنے والوں سے بہتر و زیادہ دیتا ہوں اور کلام اللہ کی بزرگی دوسرے کلاموں پر ایسی ہے جیسی کہ میری بزرگی تمام مخلوقات پر۔ (ابو سعیدؓ / ترمذیؒ / دارمیؒ / بیہقیؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۴۶۱ شمار ۲۰۱۹

(ترتیب شریف صفحہ ۱۷۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ پڑھنا قرآن کا بہتر ہے نماز میں اس قرآن کے پڑھنے سے جو نماز میں نہ پڑھا جائے اور پڑھنا قرآن کا بغیر نماز کے بہتر ہے تسبیح و تکبیر سے اور تسبیح بہتر ہے صدقہ سے اور صدقہ بہتر ہے روزہ سے اور روزہ ڈھال ہے دوزخ کی۔ (عائشہؓ / بیہقیؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۴۶۳ شمار ۲۰۴۸)

(ترتیب شریف صفحہ ۱۷۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے کتاب اللہ میں سے ایک حرف اس کو ہر حرف کے بدلے ایک نیکی ملے گی اور ہر نیکی دس نیکیوں کے برابر ہو گی، میں نہیں کہتا الٓمّٓ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف۔

(ابن مسعودؓ / ترمذیؒ / دارمیؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۴۶۱ شمار ۲۰۲۰)

(ترتیب شریف صفحہ ۱۷۹)

حضرت مغیرہ بن حُبُدؓلی سے منقول ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے کہا جو شخص رات کو دس آیتیں پڑھے گا غافلوں میں نہیں لکھا جائے گا اور جو شخص رات کو سو آیتیں پڑھے گا عابدوں میں لکھا جائے گا اور جو شخص دو سو آیتیں پڑھے گا بامرادوں میں لکھا جائے گا۔

(دارمی شریف صفحہ ۹۰ ۴ شمار ۳۴۱۰ / ترتیب شریف صفحہ ۱۷۹)

رات کو سوتے وقت

۱ سُوْرَۃُ الٓمّٓ اَلسَّجْدَۃ	مَرَّۃً
سورۃ الم السجدہ	ایک بار
۱ سُوْرَۃُ الْمُلْكُ	مَرَّۃً
سورۃ ملک	ایک بار
۲ سُوْرَۃُ یٰسٓ	مَرَّۃً
سورۃ یٰسٓ	ایک بار
۳ سُوْرَۃُ حٰمٓ الدُّخَانْ	مَرَّۃً
سورۃ دخان	ایک بار

۵۴ سُورَۃُ الْوَاقِعَۃِ مَرَّۃً

۱۵ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک نہ سوتے جب تک سورۃ الم تنزیل اور سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک نہ پڑھ لیتے (جابرؓ / احمدؒ / ترمذیؒ / دارمیؒ /)

(امام ترمذیؒ نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول شمار ۲۰۳۷ صفحہ ۴۶۲ ۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۸۳)

حضرت عبداللہ بن حمزہ رضؓ سے منقول ہے کہ حضرت کعب رضؓ نے فرمایا کہ جو شخص سورۃ السجدہ اور الملک پڑھے گا اس کے لیے ستر نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کی ستر بُرائیاں مٹائی جائیں گی اور اس کے ستر درجے بڑھائے جائیں گے ۔

(سنن دارمی شریف صفحہ ۸۵۶ شمار ۳۴۶۴ ۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۸۳)

حضرت ابو خالد عامر بن جشیبؓ اور حضرت بجیر بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت خالد بن معدانؓ نے کہا کہ سورۃ الم السجدہ قبر میں اپنے صاحب کی طرف سے جھگڑے گی کہ الٰہی اگر میں تیری کتاب کی سورۃ ہوں تو اس کے لیے میری یہ سفارش قبول فرما ۔ اور اگر تیری کتاب کی سورت نہیں ہوں تو مجھ کو اس میں سے مٹا دے اور پرندکی طرح اپنے بازو اس پر کر دے گی تو اس کے لیے اس کی سفارش قبول کی جائے گی تو وہ عذابِ قبر سے محفوظ رہے گا اور سورۃ ملک کے بارے میں بھی ایسا ہی کہا اور حضرت خالد بغیر ان دونوں سورتوں کو پڑھے ہوئے نہیں سوتے تھے ۔

(سنن دارمی شریف صفحہ ۸۵۶ ۔ شمار ۳۴۶۵ ترتیب شریف صفحہ ۱۸۳)

حضرت لیثؓ سے منقول ہے کہ حضرت طاؤس نے کہا کہ دونوں سورتیں (یعنی الم السجدہ اور الملک) قرآن کریم کی ہر سورۃ سے ساٹھ نیکیوں کی مقدار میں بڑھ کر ہیں ۔

(سنن دارمی شریف صفحہ ۴۸۶ شمار ۳۳۶۷ / ترتیب شریف صفحہ ۱۸۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورۂ ملک کی تیس آیتیں آدمی کی اس قدر سفارش کرتی ہیں جس سے وہ بخش دیا جاتا ہے۔

(ابوہریرہؓ / ابن حبانؒ / حصن حصین صفحہ ۸-۴۵۷ / ترتیب شریف صفحہ ۸۳)

۵۲ فرمایا جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص رات کو اللہ تبارک وتعالےٰ عزّ وجل ذوالجلال والاکرام کی رضا کے لیے سورۂ یٰسٓ پڑھتا ہے اللہ تبارک وتعالےٰ عزّ وجل ذوالجلال والاکرام اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔

(جندبؓ و عبداللہ البجلیؓ / ابن حبانؒ / حصن حصین صفحہ ۳۰-۱۲۹ / ترتیب شریف صفحہ ۱۸۴)

۵۳ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص پڑھے سورۂ حم الدخان کو رات میں تو وہ صبح کرے گا اس حال میں، کہ مغفرت چاہتے ہوں گے اس کے لیے ستّر ہزار فرشتے۔

(ابوہریرہؓ / ترمذیؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۳-۳۶۲ شمار ۲۰۳۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے جمعہ کی رات کو حم الدخان پڑھی اس کو بخش دیا گیا۔

(اس حدیث کو ہم صرف اسی طریقہ سے جانتے ہیں۔) اس کے ایک راوی حضرت ہشام ابو مقدامؒ ضعیف ہیں اور حضرت حسن بصریؒ (جو حضرت ابوہریرہؓ سے یہ روایت کرتے ہیں) انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سُنا۔

(ابوہریرہؓ / ترمذیؒ / ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۴۲ شمار ۷۴ / ترتیب شریف صفحہ ۱۸۴)

۵۴ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص روزانہ رات کو سورۂ الواقعہ پڑھے، وہ فاقہ کی مصیبت میں کبھی مبتلا نہ ہوا اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے بیٹوں سے کہا کرتے تھے کہ وہ اس سورت کو روزانہ رات کے وقت پڑھا کریں۔

(ابن مسعودؓ / بیہقیؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اوّل شمار ۲۰۶۲ صفحہ ۳۶۶)

(ترتیب شریف صفحہ ۱۸۴)

فضائل سورۃ الفاتحہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعبؓ سے پوچھا کس طرح پڑھتے ہو تم؟ یعنی تم نماز میں کیا پڑھتے ہو؟ حضرت ابی بن کعب رضؓ نے سورۃ فاتحہ پڑھی۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ ایسی کوئی سورت نہ توراۃ میں نازل کی گئی نہ انجیل میں اور نہ زبور میں نازل کی گئی اور نہ قرآن میں۔ اس سورت میں سات آیتیں ہیں جو بار بار نماز میں پڑھی جاتی ہیں اور یہ سورت قرآنِ عظیم ہے جو مجھ کو دیا گیا ہے۔

(یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(ابوہریرہؓ / ترمذیؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۳۶۲ شمار ۲۰۲۵)

(ترتیب شریف صفحہ ۲۶۰)

حضرت ابوسعید بن المعلیؓ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو آواز دی۔ میں نے نماز میں مشغول ہونے کے سبب جواب نہیں دیا (پھر نماز سے فارغ ہوکر) میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نماز پڑھ رہا تھا (اس لیے جواب نہ دے سکا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل ذوالجلال والاکرام نے یہ حکم نہیں دیا ہے کہ جب تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلائیں تو تم اللہ تبارک وتعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانے پر ان کو جواب دو اور ان کی اطاعت کرو؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تجھ کو تیرے مسجد سے باہر جانے سے پہلے ایک ایسی سورۃ نہ بتلاؤں جو قرآن کی سب سے بڑی سورۃ ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ لیا (اور باتوں میں مشغول ہو گئے)

پھر جب میں نے مسجد سے باہر جانے کا ارادہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میں تم کو قرآن کریم کی ایک بڑی سورت سکھاؤں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ہے اور اس میں سات آیتیں ہیں جو نماز میں بار بار پڑھی جاتی ہیں اور یہ قرآنِ عظیم ہے جو مجھ کو دیا گیا ہے۔

(ابوسعید المعلیؓ، بخاریؒ، مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۴۵۸ شمار ۲۰۰۳)

(ترتیب شریف صفحہ ۲۶۰)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ جبریل علیہ السّلام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ انہوں نے اوپر کی جانب دروازے کے کھلنے کی سی آواز سنی۔ پس انہوں نے اپنا سر اٹھایا اور کہا یہ آسمان کا دروازہ کھولا گیا ہے۔ اور آج ہی کھولا گیا ہے۔ اس سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا۔ پھر نکلا اس دروازے سے فرشتہ اور جبریل علیہ السلام نے کہا کہ یہ فرشتہ آج ہی زمین کی طرف اُترا ہے، اس سے پہلے کبھی نہیں اُترا۔ پھر سلام کیا اس فرشتے نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر) اور کہا خوشخبری ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ عطا کیے گئے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو ایسے نور جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی نبی علیہ السّلام کو نہیں دیے گئے فاتحہ الکتاب (سورۃ الحمد) اور سورۃ البقرہ کا آخری حصّہ۔ ان میں سے جو حرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھیں گے اس کا کامل ثواب دیا جائے گا۔

(ابن عباسؓ، مسلمؒ، مشکوٰۃ شریف جلد اوّل شمار ۲۰۰۹ صفحہ ۳۵۹)

(ترتیب شریف صفحہ ۶۱-۲۶۰)

فضائل سورۃ اخلاص

حضرت سعید بن مسیبؓ مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

جو شخص دس بار سورۃ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے، بنایا جاتا ہے اُس کے لیے اس کے سبب سے ایک قصر جنت میں اور جو شخص پڑھے بیس مرتبہ بنائے جاتے ہیں اس کے لیے دو قصر جنت میں اور جو شخص تیس مرتبہ پڑھے، بنائے جاتے ہیں اس کے لیے تین قصر جنت میں !...
(یہ سُن کر) عمر بن الخطابؓ نے کہا قسم ہے اللہ تبارک و تعالیٰ عز وجل ذوالجلال والاکرام کی، یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسطرح تو ہم بہت سے محل جنت میں بنا لیں گے ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ اللہ تبارک و تعالیٰ عز وجل ذوالجلال والاکرام کا فضل بہت فراخ و وسیع ہے ۔

(دارمی / مشکوٰۃ شریف جلد اوّل شمار ۲۰۸۱ صفحہ ۷/۳۶۶/ ترتیب شریف ۲۶۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص پڑھے روزانہ دو سو بار سُورۃ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ دور کیے جاتے ہیں اس کے پچاس برس کے گناہ مگر قرض کا گناہ معاف نہیں کیا جائے گا (ترمذیؒ / دارمیؒ / عن انسؓ) اور ایک روایت میں دو سو مرتبہ کی بجائے پچاس مرتبہ کے الفاظ ہیں اور اس روایت میں قرض کا ذکر نہیں ہے ۔

(انسؓ / دارمیؒ / ترمذیؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اوّل شمار ۲۰۴۰ صفحہ ۳۶۳)

(ترتیب شریف صفحہ ۲۶۱)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھتے سنا اور فرمایا واجب ہوئی میں نے پوچھا کیا چیز واجب ہوئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کے لیے جنت واجب ہوئی ۔

(ابوہریرہؓ / مالک / ترمذیؒ / نسائیؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اوّل شمار ۲۰۴۲ صفحہ ۳۶۴)

(ترتیب شریف صفحہ ۲۶۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تم میں سے کوئی شخص رات میں تہائی قرآن نہیں پڑھ سکتا؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہائی قرآن کیونکر پڑھا جائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قل ھو اللہ احد (پوری سورۃ) تہائی قرآن کے برابر ہے

(ابوالدرداءؓ / بخاریؒ / مسلمؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۳۶۰ شمار ۲۰۱۲)

(ترتیب شریف صفحہ ۲۶۱)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو لشکر کا سردار بنا کر بھیجا اور وہ شخص اپنے ساتھیوں کی امامت بھی کرتا تھا یعنی نماز پڑھاتا تھا پس وہ نماز میں قرأت کو قل ہو اللہ احد پر ختم کر دیتا جب لوگ واپس آئے تو اس کا ذکر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے پوچھو وہ ایسا کیوں کرتا ہے اس سے پوچھا گیا تو اس نے کہا قل ہو اللہ احد میں اللہ کی صفت ہے اور میں اس کا پڑھنا پسند کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کو آگاہ کر دو کہ اللہ بھی اس کو پسند کرتا ہے۔

(عائشہؓ / بخاریؒ / مسلمؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۳۶۰ شمار ۲۰۱۳)

(ترتیب شریف صفحہ ۲۶۱)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس سورت کو پسند کرتا ہوں یعنی قل ہو اللہ احد کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو تیرا پسند کرنا تجھ کو جنّت میں لے جائے گا۔

(انس رضی اللہ عنہ / ترمذیؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۳۶۰ شمار ۲۰۱۴)

(ترتیب شریف صفحہ ۲۶۲)

حضرت ابوامامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ (مقام) تبوک میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور عرض کیا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم معاویہ بن معاویہ مزنیؓ کے جنازہ پر حاضر ہوں۔ راویؓ بیان کرتے ہیں، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور حضرت جبریل علیہ السلام ستّر ہزار فرشتوں کے ساتھ نازل ہوئے

پس (حضرت جبریل علیہ السّلام نے) اپنا دایاں بازو پہاڑوں کی چوٹیوں پر رکھا اور برابر کر دیا اور بایاں بازو زمین پر رکھا اور برابر کر دیا یہاں تک کہ مکّہ معظمہ اور مدینہ منورہ سامنے نظر آنے لگے۔ راوی رضؓ نے کہا کہ پھر نماز (جنازہ) پڑھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، اور حضرت جبرئیل علیہ السّلام نے اور (دوسرے) ملائکہ علیہم السّلام نے۔ پھر جب (جنازہ سے) فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے جبرئیلؑ! کس امر کی وجہ سے معاویہؓ نے یہ مرتبہ حاصل کیا ہے، تو حضرت جبریل علیہ السلام نے جواب دیا کھڑے، بیٹھے، چلتے، پھرتے، سواری کی حالت میں (یعنی ہر حالت میں) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (یعنی سورۃ اخلاص) پڑھنے کی وجہ سے۔

(عمل الیوم واللیلہ / ابن سنیؒ صفحہ ۵۰ شمار ۱۸۰)

(ترتیب شریف صفحہ ۶۲ - ۲۶۱)

نیند سے بیدار ہو کر

۱ سُوْرَۃُ طٰهٰ	مَرَّۃً
سورۃ طٰہٰ	ایک بار
سُوْرَۃُ یٰسٓ	مَرَّۃً
سورۃ یٰسٓ	ایک بار
۲ سُوْرَۃُ الْفَتْح	مَرَّۃً
سورۃ الفتح	ایک بار
۳ سُوْرَۃُ الرَّحْمٰنُ	مَرَّۃً
سورۃ الرحمٰن	ایک بار

۵۱ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ سبحانہٗ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے ایک ہزار برس پہلے سورۂ طٰہٰ اور سورۂ یٰسٓ کو پڑھا۔ جب فرشتوں نے ان سورتوں کو سُنا تو کہا مبارک ہے وہ قوم جس پر اتارا جائے گا یہ قرآن، یعنی یہ دونوں سورتیں اور خوشخبری ہے ان دلوں کو جو اٹھائیں گے یعنی یاد کریں گے ان سورتوں کو، اور خوشحالی ہے ان زبانوں کو جو پڑھیں گی اس قرآن کو یا ان سورتوں کو۔

(ابوہریرہؓ / دارمیؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۳۶۲ شمار ۲۰۳۱)

(ترتیب شریف صفحہ ۳۶۲)

۵۲ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ ایک سفر میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم چُپ رہے۔ میں نے پھر بات کی تو پھر بھی چُپ رہے۔ یہ دیکھ کر میں اپنی اونٹنی کو ہنکا کر ایک کنارہ پر لے گیا اور میں نے (اپنے دل میں) کہا: اے خطاب کے بیٹے! تیری ماں تجھے روئے تو نے بڑی آرزو سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام کیا مگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھے جواب تک نہ دیا۔ تو اس لائق ہے کہ تیرے بارے میں کچھ قرآن میں نازل ہو۔ ابھی کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ میں نے ایک شخص کو بلند آواز سے پکارتے سنا کہ وہ مجھے بلا رہا ہے۔ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خطاب کے بیٹے! آج رات ایسی سورت نازل ہوئی کہ اس کے بدلے اگر وہ تمام چیزیں جن پر آفتاب طلوع ہوتا ہے مجھے دے دی جائیں تو میں انہیں پسند نہ کروں۔ وہ سورۃ یہ ہے۔ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا (سورۃ الفتح) (ہم نے آپ کو فتح دی، واضح فتح)۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۷۴ - ۲۴۶ شمار ۱۱۶۲ / ترتیب شریف صفحہ ۲۵۶)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ جو شخص سورۂ فتح پڑھے وہ ان میں ہوگا جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فتح مکہ میں حاضر ہوئے۔

(تفسیر الکشاف جلد چہارم صفحہ ۳۴۸)

۳۵ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز کی زینت ہے اور قرآن کریم کی زینت سورہ الرحمٰن ہے۔

(علی کرم اللہ وجہہ / بیہقی / مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۲۶۶ شمار ۲۰۶۱)

(ترتیب شریف صفحہ ۲۵۷)

روزمرّہ کی ضروری دعائیں

جب مؤذّن اذان دے تو کہو

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے اذان سننے کے بعد یہ دُعا مانگی

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ

اے اللہ! اس مکمل پکار کے پرور دگار (یعنی اذان کے پروردگار) اور قائم رہنے والی

الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ

نماز کے مالک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا کر

وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ ط

اور مقامِ محمود میں بھیج جس کا تونے وعدہ کیا

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی۔
(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۴۶ شمار ۱۸۹۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۲)

دُعا قبلِ وضو

بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ
اللہ کے نام کے ساتھ جو عظمت والا ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اسلام

الْاِسْلَامِ اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَّ الْكُفْرُ بَاطِلٌ ط
کے مطابق اسلام برحق ہے اور کفر جھوٹ ہے۔

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، نہیں وضو ہوتا اس کا، جس نے نہیں نام لیا اللہ کا (ترمذیؒ / ابن ماجہؒ / احمدؒ / ابوداؤدؒ)

(اور دارمیؒ نے حضرت ابو سعید خدریؓ سے جو روایت نقل کی ہے اس کے شروع میں یہ الفاظ ہیں کہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس نے وضو نہیں کیا)

(سعید بن زیدؓ / ترمذیؒ / ابن ماجہؒ / احمدؒ / ابوداؤدؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صـ۱۱۷ شمار ۳۶۶ / ترتیب شریف صـ۱۶۵)

دُعا دورانِ وضو

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وضو کا پانی لے کر آیا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو شروع کیا اور میں نے سُنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے وقت فرما رہے تھے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَ وَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ
اے اللہ بخش دے میرے گناہ کو اور کشادہ کر دے میرے گھر کو

وَ بَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ ط

اور برکت عطا فرما میرے رزق میں

میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا فرمارہے تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں نے (دنیا و آخرت کی) کوئی چیز چھوڑ دی؟ یعنی میں نے سب کچھ مانگ لیا۔

(نسائیؒ/ابن سُنّیؒ/حصن حصین صفحہ ۶۰/۱۵۹/ترتیب شریف صفحہ ۴۶۵)

دُعا بعدِ وضو

۱؎ اپنی نظر آسمان کی طرف اُٹھاؤ اور یہ دُعا پڑھو:

۲؎ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا

گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ واحد کے کوئی

شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ

شریک نہیں اس کا اور گواہی دیتا ہوں میں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے

رَسُوْلُهٗ ط

اور اس کے رسول ہیں۔

۳؎ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَ اجْعَلْنِيْ مِنَ

اے اللہ شامل کر دے مجھے توبہ کرنے والوں میں اور شامل کر دے مجھے پاک صاف

الْمُتَطَهِّرِيْنَ ط

رہنے والے لوگوں میں

۱؎ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "اور جب وضو سے فارغ ہو تو اپنی نظر

آسمان کی طرف اُٹھائے۔

(عمرؓ / ابوداؤد / نسائیؒ / حصن حصین صفحہ ۱۵۹ / ترتیب شریف صفحہ ۴۶۹)

۵۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو وضو سے فارغ ہو کر یہ دُعا پڑھے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ الخ اس کے لیے جنّت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں، جس سے چاہے جنّت میں داخل ہو۔

(عمرؓ / مسلمؒ / ابوداؤدؒ / نسائیؒ / ابن ماجہؒ / ابن ابی شیبہ / ابن سنیؒ / حصن حصین صفحہ ۱۵۹-۱۶۰)

۵۳ (اور بعض روایات میں اس کلمہ کے بعد یہ دُعا بھی آئی ہے) اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین۔

(عمرؓ / ترمذیؒ / حصن حصین صفحہ ۱۶۰ / ۱۵۹ / ترتیب شریف صفحہ ۵۷۰ / ۵۶۹)

جب مسجد میں داخل ہو

حضرت ابو حمید اور ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو سلام بھیجے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ پھر کہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ط

اے اللہ مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے

پھر جب نکلے تو کہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ ط

اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں

(دارمی عربی جلد اوّل صفحہ ۲۶۴ شمار ۱۴۰۱/ ابوداؤد عربی جلد اوّل صفحہ ۶۷)

(ترتیب شریف صفحہ ۱۸)

جب مسجد سے باہر نکلو

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ

اے اللہ بخش دے میرے گناہوں کو اور کھول دے میرے لیے دروازے

فَضْلِکَ ؕ مرّۃً

اپنے فضل کے ایک بار

(سنن ابن ماجہ صفحہ ۵۶/ ترتیب شریف صفحہ ۲۲)

مسجد میں جب کوئی شخص گمشدہ چیز ڈھونڈے تو اُسے کہو

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کسی آدمی کو مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرتے ہوئے دیکھے تو کہے:

لَا رَدَّھَا اللّٰہُ عَلَیْکَ ؕ

اللہ اس (چیز) کو تجھے نہ لوٹائے

کیونکہ مسجدیں اس غرض کے لیے نہیں بنائی گئیں۔

(عمل الیوم واللیلۃ/ ابن سنی صفحہ ۴۲ شمار ۱۵۱/ ترتیب شریف صفحہ ۴۷)

جب کسی کو مسجد میں اشعار پڑھتے سنو تو کہو

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسے تم مسجد میں شعر پڑھتے ہوئے دیکھو تو کہو:

فَضَّ اللّٰهُ فَاكَ ط

اللہ تیرے منہ کو پوپلا کرے

(ثوبانؓ/ عمل الیوم واللیلۃ/ ابن سُنی صفحہ ۴۲۳/ ۴۲ شمار ۱۵۳/ ترتیب شریف ص۲۸۶)

جب گھر سے نکلو

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا

اللہ کے نام کے ساتھ (نکلتا ہوں) بھروسہ کیا میں نے اللہ پر کوئی تدبیر اور طاقت کارگر نہیں

قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ط

ہوسکتی مگر اللہ کی مدد سے

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جب آدمی گھر سے باہر نکلے تو کہے بسم اللہ توکلت . . . . . . الخ جس وقت وہ یہ کلمات کہتا ہے تو فرشتہ اس کے جواب میں کہتا ہے: ھدیت وکفیت ووقیت (یعنی اے اللہ کے بندے! ہدایت دیا گیا تو اور کفایت کیا گیا تو اور محفوظ رہا تو) (پس یہ سُن کر) شیطان ہٹ جاتا ہے اور دوسرا شیطان اس سے کہتا ہے تو کیونکر اس شخص پر قابو پا سکتا ہے جو ہدایت کیا گیا، کفایت کیا گیا اور محفوظ رہا برائیوں سے۔

(انسؓ / ابوداؤدؒ / ترمذیؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۱۴۱ شمارہ ۲۳۱۵)
(ترتیب شریف صفحہ ۴۷،۵)

جب گھر میں داخل ہو

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب (کوئی شخص) اپنے گھر میں آئے تو یہ دُعا پڑھ کر گھر والوں کو سلام علیک کرے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ وَ خَیْرَ
اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی اندر آنے کی اور بھلائی باہر
الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ
نکلنے کی اللہ کے نام سے ہم داخل ہوتے ہیں اور اللہ کے نام سے ہم باہر
خَرَجْنَا وَ عَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ؕ مَرَّةً
نکلتے ہیں اور ہم اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں ایک بار
اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ ؕ
سلامتی ہو تم پر اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں

(مالک الاشعریؓ / ابوداؤد / حصن حصین صفحہ ۱۳۴)

تشریح: بیہقی میں ایک روایت ہے کہ جب تم گھر میں آؤ تو سلام کرو گھر والوں کو اور جاؤ تو سلام کر کے جاؤ۔ اسی لیے بعض علماء نے کہا ہے کہ اگر اس وقت گھر میں کوئی نہ ہو، تو اس طرح سلام کرے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ
سلامتی ہو تم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر

(کذا ذکرہ علی محدث رحمۃ اللہ علیہ)

(حصن حصین صفحہ ۱۳۴/ ترتیب شریف صفحہ ۷۷ ، ۴)

جب بیت الخلاء میں داخل ہو

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء میں داخل ہو تو جنّوں اور انسانوں کی شرمگاہوں کے درمیان کا پردہ یہ ہے کہ کہے :

بِسْمِ اللّٰهِ ط

اللہ کے نام سے

(ترمذی عربی جلد اوّل صفحہ ۷۷ / ترتیب شریف صفحہ ۳۱/ ۳۰)

حضرت انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو کہتے ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ ط

اے اللہ میں پناہ لیتا ہوں تیری گندی ناپاک روحوں سے وہ مذکر ہوں یا مؤنث ہوں۔

(ترمذی شریف اُردو جلد اوّل صفحہ ۲ شمارہ ۵ / ترتیب شریف صفحہ ۳۱ جلد سوم)

جب بیت الخلاء سے نکلو تو کہو

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے باہر آتے وقت فرماتے :۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحُزْنَ وَ

سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے ہم سے غم کو اور تکلیف کو دور

الْاَذٰى وَ عَافَانِیْ ط

کردیا اور عافیت بخشی

(عمل الیوم واللیلہ / ابن سنیؒ صفحہ ۷ شمار ۲۲ / ترتیب شریف صفحہ ۴۷۸)

استنجا کرنے کے بعد

اَللّٰهُمَّ حَصِّنْ فَرْجِیْ ثلٰثَ مَرَّاتٍ

اے اللہ میری شرمگاہ کو محفوظ رکھ تین بار

(کنز العمال جلد ۵ صفحہ ۱۱۲۳ شمار ۲۳۶۵ عن محمد بن حنفیہ / ترتیب شریف صفحہ ۴۷۸)

جب مجامعت کریں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی تم میں سے ارادۂ جماع کے وقت کہہ لے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَ جَنِّبِ

اللہ کے نام کے ساتھ اے اللہ دور رکھنا ہم کو شیطان سے اور دور رکھنا

الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا ط مَرَّةً

شیطان کو اس سے جو تو ہمیں عطا کرے

تو اگر اللہ نے ان کی تقدیر میں لڑکا رکھا ہے تو اس کو شیطان ضرر نہ پہنچائے گا۔ اور

معنی اس کے یہ ہیں کہ شروع کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے نام سے، یا اللہ بچا ہمیں شیطان سے اور دور رکھ شیطان کو اس اولاد سے جو تو ہم کو عنایت فرمائے گا۔

صحیح بخاری جلد دوم صفحہ ۷۷۶ جنبنا الشیطن کے بجائے جنبنی الشیطن ہے

(ترتیب شریف صفحہ ۴۷۸)

جب غصّہ آئے

حضرت سلیمان بن صردؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ دو شخصوں نے آپس میں گالیاں دیں۔ ان میں سے ایک (شخص) دوسرے (شخص) کو غصّہ میں بھرا ہوا گالیاں دے رہا تھا اور اس کا چہرہ سُرخ تھا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس سے) فرمایا: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں، اگر یہ اس کو کہے (تو) اس کا سارا غصّہ جاتا رہے (وہ کلمہ یہ ہے)

أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط

پناہ چاہتا ہوں	اللہ کی	شیطان مردود سے	

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس شخص سے کہا کیا تو سنتا نہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرما رہے ہیں؟ اس شخص نے کہا میں دیوانہ نہیں ہوں۔

(سلیمان بن صردؓ (بخاریؒ ومسلمؒ) مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۷۰۴ نمبر ۲۲۹۱)

(ترتیب شریف صفحہ ۴۸۱)

جب مُرغ کی آواز سُنو

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ ط

اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے تیرا فضل

جب گدھے یا کُتّے کی آواز سنو

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط

پناہ لیتا ہوں میں اللہ کی شیطان مردود سے

لے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم مرغ کے بولنے کی آواز سُنو تو اللہ سے اس کا فضل طلب کرو اس لیے کہ وہ فرشتے کو دیکھ کر بولتا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو اللہ کے ذریعے پناہ مانگو شیطان سے اس لیے کہ گدھا شیطان کو دیکھ کر بولتا ہے۔

(حضرت ابوہریرہؓ، بخاریؒ، مسلمؒ، مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۷۰،بہ شمار ۲۲۹۲)

(ترتیب شریف صفحہ ۴۸۲)

جب کھانا کھانے لگو

لے بِسْمِ اللّٰہِ

اللہ کے نام کے ساتھ

ع بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ ط

اللہ کے نام سے اور اللہ کی برکات پر

۵۱ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کھانا سامنے آئے تو بسم اللہ کہہ کر سیدھے ہاتھ سے اپنے پاس کی چیز کھاؤ۔

(عمرو ابن ابی سلمہؓ / بخاریؒ / مسلمؒ / ترمذیؒ / نسائیؒ / حصن حصین صفحہ ۲۵۴)

(ترتیب شریف صفحہ ۴۸۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس کھانے پر اللہ کا نام نہیں لیا جاتا ہے اس پر شیطان مسلط ہوجاتا ہے۔ (حذیفہ بن الیمانؓ / مسلمؒ / ابو داؤدؒ / نسائیؒ)

(حصن حصین صفحہ ۲۵۴ - ترتیب شریف صفحہ ۴۸۳)

حضرات صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کھاتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بسم اللہ پڑھ کر اور سب مل کر کھایا کرو، اس میں تمہارے لیے برکت ہوگی۔

(حضرت وحشی بن حربؓ / ابو داؤدؒ / ابن ماجہؒ / نسائیؒ / حصن حصین صفحہ ۲۵۴)

(ترتیب شریف صفحہ ۴۸۳)

۵۲ اور اُس حدیث میں جس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کے ابو الہیثم کے گھر جانے اور تر و تازہ چھوہارے اور گوشت کھانے اور ٹھنڈا پانی پینے کا ذکر ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مذکور ہے یقیناً یہی وہ نعمت ہے جس کے متعلق تم سے قیامت کے روز پوچھا جائے گا۔ یہ بات صحابہ کرامؓ کو دشوار معلوم ہوئی (تو) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہیں ایسی چیز ملے اور تم کھانا شروع کرو تو کہو۔ بسم اللہ و علی ..... الخ اور جب تم سیر ہو جاؤ تو کہو:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هُوَ اَشْبَعَنَا وَ اَرْوَانَا وَ

سب تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جس نے ہمیں پیٹ بھر کر کھلایا اور ہمیں سیراب کیا اور

اَنْعَمَ عَلَیْنَا وَ اَفْضَلَ ط

انعام کیا ہم پر اور زیادہ دیا اس نے

(ابوہریرہؓ / حاکمؒ / حصن حصین صفحہ ۲۵۵ / ترتیب شریف صفحہ ۴۸۳)

جب جذامی یا آفت زدہ کیساتھ کھانا کھانے لگو

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کسی جذامی یا آفت زدہ (مریض) کے ساتھ کھانا کھائے، تو کہے:

بِسْمِ اللّٰہِ ثِقَۃً بِاللّٰہِ وَ تَوَکُّلًا عَلَیْہِ ط

اللہ کے نام کے ساتھ اعتماد کرتے ہوئے اللہ پر اور بھروسہ رکھتے ہوئے اسی پر

(حصن حصین صفحہ ۵۶ - ۲۵۵ / ترتیب شریف صفحہ ۴۸۳)

جب کوئی چیز کھاؤ یا پیو، تو کہو

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تو کھانا کھائے یا کوئی چیز پیئے تو کہہ:

بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ

اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کے ساتھ کہ نہیں ضرر پہنچا سکتی کوئی چیز اس کے نام کے

شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ ۔

ساتھ نہ زمین میں اور نہ آسمان میں

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

اے زندہ اے قائم ذات

خوب سمجھ لے کہ اس کے ساتھ تجھے کوئی بیماری نہیں پہنچے گی خواہ اس میں زہر ہو۔

اسے دیلمی نے روایت کیا ہے ۔

(کنز العمال جلد ۸ صفحہ ۵ شمار ۹۳ / ترتیب شریف جلد سوم صفحہ ۴۴)

جب کھانا کھا چکو تو کہو

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے سے فراغت پاتے تو فرماتے :

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَ جَعَلَنَا

تعریف اللہ ہی کیلئے ہے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور بنایا ہمیں

مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ط مَرَّۃً

مسلمانوں میں ایک بار

سنن ابو داؤد جلد دوم صفحہ ۱۸۲ / ترتیب شریف ۹۴ جلد سوم

جب مسلمان بھائی کو ہنستا دیکھو

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ، اور جب اپنے مسلمان بھائی کو ہنستا دیکھے تو کہے :

اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ ط

اللہ تمہیں ہنستا ہوا ہی رکھے

(عمرؓ / بخاریؒ / مسلمؒ / نسائیؒ / حصن حصین صفحہ ۳۵۲ / ترتیب شریف صفحہ ۴۹)

جب آئینہ دیکھو

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جب آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھے تو کہے :

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ ؁

اے اللہ تو نے خوبصورت بنایا میری شکل کو پس خوبصورت بنادے میرے اخلاق کو

(ابن مسعودؓ / ابن حبانؒ / عائشہ صدیقہؓ / دارمیؒ / حصن حصین صفحہ ۳۴۶)

(ترتیب شریف صفحہ ۴۹۱)

جب نیا چاند دیکھو

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پہلی رات کا چاند دیکھتے تو فرماتے :

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ؁ اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَ

اللہ بہت بڑا ہے اے اللہ نکالنا اس چاند کو ہم پر ساتھ امن کے اور

الْاِیْمَانِ وَ السَّلَامَۃِ وَ الْاِسْلَامِ وَ التَّوْفِیْقِ

ایمان کے اور ساتھ سلامتی کے اور اسلام کے اور ساتھ ان اعمال کی توفیق کے

لِمَا تُحِبُّ رَبَّنَا وَ تَرْضٰی ؁ رَبُّنَا وَ رَبُّكَ اللّٰہُ ؁

جو تجھے محبوب اور پسند ہیں رب ہمارا اور رب تیرا (اے چاند) اللہ ہی ہے

(سنن دارمی جلد اوّل صفحہ ۳۳۶ شمار ۱۶۹۴ / ترتیب شریف صفحہ ۵۸ جلد سوم)

جب کبھی آسمان کی طرف سر اٹھاؤ، تو کہو

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی آسمان کی طرف سر اٹھاتے تو پڑھتے:

يَا مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى طَاعَتِكَ

اے دلوں کے پھیرنے والے۔ میرے دل کو اپنی طاعت پر ثابت رکھ

(عمل الیوم واللیلۃ / ابن سنیؒ / صفحہ ۸۲ شمارہ ۳۰۵ / ترتیب شریف صفحہ ۴۹۵)

جب لیلۃ القدر دیکھو

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ

اے اللہ تو بہت معاف کرنے والا ہے پسند کرتا ہے تو معاف کرنے کو پس معاف کر دے مجھے

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جب شب قدر دیکھے تو کہے:

(عائشہ صدیقہ رضؓ / ترمذیؒ / نسائیؒ / ابن ماجہؒ / حاکمؒ / حصن حصین صفحہ ۳۴۵)

(ترتیب شریف صفحہ ۴۹۶)

شرح:۔ رمضان شریف میں ایک رات ہے نہایت برکت والی جس میں عبادت کرنا ایک ہزار مہینوں کی عبادت (کرنے) سے بہتر ہے اسی کو لیلۃ القدر کہتے ہیں جو شخص اس رات کی عبادت سے محروم رہا، وہ بڑی نعمتوں سے محروم رہا۔ اس مبارک رات کے تعین میں شارع اسلام صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی قول فیصل منقول نہیں ہے۔ صرف اسی قدر بتایا گیا ہے کہ رمضان کے آخری دھاکے میں کسی طاق رات میں ہوتی ہے۔ بخاری شریف کی روایت میں آیا ہے کہ اکثر یہ رات رمضان کی اکیسویں یا تیئسویں یا پچیسویں یا ستائیسویں

یا انتیسویں تاریخ کی راتوں میں پھرتی ہوئی ہر سال ہوا کرتی ہے، اس رات کی بڑی علامت یہ ہے کہ اس کی صبح کو سورج کی روشنی مدھم پڑ جاتی ہے۔ اس رات میں حضرت جبرئیل علیہ السلام آسمان سے اترتے ہیں اور ان کے ساتھ مقرب فرشتوں کی ایک جماعت ہوتی ہے عبادت کرنے والے مسلمانوں کے حق میں دعائے مغفرت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول فرماتا ہے اور اس رات کی عبادت کی برکت سے مسلمانوں کے اگلے تمام گناہ بخش دیتا ہے۔

جب چھینک مارو

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ

تعریف اللہ ہی کے لیے ہے ہر حال میں

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اور جب چھینک آئے تو "الحمد للہ" کہے:

(ابوہریرہؓ / بخاریؒ / ابوداؤدؒ / نسائیؒ / حصن حصین صفحہ ۵۰ / ۳۴۹)

اور کہے:

عَلٰى كُلِّ حَالٍ

ہر حال میں

(رفاعہ بن رافعؓ / ابوداؤدؒ / ایوبؓ / ترمذیؒ / نسائیؒ / علیؓ / حاکمؒ / ابن ماجہؒ)
(حصن حصین صفحہ ۵۰ / ۳۴۹ / ترتیب شریف صفحہ ۴۹۶)

جب کسی کے چھینکنے کی آواز سنو

يَرْحَمُكَ اللّٰهُ

رحم فرمائے اللہ تجھ پر

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور چھینک سننے والے کو "یرحمک اللہ" کہنا چاہیئے۔

(ابوہریرہؓ / بخاریؒ / ابوداؤدؒ / نسائیؒ / ابوایوبؓ / ترمذیؒ / علیؓ / ابن ماجہؒ)

(نسائیؒ / حصن حصین صفحہ ۳۵۰/۳۴۹ / ترتیب شریف صفحہ ۴۹۷)

اگر چھینکنے والا اہلِ کتاب (یہودی یا نصرانی) ہو تو کہو

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر چھینکنے والا اہل کتاب (یہودی یا نصرانی) ہو تو سننے والا اس کے جواب میں کہے:

يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ

ہدایت دے تمہیں اللہ اور درست فرما دے تمہاری حالت کو

(ابوموسیٰ اشعریؓ / ترمذیؒ / ابوداؤدؒ / حاکمؒ / حصن حصین صفحہ ۳۵۰/۳۴۹)

(ترتیب شریف صفحہ ۴۹۷)

چھینک سننے والے کی دُعا یرحمک اللہ سُن کر کہو

يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَ يُصْلِحُ بَالَكُمْ

ہدایت دے تمہیں اللہ اور درست فرما دے تمہاری حالت کو

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور پھر چھینکنے والا کہے یہدیکم اللہ و یصلح بالکم۔

(ابوہریرہؓ / بخاریؒ / ابوداؤدؒ / ترمذیؒ / نسائیؒ / حاکمؒ / ابوایوبؓ)
حصن حصین صفحہ ۳۵۰-۳۴۹ / ترتیب شریف صفحہ ۴۹)

جب کان جھنجھنانے لگے

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جب کسی کا کان جھنجھنانے لگے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ

اے اللہ رحمت نازل فرما اور سلامتی نازل فرما اور برکت نازل فرما ہمارے آقا اور

مَوْلٰنَا وَ حَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ

مولا اور ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو نبئ اُمیّ ہیں اور

عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ عِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ

آپ کی آل پر اور آپ کے اصحاب پر اور آپ کی اولاد پر ان چیزوں کی تعداد کے برابر

مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ

جو تجھے معلوم ہے اور اپنی مخلوق کی تعداد کے برابر اور اس تعداد کے برابر جو تجھے پسند ہے

وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

اور جو وزن میں تیرے عرش کے برابر ہے اور جو تیرے کلمات کی سیاہی کے برابر ہے بخشش مانگتا ہوں میں اس سے

الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ

جس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی جو زندہ جاوید اور قائم رکھنے والا ہے اور رجوع کرتا ہوں میں

اِلَيْهِ يَا حَىُّ يَا قَيُّوْمُ ط

اسی کی طرف اے زندۂ جاوید اے قائم رکھنے والے ہر چیز کے

ذَكَرَ اللّٰهُ بِخَيْرٍ مَّنْ ذَكَرَنِىْ

یاد کیا اسے اللہ نے بھلائی سے جس نے مجھے یاد کیا

(اس حدیث کی تعمیل میں مَیں نے اپنا خاندانی درود شریف اور استغفار لکھ دیا ہے)

اور کہے ذکر اللّٰہ بخیر . . . . الخ

(ابی رافعؓ / القطبیؒ / طبرانیؒ / ابن سُنیؒ / حصن حصین صفحہ ۳۵۰/۳۴۹)

(ترتیب شریف صفحہ ۴۹۸)

جب کوئی خوشخبری سنو تو کہو

لہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جب کوئی خوشخبری سُنے تو کہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

تعریف اللہ کے لیے ہی ہے

اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اللہ بہت بڑا ہے

(ابوسعیدؓ / بخاریؒ / مسلمؒ / حصن حصین صفحہ ۱۵۱/۳۴۹/۳۴۹۔ ترتیب شریف صفحہ ۴۹۹)

۵۲ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جب کوئی خوشخبری سنے تو سجدۂ شکر ادا کرے۔

(عبدالرحمٰن بن عوفؓ / حاکمؒ / احمدؒ / حصن حصین صفحہ ۱۵۱/۳۴۹/۳۴۹ / ترتیب شریف صفحہ ۴۹۹)

جب اپنی ذات و مال یا کسی کی ذات و مال میں کوئی پسندیدہ بات دیکھو تو برکت کی دعا کرو۔ مثلاً یوں کہو:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ

اے اللہ ہمیں اس میں برکت دے

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جب اپنی ذات و مال یا کسی دوسرے کی ذات و مال میں کوئی پسندیدہ بات دیکھے تو برکت کی دعا کرے۔

(یہ دعائے حدیث نہیں بلکہ دعا بالمعنی ہے)

(عامر بن ربیعہؓ / نسائیؒ / ابن ماجہؒ / حاکمؒ / حصن حصین صفحہ ۱۵۱/۳۴۹/۳۴۹ / ترتیب شریف صفحہ ۴۹۹)

جب اپنے مال میں زیادتی چاہو

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ

اے اللہ رحمت نازل فرما حضرت محمد پر جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں

وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ

اور رحمت نازل فرما مومن مردوں اور مومن عورتوں پر اور مسلمان مردوں

وَالْمُسْلِمَاتِ ۔ مَرَّةً

اور مسلمان عورتوں پر ۱ بار

حضرت ابوسعید خدریؓ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص حلال کمائے اور اپنے آپ کو کھلائے یعنی خود کھائے اور پہنے اور اس کے علاوہ خلق اللہ کو بھی دکھلائے اور پہنائے) تو یہ اس کے لیے زکوٰۃ ہے (زکوٰۃ بن جاتی ہے) اور جس مسلمان کے پاس صدقہ دینے کے لیے نہ ہو، وہ اپنی دُعا میں یوں کہے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ....الخ

پس یہ (کلمات) اس کے لیے زکوٰۃ بن جاتے ہیں اور فرمایا کہ مومن کلمۂ خیر سُن سُن کر سیر نہیں ہوتا حتّٰی کہ جنّت میں پہنچ جاتا ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور اس کو بخاریؒ و مسلمؒ نے روایت نہیں کیا۔
(مستدرک حاکمؒ جزو چہارم صفحہ ۱۳۰/۱۲۹/ ترتیب شریف صفحہ ۵۰۰)

جب کوئی پسندیدہ چیز دیکھو

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جب کوئی پسندیدہ چیز دیکھے تو کہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ

تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس کے فضل و کرم سے سرانجام پاتے ہیں نیک اعمال

اور جب کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو کہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ

تعریف اللہ ہی کے لیے ہے ہر حال میں

(عائشہ صدیقہؓ / ابن ماجہؒ / حاکمؒ / ابن سُنّی / حصن حصین صفحہ ۳۴۵)
(ترتیب شریف صفحہ ۵۰۰)

جب کوئی نعمت ملے

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، (جب) اللہ تبارک وتعالیٰ نے کسی بندہ پر کوئی نعمت نازل فرمائی اور اس نے کہا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے

تو اس کو اس نعمت سے جو ملی تھی، بہتر نعمت (یعنی اس کے کہنے کا ثواب) دیا جاتا ہے۔
(انسؓ / ابن سُنّیؒ / حصن حصین صفحہ ۳۴۵ / ترتیب شریف صفحہ ۵۰۰)

جب قرض میں مبتلا ہو

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جب کوئی شخص قرض میں مبتلا ہو جائے تو یہ دُعا کرے:

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ

اے اللہ کفایت کر دے تو میری حلال روزی سے حرام روزی کے بدلے اور بے نیاز کر دے تو مجھے

بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ط

اپنے فضل سے اپنے سوا دوسروں سے

(علی کرم اللہ وجہہ / ترمذیؒ / حاکمؒ / حصن حصین صفحہ ۳۵۵)
(ترتیب شریف صفحہ ۵۰۱)

جب کسی سے اپنا قرض وصول پاؤ تو کہو

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جب قرض دار سارا قرض ادا کردے تو اس سے کہے:

اَوْفَیْتَنِیْ اَوْفَی اللّٰہُ بِکَ ط

آپ نے مجھے پورا (حق) دیا اللہ آپ کو پورا (اجر) دے

(ابوہریرہؓ / بخاریؒ / مسلمؒ / ترمذیؒ / نسائیؒ / ابن ماجہؒ / حصن حصین صفحہ ۳۵۴)
(ترتیب شریف صفحہ ۵۰۳)

جب وسوسہ میں مبتلا ہو

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اور جو شخص وسوسہ میں مبتلا ہو تو اعوذ باللہ پڑھے اور وسوسہ سے باز رہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط

پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی شیطان مردود سے

(ابوہریرہ رضی اللہ عنہ / بخاریؒ / مسلمؒ / ابوداؤدؒ / نسائیؒ / حصن حصین صفحہ ۳۵۷)
(ترتیب شریف صفحہ ۵۰۴)

جب اعمال (وضو، نماز، ذکر وغیرہ) میں وسوسہ ہو

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اور اگر اعمال (وضو، نماز، ذکر وغیرہ) میں وسوسہ ہو تو اس طرح کے وسوسے ڈالنے والا شیطان ہے، جس کو خنزب کہا گیا ہے اس وقت آدمی کو چاہیئے کہ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط

پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی	شیطان مردود سے	

پڑھ کر تین بار اپنی بائیں جانب تھتکار دے۔

(عثمان بن ابی العاصؓ / مسلمؒ / ابن ابی شیبہؒ / حصن حصین صفحہ ۳۵۷)

(ترتیب شریف صفحہ ۵۰۵)

جب کسی مجلس میں پہنچو یا وہاں سے رخصت ہو

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

سلامتی ہو تم پر	اور اللہ کی رحمت	اور اس کی برکتیں

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جو شخص کسی مجلس میں پہنچے، تو سلام کرے اور اگر بیٹھنا چاہے تو بیٹھ جائے، پھر جب (وہاں سے) رخصت ہو تو بھی سلام کرے۔

(ابوہریرہؓ / ابوداؤدؒ / ترمذیؒ / نسائیؒ / حصن حصین صفحہ ۳۶۰/۳۵۹)

(ترتیب شریف صفحہ ۵۰۵)

جب کسی مجلس سے اُٹھو

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مجلس کا کفارہ یہ ہے کہ (وہاں سے) اٹھنے سے پہلے کہے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ
پاک ہے اللہ اور اسی کی تعریف ہے پاک ہے تو اے اللہ

وَ بِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ
اور تیری ہی تعریف ہے گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود نہیں مگر تو۔ بخشش

اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ ط
مانگتا ہوں میں تجھ سے اور رجوع کرتا ہوں تیری طرف

ابوداؤدؒ اور ابن حبانؒ نے تین مرتبہ پڑھنا روایت کیا ہے۔

(ابوہریرہؓ / ابوداؤدؒ / ترمذیؒ / نسائیؒ / ابن حبانؒ / ابن ابی شیبہؒ / عائشہ صدیقہؓ / حاکمؒ / ابن عمرؓ / طبرانیؒ / حصن حصین صفحہ ۳۶۰/۳۵۹)

(ترتیب شریف صفحہ ۵۰۵)

جب بازار میں جاؤ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اور جو شخص بازار جائے اور کہے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ
کوئی معبود نہیں مگر اللہ تنہا کوئی شریک نہیں اس کا اسی کی ہے

الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَ هُوَ

حکومت اور اسی کی ہے تعریف وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے اور وہ ایسا

حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ

زندہ ہے جو کبھی نہیں مرے گا اسی کے ہاتھ میں ہے بھلائی اور وہ ہر چیز پر

شَيْءٍ قَدِيرٌ ط

قدرت رکھتا ہے

تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے دس لاکھ گناہ معاف فرماتا ہے اور اس کے دس لاکھ درجے بلند کرتا ہے ۔

ترمذیؒ / ابن سُنیؒ / ابن ماجہؒ / احمدؒ / حاکمؒ / عن عمر رضی اللہ عنہ

اور اس کے لیے جنت میں گھر بناتا ہے ۔

(ترمذیؒ / ابن سنیؒ / عن عمر رضی اللہ عنہ / حصن حصین صفحہ ۳۶۱)

(ترتیب شریف صفحہ ۵۰۸)

جب بازار سے لوٹو

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اے تاجرو! کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ بازار سے لوٹتے وقت

قرآن کریم کی دس آیتیں پڑھ لے

اور اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی ہر آیت کے بدلے میں ایک نیکی لکھ دے ۔

(ابن عباس رضی اللہ عنہ / طبرانیؒ / حصن حصین صفحہ ۳۶۱)

(ترتیب شریف صفحہ ۵۱۰)

جب نیا پھل دیکھو

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں نیا پھل پیش کیا جاتا اسے اپنی آنکھوں اور ہونٹوں پر رکھتے اور فرماتے :

اَللّٰهُمَّ كَمَآ اَرَيْتَنَآ اَوَّلَهٗ فَاَرِنَا اٰخِرَهٗ ط

اے اللہ جس طرح دکھایا تو نے ہم کو پہلا حصّہ اس پھل کا پس دکھا ہمیں آخر حصّہ اس پھل کا

پھر بچوں میں سے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتا، آپؐ وہ پھل اسے عطا فرما دیتے

(عمل الیوم واللیلۃ / ابن سنیؒ / صفحہ ۷۶ شمار ۲۸۰ / ترتیب شریف صفحہ ۵۱۰)

جب کسی مصیبت زدہ کو دیکھو

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جو شخص کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر کہے :

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ

ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کیلئے ہے جس نے عافیت میں رکھا مجھے اس مصیبت سے جس میں مبتلا کیا اس نے تجھے

وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا ط

اور فضیلت دی مجھے اس نے اپنی بہت سی مخلوق پر کھلی فضیلت

تو جب تک زندہ رہے گا، اس بلا میں مبتلا نہ ہو گا۔ (ترمذیؒ موقوفاً عن ابی جعفر محمد بن علیؓ / ابن عمرؓ / ترمذیؒ / ابن ماجہؒ / طبرانیؒ فی الاوسط / حصن حصین صفحہ ۳۶۳ / ۳۶۲ /

(ترتیب شریف صفحہ ۵۱۱)

جب کوئی چیز کھو جائے یا لونڈی غلام اور جانور بھاگ جائے

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "اور جب کسی کی کوئی چیز کھو جائے، یا لونڈی یا غلام یا جانور بھاگ جائے تو کہے:

اَللّٰھُمَّ رَادَّ الضَّآلَّۃِ وَھَادِیَ الضَّلَالَۃِ اَنْتَ

اے اللہ لوٹانے والے گم شدہ چیز کے اور ہدایت دینے والے گمراہی میں تو ہی

تَھْدِیْ مِنَ الضَّلَالَۃِ اُرْدُدْ عَلَیَّ ضَآلَّتِیْ

ہدایت دیتا ہے گمراہی سے واپس لوٹا دے مجھے میری گم شدہ چیز اپنی

بِقُدْرَتِکَ وَسُلْطٰنِکَ فَاِنَّھَا مِنْ عَطَآئِکَ

قدرت اور اپنی طاقت سے وہ تو عطیہ

وَفَضْلِکَ

اور تیرا ہی فضل تھا

(ابن عمرؓ / طبرانیؒ / حصن حصین صفحہ ۲۲۳ / ۲۶۲ / ترتیب شریف صفحہ ۵۱۱)

جب کسی چیز سے بدشگونی ہو تو بطورِ کفّارہ کہو

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کسی چیز سے بدشگون نہ لے اور اگر لے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ کہے:

اَللّٰھُمَّ لَاخَیْرَ اِلَّا خَیْرُکَ وَلَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُکَ

اے اللہ کوئی بھلائی نہیں ہے سوائے تیری بھلائی کے اور نہیں ہے کوئی شگون سوائے تیرے شگون کے

وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ط

اور کوئی معبود نہیں ہے   سوائے تیرے

(عبد اللہ بن عمرؓ / احمدؒ / طبرانیؒ / حصن حصین صفحہ ۳۶۴ / ترتیب شریف صفحہ ۵۱۲)

اگر کسی کو نظر لگ جائے تو ان کلمات سے دم کرو

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کسی اونٹ کی تلاش میں نکلے تو ہم ایک پردہ دار تالاب پر پہنچے۔ ہم میں سے ہر ایک حیا کرتا تھا کہ وہ بے پردہ نہ ہو۔ کہیں اسے کوئی دیکھ نہ رہا ہو تو میرا ساتھی پردہ میں ہو گیا۔ یہاں تک کہ جب اس نے دیکھا کہ پردہ کر چکا تو اس نے صوف کا جبہ اتارا تو میں نے اس کی طرف دیکھا تو اس کی بناوٹ مجھے پسند آئی تو میری نظر لگ گئی۔ اس پر کپکپی طاری ہو گئی۔ میں نے اسے بلایا تو اس نے کوئی جواب نہ دیا تو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپؐ کو خبر دی۔ آپؐ نے فرمایا ہمارے ساتھ اٹھو تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پنڈلیوں سے کپڑا اٹھایا اور پانی میں داخل ہو گئے گویا کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں پنڈلیوں کی سفیدی کو دیکھنے لگا۔ آپؐ نے اس کے سینے پر ہاتھ مارا۔ پھر فرمایا:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ حَرَّهَا وَ بَرْدَهَا وَ

اللہ کے نام سے   اے اللہ دور فرما دے   اس کی گرمی   اور اس کی سردی   اور

وَصَبَهَا

اس کی تکلیف کو

پھر فرمایا قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ یعنی اللہ کے حکم سے اٹھ کھڑا ہو تو وہ اُٹھ کھڑا ہوا۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک اپنے نفس یا مال یا بھائی میں

کوئی ایسی چیز دیکھے، جو اسے پسند ہو تو اسے برکت کی دعا کرنی چاہیئے کیوں کہ نظر برحق ہے ۔

(یہ نسائی شریف کے الفاظ ہیں)

(مستدرک حاکمؒ جلد چہارم صفحہ ۲۱۶ - ۲۱۵ / ترتیب شریف جلد سوم صفحہ ۹۵/۹۴)

جس کے اخلاق بگڑ جائیں اس کے کان میں کہو

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غلام اور جانور اور بچوں میں سے جو بدخُلق ہو گیا ہو تو اس کے دونوں کانوں میں پڑھو :

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ
کیا اللہ کے دین کے سوا (اور دین) طلب کرتے ہیں اور اسی کے حکم میں ہے جو کچھ

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ
آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے خوشی سے یا زور سے اور

اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝ (آل عمران : ۸۳) مَرَّةً
اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے ا بار

(کنز العمال جلد ہشتم صفحہ ۴۴ شمارہ ۹۶۴ / ترتیب شریف صفحہ ۹۶ جلد سوم)

جب جلے ہوئے کو دیکھو

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے والدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم آگ لگتی دیکھو تو تکبیر کہو یعنی

اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اللہ بہت بڑا ہے

کہو اس لیے کہ تکبیر اس کو بجھا دیتی ہے۔

عمل الیوم واللیلۃ لابن سنیؒ صفحہ ۷۹ شمار ۲۸۹/ ترتیب شریف ۷۹ جلد سوم

جب ستارہ ٹوٹے تو کہو

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ جب ستارہ ٹوٹے تو ہم اس کے پیچھے آنکھیں نہ لگائیں اور اس وقت کہیں:

مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ط مَرَّةً

جو اللہ تعالیٰ نے چاہیں اور نہیں کوئی طاقت سوائے اللہ کے ایک بار

(عمل الیوم واللیلہ/ ابن سنیؒ صفحہ ۲۱۰ شمار ۲۴۷/ ترتیب شریف صفحہ ۹۹ جلد سوم)

جب گھر کی چھت کی طرف سر اٹھاؤ تو کہو

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنا سر گھر کی چھت کی طرف اٹھاتے تو فرمایا کرتے:

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ ط مَرَّةً

اے اللہ تیری ذات پاک ہے اور سب تعریفیں تیری ہیں میں تیری بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں ایک بار

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے دریافت کیا اس بارے میں تو حضورؐ نے فرمایا مجھے اسی طرح حکم دیا گیا ہے۔

طبرانی فی الاوسط / مجمع الزوائد ومنبع الفوائد جلد ۱۰ صفحہ ۲۴۲ / ترتیب شریف ۹۹/۱۰

جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو کہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھُوکے پھر کہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ وَ

اے اللہ بے شک میں تیرے ساتھ پناہ لیتا ہوں شیطان کے عمل سے اور

سَيِّئَاتِ الْاَحْلَامِ ؕ مَرَّةً

بُرے خوابوں سے ۱ بار

تو پھر کچھ نہ ہوگا۔

عمل الیوم واللیلہ / ابن سنی صفحہ ۲۴۷ شمار ۷۶۶ / ترتیب شریف صفحہ ۱۰۰ جلد سوم

بارش کے لیے یوں دُعا کرو

اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا مَرِيًّا مُّرِيْعًا نَافِعًا

اے اللہ ہم پر ایسا مینہ برسا جو فریاد رسی کرنے والا ہو ارزانی پیدا کرنے والا ہو نفع دینے والا ہو

غَيْرَ ضَآرٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ ؕ مَرَّةً

نقصان دینے والا نہ ہو جلدی برسنے والا ہو دیر میں برسنے والا نہ ہو ۱ بار

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوگ روتے پیٹتے آئے (پانی نہ برسنے کی وجہ سے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا ۔ ۔ ۔ ۔ الخ اے اللہ سیراب کر ہم کو ایسے مینہ سے جو ہماری فریاد کو پہنچا دے۔ ہلکا پھلکا جلدی ہضم ہونے والا (ثقل نہ کرے) یا نیک انجام والا، ستا کرنے والا، غلہ اگانے والا۔ فائدہ دینے والا، نہ کہ نقصان پہنچانے والا، جلدی آنے والا، نہ کہ دیر کرنے والا۔

حضرت جابرؓ نے کہا، یہ کہتے ہی ان پر بادل چھا گیا۔

سنن ابوداؤدؒ / جلد اوّل صفحہ ۱۶۵ / ترتیب شریف جلد سوم صفحہ ۱۰۸

جب بارش دیکھو

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بارش دیکھتے تو فرماتے:

اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَّافِعًا ط	مَرَّۃً
اے اللہ خوشحالی کرنے والی بارش برسا	ا بار

صحیح بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۱۴۰ / ترتیب شریف جلد سوم صفحہ ۱۱۲

جب بادل کی گرج اور بجلی کی کڑک سنو

اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَ لَا تُھْلِكْنَا

اے اللہ نہ مار ڈالنا ہمیں اپنے غضب سے اور نہ ہلاک کر دینا ہمیں اپنے

بِعَذَابِكَ وَ عَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ ؕ مَرَّةً

عذاب سے اور معافی دے دیجئے ہمیں اس سے پہلے ایک بار

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم گرج یا بجلی کی کڑک سنتے تو فرمایا کرتے اللھم لا تقتلنا ..... الخ

مستدرک حاکم جلد چہارم صفحہ ۲۸۶ / ترتیب شریف جلد سوم صفحہ ۱۱۶

جب آندھی آئے (اس کی طرف دوزانو بیٹھ جاؤ) اور کہو

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِهَا وَ خَیْرِ مَا

اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی اس کی اور بھلائی اس کی جو اس

فِیْهَا وَ خَیْرِ مَآ اُرْسِلَتْ بِهٖ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ

میں ہے اور بھلائی اس کی جو اس کو دے کر بھیجا گیا ہے اور پناہ لیتا ہوں میں تیری اس کے

شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا فِیْهَا وَ شَرِّ مَآ اُرْسِلَتْ

شر سے اور اس چیز کے شر سے جو اس میں ہے اور اس کے شر سے جو اس کو دے کر بھیجا

بِهٖ ؕ مَرَّةً

گیا ہے ایک بار

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آندھی کے وقت یہ فرمایا کرتے اللھم انی اسئلک .... الخ

اس باب میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

صحیح مسلم شریف جلد اوّل صفحہ ۲۹۴ / ترتیب شریف جلد سوم صفحہ ۱۱۷

جب سخت گرمی ہو یا سخت سردی ہو تو کہو

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَآ اَشَدَّ حَرَّ هٰذَا الْيَوْمِ ط

کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا آج کے دن کس قدر سخت گرمی ہے۔ اے

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ ط مَرَّةً

اللہ مجھے دوزخ کی گرمی سے بچا ایک بار

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَآ اَشَدَّ بَرْدَ هٰذَا الْيَوْمِ ط

کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا آج کے دن کس قدر سخت سردی ہے

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنْ زَمْهَرِيْرِ جَهَنَّمَ ط مَرَّةً

اے اللہ مجھے دوزخ کی سردی سے بچا ایک بار

حضرت ابو سعید خدریؓ یا ابن حجیرہ الاکبرؓ دونوں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یا ایک نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان فرمائی ہے کہ فرمایا جب دن بہت گرم ہو تو جو آدمی کہے لا الہ الا اللہ ما اشد حر ھذا الیوم ..... الخ تو اللہ تعالیٰ دوزخ کو فرماتے ہیں میرے بندوں میں سے ایک بندے نے تیری گرمی سے پناہ مانگی ہے پس تو گواہ رہ میں نے اسے پناہ دے دی۔ اور اگر سخت سردی کا دن ہو تو جب کوئی بندہ کہے لا الہ الا اللہ ما اشد برد الیوم ..... الخ تو اللہ تعالیٰ دوزخ کو فرماتے ہیں کہ میرے بندوں میں سے ایک بندے نے تیری ٹھنڈک سے پناہ مانگی ہے اور میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ بے شک میں نے اسے پناہ دے دی۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!) دوزخ کی ٹھنڈک سے کیا مراد ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ایک گھر ہے جس میں کافر کو ڈالا جائے گا اور سخت سردی کی وجہ سے اس

کے اعضاء جدا ہو جائیں گے۔

عمل الیوم واللیلہ / ابن سنیؒ صفحہ ۱۰۰ شمار ۳۰۱ / ترتیب شریف صفحہ ۱۲۱ جلد سوم

جب کوئی نیا کپڑا پہنو

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا الثَّوْبَ وَ رَزَقَنِیْهِ

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور مجھے عطا کیا

مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ مَرَّةً

بغیر میری طاقت اور قوت کے ۱ بار

حضرت سہل بن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ اپنے باپؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کپڑا پہن کر کہے۔ الحمد للہ الذی کسانی ۔۔۔ الخ تو اس کے پہلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

عمل الیوم واللیلہ / ابن سنیؒ صفحہ ۹۰ شمار ۲۶۶ / ترتیب شریف صفحہ ۱۲۱

جب کپڑا اُتارو

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جب کوئی کپڑے اتارے تو جنوں کی آنکھوں اور بنی آدم کی شرمگاہوں کے درمیان پردہ یہ ہے کہ کہے:

بِسْمِ اللّٰهِ ط مَرَّةً

اللہ کے نام سے ۱ بار

عمل الیوم واللیلہ / ابن سنیؒ صفحہ ۹۱ شمار ۲۶۹ / ترتیب شریف صفحہ ۱۲۳ جلد سوم

نہانے کے وقت جب کپڑے آتارو تو کہو

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنّوں کی آنکھوں اور انسانوں کی شرمگاہوں کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی مسلمان (غسل کے لیے یا سونے کے لیے) کپڑے اتارے تو کہے :

مَرَّةً	اِلَّا هُوَ ط	الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ	بِسْمِ اللّٰهِ
ا بار	مگر وہ	نہیں ہے کوئی معبود	اللہ کے نام کے ساتھ

عمل الیوم واللیلۃ / ابن سنیؒ صفحہ ۱۹ شمار ۲۶۸ / ترتیب شریف صفحہ ۱۳۷ جلد سوم

جب کسی مسلمان بھائی سے مصافحہ کرو

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو دو آدمی آپس میں اللہ کے لیے محبت رکھتے ہوں اور دونوں میں سے ایک سامنے آجائے اور دوسرے سے مصافحہ کرے اور دونوں درود شریف پڑھیں، وہ نہیں جدا ہوں گے مگر اللہ سبحانہٗ دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیں گے۔ (عمل الیوم واللیلہ ابن سنیؒ صفحہ ۴۸/ ۶۷ شمار۔ ترتیب شریف جلد سوم صفحہ ۱۴۱)

حدیث کی تعمیل میں درود شریف :

اَلنَّبِیِّ	مُحَمَّدِ	سَیِّدِنَا	عَلٰی	صَلِّ	اَللّٰهُمَّ
نبی	محمد صلی اللہ علیہ وسلم	ہمارے سردار		رحمت نازل فرما	اے اللہ
اَلْاُمِّیِّ	وَ عَلٰی اٰلِهٖ		وَ اَصْحَابِهٖ		وَسَلِّمْ ط
اُمّی	اور ان کی آل		اور صحابہ کرام پر		اور سلام بھیج

جب کوئی احسان کرے

حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کسی کے ساتھ نیکی کرے، اور نیکی کرنے والے سے کہہ دے:

جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا ط

بدلہ دیوے تجھے اللہ اچھا بدلہ

تو اس نے بہت زیادہ تعریف کر دی یعنی اس کا حق ادا کر دیا۔

(عمل الیوم واللیلہ لابن سنیؒ صفحہ ۹۱ شمار ۲۷۰، ترتیب شریف جلد سوم صفحہ ۱۴۵/۴۶)

جب کسی بیماری و مصیبت میں مبتلا ہو

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باہر نکلا اس طرح کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ میرے ہاتھ میں تھا یا میرا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں تھا پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت خراب حال آدمی کے پاس آئے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فلاں! یہ تیری اس حد تک (کمزور) حالت کس وجہ سے نظر آ رہی ہے اس نے کہا کہ تکلیف اور بیماری کی وجہ سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھا دوں (کہ جن کے پڑھنے سے) تیری بیماری اور تکلیف دور ہو جائے؟ اس پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپؐ (وہ کلمات) مجھے نہیں سکھاتے؟ (مجھے تعلیم فرمائیں) تو آپؐ نے فرمایا اے ابوہریرہؓ کہہ:

تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْحَمْدُ

میں نے بھروسہ کیا اس ذات پر جو زندہ ہے اسے موت نہیں اور سب تعریف اللہ

لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهُ

کیلئے ہے جو اولاد نہیں رکھتا اور نہ ہی بادشاہت میں اس کا کوئی

شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ

شریک ہے اور نہ کمزوری کی وجہ سے کوئی اس کا مددگار ہے اور اس

الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا ط

کی خوب بڑائیاں بیان کیا کریں

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر (ایک دن) اس آدمی کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَهْيَمْ (تعجب سے پوچھا) کہ کس طرح ٹھیک ہوا اس نے کہا یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم! جب سے آپؐ نے مجھے وہ کلمات سکھائے، میں ہمیشہ انہیں پڑھتا رہا۔

(عمل الیوم واللیلۃ ابن سنیؒ صفحہ ۱۸۲ تا ۱۸۲ شمار ۵۵۱)

(ترتیب شریف صفحہ ۱۵۰ جلد سوم)

اگر جسم میں درد ہو تو کہے

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ اس وقت میں درد میں مبتلا تھا درد اس قدر شدید تھا (میں گمان کرتا تھا) کہ اب مرا، اب مرا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے داہنے ہاتھ سے اسے سات بار مسح کرو اور کہو :

أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ وَسُلْطَانِهِ مِنْ

مجھے جو کچھ تکلیف ہے اس سے میں اللہ کی عزت اور اس کی قدرت اس کے غلبہ اور اس کی حکومت کی

شَرِّ مَآ اَجِدُ سَبْعَ مَرَّاتٍ

پناہ مانگتا ہوں سات بار

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا اور مجھے جو تکلیف تھی اللہ نے دور کردی اس کے بعد میں ہمیشہ اپنے گھر والوں کو اور ان کے علاوہ اور لوگوں کو اس کا حکم کرتا رہا (لوگوں کو بتلاتا رہا کہ تم بھی یونہی دم کیا کرو) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۲۹ / ترتیب شریف صفحہ ۱۵۲ جلد سوم

بخار کے لیے تعویذ

حضرت یونس بن حباب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر محمد بن علی رضی اللہ عنہ سے تعویذ لٹکانے کے بارے میں اجازت مانگی تو انہوں نے فرمایا ہاں اجازت ہے جب کہ اللہ کی کتاب سے ہو یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں سے ہو اور مجھے فرمایا کہ میں اس کے ذریعے بخار سے شفا حاصل کروں (اور) فرمایا میں اسے لکھوں:

يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ط

اے آگ ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی والی ہو جا ابراہیم (علیہ السلام) پر

وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ط

اور ان (کفار نے) ان پر مکر کیا پس ہم نے ان کو خسارہ والوں میں سے کر دیا

اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ

اے اللہ جبرئیل ، میکائیل اور اسرافیل کے رب

اِشْفِ صَاحِبَ هٰذَا الْكِتٰبِ ط مَرَّةً

شفا بخش اس تحریر والے کو ۱ بار

اسے جریرؒ نے روایت کیا ہے۔

(کنز العمال جلد پنجم صفحہ ۱۹۴ شمار ۳۹۲۵ / ترتیب شریف صفحہ ۱۵۹ جلد سوم)

مصیبت کے وقت کی دُعا

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا مجھ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ سکھاؤں میں تجھ کو چند کلمے جس کو تو کہا کرے مصیبت اور سختی میں، وہ یہ ہیں:

اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَآ اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا ط مَرَّةً

اللہ اللہ ہمارا رب ہے ہم اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے ابار

سنن ابن ماجہ صفحہ ۲۷۷ ترتیب شریف صفحہ ۱۹۸ جلد سوم

جب کسی بادشاہ یا ظالم کا خوف ہو تو کہو

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً روایت ہے کہ اگر بادشاہ یا کسی ظالم کا خوف ہو تو کہے:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِهٖ جَمِيْعًا اَللّٰہُ

اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت زیادہ قوت والا ہے اپنی تمام مخلوق سے اللہ بہت زیادہ

اَعَزُّ مِمَّآ اَخَافُ وَ اَحْذَرُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ

طاقتور ہے اس سے جس سے میں ڈرتا ہوں اور خوف کھاتا ہوں پناہ لیتا ہوں میں اس اللہ کی جس کے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ الْمُمْسِكُ السَّمَآءُ اَنْ تَقَعَ عَلٰی

سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی تھام کر رکھنے والا ہے آسمان کو زمین پر

الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ وَ

گرنے سے مگر اس کے حکم سے فلاں (یہاں نام لو) بندے کے شر سے اور اس کے

جُنُوْدِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ مِنَ الْجِنِّ وَ

خدام سے اور اس کے حامیوں سے جن ہوں یا

الْاِنْسِ اَللّٰهُمَّ كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ شَرِّهِمْ جَلَّ

انسان اے اللہ بن جا تو میرے لیے پناہ دہندہ ان کے شر سے بلند تر ہے

ثَنَاؤُكَ وَعَزَّ جَارُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ط

تیری تعریف اور غالب ہے تیری پناہ لینے والا اور کوئی معبود نہیں ہے تیرے سوا

(ابن ابی شیبہؒ / مردویہ، طبرانیؒ / حصن حصین صفحہ ۲۲۳ / ترتیب شریف جلد ۳ صفحہ ۲۱۱)

دعائے حاجت

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو اللہ یا کسی اور سے حاجت ہو تو اسے کرنا چاہیئے کہ اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی توصیف و تعریف بیان کرے پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور پھر کہے:۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ط سُبْحَانَ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اللہ بُردبار بزرگی والا پاک ہے

اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

اللہ جو عظمت والے عرش کا مالک ہے سب تعریف اس اللہ ہی کے لیے ہے

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ

جو تمام جہانوں کا رب ہے مانگتا ہوں میں تجھ سے اسباب تیری رحمت کے

وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَ الْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ

اور وسائل تیری بخشش کے اور حفاظت ہر گناہ

ذَنْبٍ وَّ الْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّ السَّلَامَةَ

سے اور غنیمت جاننے کا جذبہ ہر نیکی کو اور سلامتی

مِنْ كُلِّ اِثْمٍ ط لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ

ہر گناہ سے نہ چھوڑیے میرے کسی گناہ کو مگر اس طرح کہ تو اسے بخش

وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ

دے اور نہ چھوڑیے کوئی غم مگر اس طرح کہ تو اسے کھول دے اور نہ چھوڑیے گا کوئی حاجت جو تیری

رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ مَرَّةً

مرضی کے تحت ہے مگر اس کو پورا فرما کر اے تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے ا بار

جامع ترمذی جلد اوّل صفحہ ۶۳ / ترتیب شریف صفحہ ۳۴۸ جلد سوم

آسیب زدہ کے لیے

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک عورت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنا بیٹا لے کر آئی اور عرض کیا کہ میرے اس بیٹے کو آسیب ہے۔ پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے منہ میں تھوکا پھر فرمایا:

بِسْمِ اللّٰهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اِخْسَأْ عَدُوَّ

اللہ کے نام سے محمد اللہ کے رسول ہیں اے اللہ کے دشمن

اللّٰہِ ۔

دفع ہو۔

پس اس کے بعد کسی چیز نے اسے ضرر نہ پہنچایا۔

(عمل الیوم واللیلہ / ابن سنی صفحہ ۲۰۴ شمار ۶۲۷ / ترتیب شریف جلد سوم صفحہ ۲۳۹)

اَلدَّعْوَاتُ

مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آیت "مقالید السمٰوٰت والارض" کے بارے میں پوچھا تو آپؐ نے مجھے فرمایا کہ اے عثمانؓ! تو نے مجھ سے ایک ایسی بات پوچھی ہے جو تجھ سے پہلے کسی نے نہیں پوچھی، آسمان و زمین کی کنجیاں یہ ہیں) :

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ سُبْحَانَ

کوئی معبود نہیں مگر اللہ اور اللہ سب سے بڑا ہے اور پاک ہے

اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ

اللہ اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور بخشش مانگتا ہوں اللہ سے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ

کوئی معبود نہیں مگر اللہ وہ اول ہے اور وہ آخر ہے اور ظاہر ہے

وَ الْبَاطِنُ يُحْيِىْ وَ يُمِيْتُ وَ هُوَ حَيٌّ لَّا

اور پوشیدہ ہے وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہمیشہ زندہ ہے اسے

يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ

کبھی موت نہیں اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر

شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط مِائَةَ مَرَّةً

قادر ہے ۱۰۰ بار

(فرمایا) اے عثمانؓ! جس نے اس وظیفہ کو سومرتبہ پڑھا، اس کو اس کے بدلے میں دس نوازشیں حاصل ہوں گی۔ پہلی، اس کے اگلے گناہ معاف کیے جائیں گے۔ دوسری، اس کو آگ سے نجات لکھ دی جائے گی۔ تیسری، اس کے ساتھ دو فرشتے مقرر کیے جاتے ہیں جو رات دن اس کی آفتوں سے بیماریوں سے حفاظت کرتے ہیں۔ چوتھی، اس کو خزانہ ثواب کا دیا جاتا ہے۔ پانچویں، اس کو اس شخص کے برابر ثواب ملے گا جس نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے سو غلام آزاد کیے۔ چھٹی۔ اس کو اتنا ثواب ملے گا جیسے اس نے قرآن کریم، توراۃ، انجیل اور زبور پڑھ لیں۔ ساتویں اس کے واسطے بہشت میں گھر بنے گا۔ آٹھویں اس کا حور العین سے نکاح کر دیا جائے گا۔ نویں، اس کے سر پر عزت کا تاج پہنایا جائے گا۔ دسویں، اس کے گھر کے ستر آدمیوں کے بارے میں اس کی سفارش قبول کی جائے گی۔

اے عثمانؓ! اگر تو طاقت رکھے تو کسی بھی دن یہ وظیفہ تجھ سے فوت نہ ہو تو کامیاب ہونے والوں میں سے کامیاب ہوگا اور اگلوں پچھلوں میں سے بڑھ جائے گا۔

(ابن مردودیہ، ابو یعلیٰ، ابن ابی عاصم، کنز العمال جلد اوّل صفحہ ۲۶۲ شمار ۲۵۹۲)

فجر و عصر

دُعَائے کَثِیرُ البَرَکَتْ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام کے ساتھ جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفْسِیْ وَ دِیْنِیْ بِسْمِ اللّٰہِ

اللہ کا نام لیتا ہوں میں اپنی جان پر اور اپنے دین پر اللہ کا نام لیتا ہوں میں

عَلٰی اَھْلِیْ وَ مَالِیْ وَ وَلَدِیْ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی

اپنے اہل اور مال اور اپنی اولاد پر اللہ کا نام لیتا ہوں میں ان

مَآ اَعْطَانِیَ اللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَآ اُشْرِكُ بِهٖ

چیزوں پر جو اس نے مجھے عطا کیں اللہ اللہ ہی میرا رب ہے میں اس کے ساتھ نہیں شریک

شَیْئًا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

ٹھیراتا کسی کو اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

وَ اَعَزُّ وَ اَجَلُّ وَ اَعْظَمُ مِمَّآ اَخَافُ وَ اَحْذَرُ

اور بہت بلند ہے اور بہت اونچا ہے اور بہت برتر ہے ان چیزوں سے جن سے میں ڈرتا ہوں اور بچتا

عَزَّ جَارُكَ وَ جَلَّ ثَنَآءُكَ وَ لَآ اِلٰهَ غَیْرُكَ

ہوں بہت باعزت ہے تیری پناہ اور پرجلال ہے تیری تعریف اور کوئی معبود نہیں تیرے سوا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَ مِنْ

اے اللہ میں پناہ لیتا ہوں تیری اپنے نفس کے شر سے اور ہر

کُلِّ شَیْطَانٍ مَّرِیْدٍ وَّ مِنْ کُلِّ جَبَّارٍ

شیطان سرکش سے اور ہر ظالم جابر

عَنِيدٍ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ

دشمن سے اگر وہ منہ پھیر لیں تو کہہ کافی ہے مجھے اللہ کوئی معبود نہیں

اِلَّا هُوَ ط عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ

مگر وہ اسی پر بھروسہ کرتا ہوں میں اور وہ مالک ہے عظمت والے

الْعَظِيْمِ ط اِنَّ وَلِيّ‌ِيَ اللّٰهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتٰبَ

عرش کا ۔ بے شک میرا کارساز وہی اللہ ہے جس نے اتارا ہے کتاب کو

وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ط

اور وہی ولی ہے نیک بندوں کا

یہ دُعا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی ہے جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے۔ انہوں نے دس سال حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت انس رضؓ) کی والدہ کے التماس پر ان کو دنیا و آخرت کی دعائے خیر سے مخصوص و مشرف فرمایا اور حق سبحانہٗ و تعالیٰ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائے مبارک سے ان کی عمر اور مال اور اولاد میں بڑی برکت عطا فرمائی اور سو سال سے زیادہ ان کی عمر ہوئی، اور سو کی تعداد تک ان کی اولاد ہوئی۔ تہتر بیٹے پوتے ہوئے اور باقی لڑکیاں۔ اور ان کا باغ سال میں دو دفعہ پھلتا تھا۔ یہ دنیا کی برکتیں ہیں اور آخرت کی برکتوں کے متعلق کیا کہہ سکتے ہیں!

شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ حدیث شریف کے بڑے علماء میں سے ہیں، کتاب جمع الجوامع میں حدیث نقل کرتے ہیں کہ ابو الشیخ کتاب ثواب میں اور ابن عساکرؒ نے "تاریخ" میں روایت کی ہے کہ ایک دن حضرت انسؓ حجاج بن یوسف ثقفی کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ حجاج نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا تو نے دیکھا ہے کہ تیرے صاحب یعنی حضور اقدس صلی اللہ

علیہ وسلم کے پاس ایسے گھوڑے اور دیگر اسباب دولت وثروت موجود تھا، حضرت انس رض نے فرمایا اللہ کی قسم! یقیناً میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس سے کہیں بہتر چیزیں دیکھی ہیں اور میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا ہے آدمی تین طرح کے گھوڑے رکھتے ہیں۔ ایک قسم تو وہ ہے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے اور دشمنانِ دین کی گوشمالی کے لیے ان کو رکھا جاتا ہے، ان گھوڑوں کی لید، پیشاب اور گوشت پوست اور خون کو قیامت کے روز ترازو میں تولا جائے گا۔ دوسری قسم کے وہ گھوڑے ہیں جن کو اپنی ضرورتوں کے لیے رکھا جاتا ہے اور بوقتِ ضرورت ان پر سوار ہوتے ہیں۔ تیسری قسم کے وہ گھوڑے ہیں جن کو نمود و نمائش کے لیے رکھا جاتا ہے تاکہ لوگ دیکھیں اور کہیں کہ فلاں کے پاس اتنے گھوڑے ہیں۔ جو شخص اس نیت سے گھوڑا رکھتا ہے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے" اے حجاج! تیرے گھوڑے اسی قبیل کے ہیں! اس بات کے سننے سے حجاج نہایت ناراض ہوا اور کہا اے انس رض! اگر تو نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت نہ کی ہوتی، اور امیر المؤمنین عبد الملک بن مروان کا خط تمہاری سفارش میں نہ آیا ہوتا کہ اس میں تمہارے حالات کی رعایت کے بارے میں لکھا ہے تو تمہارے ساتھ وہ کرتا جو چاہتا۔ حضرت انس رض نے فرمایا نہیں، اللہ کی قسم تو ہرگز میرے ساتھ کچھ نہیں کر سکتا اور میری جانب بُری آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا۔ بلاشبہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چند کلمات کو سن رکھا ہے۔ میں ہمیشہ ان کلمات کی پناہ میں ہوں اور ان کلمات کی طفیل میں کسی بادشاہ کے غلبہ سے اور کسی شیطان کی بُرائی سے نہیں ڈرتا۔ حجاج اس کلام پُرہیبت سے بہت خوفزدہ ہوا اور ایک ساعت کے بعد سر اُٹھا کر کہا اے ابو حمزہ رض! وہ کلمات مجھے سکھا دے! حضرت انس رض نے فرمایا اللہ کی قسم وہ کلمات میں تجھے ہرگز نہیں سکھاؤں گا کیونکہ تو اس کا اہل نہیں۔

جب حضرت انس رض کی رحلت کا وقت آیا تو آپ رض کے خادم حضرت ابان رض نے آپ رض

کے سرہانے کھڑے ہوکر فریاد کی حضرت انسؓ نے فرمایا کیا چاہتا ہے ؟ عرض کی وہ کلمات جن کو حجاج آپ سے سیکھنا چاہتا تھا اور آپؓ نے اس کو نہیں بتائے (فرمایا) ہاں! میں تجھ کو وہ کلمات سکھا دوں گا تو ان کا اہل ہے اور فرمایا میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی دس برس خدمت کی اور آپؐ دنیا سے تشریف لے گئے۔ اس حالت میں کہ مجھ سے خوش تھے، اے ابانؓ! تونے میری دس سال خدمت کی ہے اور میں اب دنیا سے کوچ کر رہا ہوں اس حالت میں کہ میں تجھ سے راضی ہوں پڑھ تو صبح و شام ان کلمات کو۔ اللہ تعالیٰ تجھ کو ہر آفت سے حفاظت میں رکھے گا

(ترتیب شریف جلد دوم صفحہ ۶۱)

بعد فجر و عصر

سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَارْ

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَ

اے اللہ تو میرا پروردگار ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تونے مجھے پیدا کیا اور

اَنَا عَبْدُكَ وَ اَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا

میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد و پیمان پر ہوں جتنی کچھ

اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ

مجھ میں استطاعت ہے پناہ لیتا ہوں میں تیری اس کے شر سے جو کچھ میں نے کیا اعتراف

لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ

کرتا ہوں میں ان نعمتوں کا جن سے تونے مجھے نوازا اور اقرار کرتا ہوں میں اپنے گناہوں کا پس بخش

فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ ط

دے مجھے بے شک کوئی بھی بخشنے والا نہیں ہے گناہوں کا مگر تو۔

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین استغفار یہ ہے کہ تو ان الفاظ کو کہے :

اللھم انت ربی لا الہ الا انت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ الخ

فرمایا (حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے) کہ جو شخص پڑھے ان کلمات کو دن میں اس کے مفہوم پر کامل یقین رکھ کر، اور وہ اسی دن مر جائے شام ہونے سے پہلے تو وہ جنتی ہے اور جو پڑھے ان کلمات کو رات کے وقت اور وہ ان کے معنی پر یقین رکھتا ہو صبح ہونے سے پہلے مر جائے وہ جنتی ہے۔

(شداد بن اوس رض / بخاری / مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۲/۲ شمار ۲۳۱۲)

(ترتیب شریف جلد دوم صفحہ ۶۰/۵۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی اثناء میں ایک بوڑھا آدمی آیا جسے قبیصہ رض کہتے تھے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کس غرض کے لیے آیا ہے حالاں کہ تیری عمر بڑی ہو چکی ہے اور تیری ہڈیاں کوٹی جا چکی ہیں۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میری عمر بڑی ہو گئی ہے، میری ہڈیاں کوٹ دی گئیں اور قوت کمزور ہو گئی اور میری موت قریب آ گئی ہے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس بات کو دوبارہ لوٹا، تو اس نے دوبارہ عرض کیا (جس طرح پہلے عرض کیا تھا)، تو حضور اقدس صلعم نے فرمایا نہیں باقی رہا تیرے اردگرد دانہ کوئی درخت نہ پتھر، نہ مٹی کا ڈھیلا) مگر کہ وہ رویا ہے تیری بات پر رحم کھا کر پس اپنی حاجت پیش کر۔ تیرا حق واجب ہو گیا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسی چیز تعلیم فرمائیں جو مجھے دنیا اور آخرت میں نفع دے اور زیادہ نہ ہو کیونکہ میں بوڑھا بھولنے والا آدمی ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو صبح کی نماز پڑھ چکے تو کہہ :

(بعد فجر)

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا حَوْلَ

پاک ہے اللہ عظمت والا اور وہی تعریف والا ہے اور نہیں طاقت اور قوت

وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ط ثلٰث مرّات

مگر اللہ کے ساتھ ۳ بار

تو اللہ سبحانہ، تجھے بچائیں گے چار بلاؤں سے جذام سے، جنوں سے، اندھا ہونے سے اور فالج سے اور آخرت کے لیے کہہ:

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ مِنْ عِنْدِكَ وَاَفِضْ عَلَيَّ مِنْ

اے اللہ مجھے ہدایت دے اپنے پاس سے اور ڈال مجھ پر اپنا فضل اور

فَضْلِكَ وَانْشُرْ عَلَيَّ مِنْ رَّحْمَتِكَ وَاَنْزِلْ

نچھاور کر مجھ پر اپنی رحمت اور نازل کر

عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ ط مَرَّةً

مجھ پر اپنی برکتیں۔ ۱ بار

تو بوڑھے نے ایسا ہی کیا اور چاروں انگلیوں کی گرہ بنائی تو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے کہا کہ اس نے کس طرح مضبوطی سے چاروں انگلیوں کی گرہ بنائی ہے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اس ذات کی قسم، جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر یہ ان (کلمات) کو پورا کرے گا تو قیامت کے دن اس پر جنت کے چار دروازے کھول دیے جائیں گے جس دروازے میں سے چاہے داخل ہو جائے۔

(عمل الیوم واللیلہ / ابن سنیؒ صفحہ ۳۷/۳۶ شمار ۱۳۳/ ترتیب شریف،
(جلد دوم صفحہ ۶۶/۶۵)

بعد فجر

ایک شخص نے حضرت حسنؓ سے روایت کی ہے کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک شخص کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی نے آکر کہا کہ اپنے گھر کو جا کہ وہ جل گیا ہے اس شخص نے کہا میرا گھر نہیں جلا وہ چلا گیا۔ پھر آیا اور کہا کہ تیرا گھر جل گیا ہے۔ اس شخص نے کہا اللہ کی قسم! میرا گھر نہیں جلا اور فرمایا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص صبح کے وقت کہے:

رَبِّیَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ

میرا پروردگار اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی پر میرا بھروسہ ہے

وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ط مَا شَآءَ اللّٰہُ

اور وہ پروردگار ہے عرش عظیم کا جو اللہ چاہے

کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ وَلَا حَوْلَ وَ

ہوتا ہے اور جو اللہ نہ چاہے نہیں ہوتا اور نہیں قوت اور

لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط اَشْھَدُ

نہیں طاقت مگر اللہ کے ساتھ جو بلند ہے عظمت والا میں گواہی دیتا

اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّ اَنَّ اللّٰہَ

ہوں کہ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور بے شک اللہ

قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ط اَعُوْذُ بِاللّٰہِ

کا علم ہر چیز پر محیط ہے میں پناہ چاہتا ہوں

الَّذِیْ یُمْسِکُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلٰی

اللہ کی جس نے روک رکھا ہے آسمان کو زمین پر گرنے سے

الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ

اس کے حکم کے ساتھ ہر (زمین پر) چلنے والے کے شر سے

رَبِّيْ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ

اے میرے رب اس کی پیشانی تیرے قبضہ میں ہے ۔ بے شک میرا رب صراطِ مستقیم پر

مُّسْتَقِيْمٍ ط

ہے ۔

تو اس کی جان میں اور عیال میں اور مال میں کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی ۔ (کوئی ایسی چیز نہیں پہنچے گی جو اُسے ناگوار ہو) اور بے شک میں نے آج یہ دُعا پڑھی ہے پھر اس شخص نے کہا ، اُٹھو میرے ساتھ ، سب کھڑے ہو گئے اور اس کے ساتھ روانہ ہوئے پھر اس کے گھر کے پاس جا کر ٹھہر گئے ۔ (تو دیکھا) کہ ارد گرد کے گھر جل گئے ہیں اور اس کے گھر کو کوئی نقصان نہیں پہنچا ۔

(عمل الیوم واللیلہ / ابن سنّی / صفحہ ۱۷-۱۶ / شمار ۵۸ / ترتیب شریف جلد دوم (صفحہ ۶۷ / ۶۶)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ سُبْحَانَ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اور پاک ہے

اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ تَبَارَكَ اللّٰهُ ط

اور سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور اللہ تعالیٰ برکت والا ہے

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو : لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ۔ ۔ ۔ الخ ۔ پس یہ پانچ کلمات ہیں ۔ ان کے

برابر کوئی چیز نہیں ہوسکتی۔ ان ہی پر اللہ تعالیٰ نے ملائک کو پیدا فرمایا اور ان ہی کی برکت سے آسمان کو بلند کیا اور زمین کو بچھایا اور پہاڑ و جنّ و انس پیدا فرمائے اور ان پر اپنے احکام نازل فرمائے (اسے دیلمیؒ نے روایت کیا ہے)

(کنز العمال جلد اوّل صفحہ ۲۰۴/۲۰۰۳/ ترتیب شریف عربی جلد چہارم صفحہ ۱۰۸)

حضرت عمرو بن مرہ اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما (دونوں) سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علیؓ! میں تجھے ایسی دعا سکھاؤں جس کے ذریعہ تو دعا کرے تو تجھ پر اگر چیونٹیوں کی تعداد کے برابر بھی گناہ ہوں گے تو ان کو بخش دیا جائے گا (وہ دعا یہ ہے)

اَللّٰهُمَّ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ

اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں (تو) بڑا بُردبار بڑے کرم والا ہے

تَبَارَكْتَ سُبْحَانَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط

تو برکت والا ہے رب عرشِ عظیم کا

(طبرانی فی الکبیر۔ کنز العمال جلد اوّل صفحہ ۲۰۷ شمار ۳۹۲۷/ ترتیب شریف جلد چہارم)

(صفحہ ۱۱۴/۱۱۳)

حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کہا:

اَللّٰهُمَّ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ

اے اللہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ بڑا بُردبار بڑا کریم

سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ

پاک ہے اللہ پروردگار سات آسمانوں کا اور

رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط — ثَلٰثَ مَرَّاتٍ

پروردگار عرشِ عظیم کا — ۳ بار

تین بار تو وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے لیلۃ القدر کو پالیا۔

(کنز العمال جلد اوّل صفحہ ۲۰۳ شمار ۳۸۷۹/ ترتیب شریف جلد چہارم صفحہ ۱۵/۱۴/۱۱)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا بیان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ میں تجھے چند کلمے نہ سکھادوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے کہنے سے تیرے گناہ معاف فرمادے اور تجھ کو بھی معاف فرمادے (کلمات یہ ہیں)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهُ الْحَلِيْمُ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ ایک اس کا کوئی شریک نہیں بُردبار

الْكَرِيْمُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ

بزرگ نہیں کوئی معبود مگر اللہ ایک اس کا کوئی شریک

لَهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ط سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ

نہیں بلند عظمت والا پاک ہے اللہ پروردگار

السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط

ساتوں آسمانوں کا اور بڑے عرش کا رب

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط

اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو پالنے والا ہے جہانوں کا۔

(ابن جریرؒ/ کنز العمال جلد اوّل صفحہ ۳۰۵ شمار ۵۰۶۸/ ترتیب شریف جلد چہارم صفحہ ۱۱۵)

حضرت ابان رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور اقدس

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ہر روز ایک مرتبہ پڑھا

سُبْحَانَ الْقَائِمِ الدَّائِمِ ط سُبْحَانَ الْحَیِّ

پاک ہے اللہ قائم ہمیشگی والا پاک ہے (وہ جو) حی و

الْقَیُّوْمِ ط سُبْحَانَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ ط

قیوم ہے پاک ہے وہ ذات جو ہمیشہ زندہ ہے اس کے لیے موت نہیں۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ ط سُبُّوْحٌ

پاک ہے اللہ عظمت والا اور اسی کی تعریف ہے وہ سبوح ہے

قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ ط سُبْحَانَ

قدوس ہے پروردگار ہے ملائکہ اور روح کا پاک ہے

الْعَلِیِّ الْاَعْلٰی سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی ط

بلندتر ذات پاکی اور بلندی اسی کے لیے ہے۔

تو وہ شخص موت سے پہلے اپنا ٹھکانہ جنت میں دیکھ لے گا یا کسی اور کو دکھایا جائے گا۔

(کنز العمال جلد اوّل صفحہ ۲۰۵ شمار ۳۸۹۸/ ترتیب شریف جلد چہارم صفحہ ۱۲۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ تَوَاضَعَ کُلُّ شَیْءٍ لِّعَظَمَتِہٖ ط

سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے کہ جس کی عظمت کے آگے ہر چیز عاجز ہے

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ذَلَّ کُلُّ شَیْءٍ لِّعِزَّتِہٖ ط

اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے کہ جس کی عزت کے سامنے سب چیزیں ذلیل ہیں۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَضَعَ کُلُّ شَیْءٍ لِّمُلْکِہٖ ط

اور سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس کی حکومت کے سامنے ہر شے جھکی ہوئی ہے

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اسْتَسْلَمَ کُلُّ شَیْءٍ لِّقُدْرَتِہٖ ط

اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے ہر چیز کو اپنی قدرت کے مطیع کر رکھا ہے۔

اور اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے پاس کی چیز (رحمت و بخشش) طلب کرے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہزار نیکی لکھتے ہیں اور اس کے ہزار درجے بلند کرتے ہیں اور ستر ہزار فرشتوں کو اس کے لیے قیامت تک استغفار کرنے کے لیے مقرر فرما دیتے ہیں۔

(ترغیب شریف جلد چہارم صفحہ ۱۲۲/ طبرانی فی الکبیر/ ابن عساکرؒ/ کنز العمال جلد اوّل صفحہ ۲۰۵ شمار ۳۸۹۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس طرح کہے:

جَزَی اللّٰهُ عَنَّا سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا هُوَ اَهْلُہٗ

اے اللہ ہماری طرف سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ جزا دیجئے جس کے وہ اہل ہیں۔

تو اس کا ثواب ستر فرشتوں کو ہزار دن تک مشقت میں ڈال دے گا یعنی وہ ہزار دن تک اس کا ثواب لکھتے لکھتے تھک جائیں گے۔

(طبرانی فی الکبیر والاوسط)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعا نے ایک نور کا دریا پیدا فرمایا ہے جس کے ارد گرد نورانی ملائکہ نور کے پہاڑ پر اپنے ہاتھوں میں نور کے مٹکے لیے ہوئے (یہ) تسبیح بیان کرتے ہیں:

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَ الْمَلَكُوْتِ ط سُبْحَانَ

پاک ہے ملک اور ملکوت والی ذات پاک ہے

ذِی الْعِزَّةِ وَ الْجَبَرُوْتِ ط سُبْحَانَ الْحَیِّ

عزت اور جبروت والی ذات پاک ہے وہ ذات

الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ ط سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ

جو زندہ ہے جسے موت نہیں وہ سبوح ہے پاک ہے پروردگار ہے

الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الرُّوْحِ ط

ملائکہ اور رُوح کا۔

پس جس شخص نے روزانہ ایک بار یا مہینے میں ایک بار، یا سال میں ایک بار، یا ساری عمر میں ایک بار پڑھا تو اللہ تعالےٰ اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ بخش دیتا ہے خواہ سمندر کے جھاگ یا وسیع میدان کی ریت کے برابر ہوں، خواہ وہ شخص جہاد سے بھاگ آنے کا مجرم ہو۔

دیلمیؒ / کنز العمال جلد اوّل صفحہ ۲۰۲ شمار ۳۸۵۲ / کتاب العمل بالسنۃ المعروف بہ ترتیب شریف جلد چہارم صفحہ ۱۱۹ - ۱۱۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کہا:۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ عَمِلْتُ سُوْٓءً اَوْ

نہیں کوئی معبود مگر تو تو پاک ہے میں نے جو بُرے عمل کیے ہیں یا

ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّكَ اَنْتَ خَیْرُ

اپنے نفس پر ظلم کیا ہے پس تو مجھے بخش دے بے شک تو بہتر

الْغَافِرِيْنَ ط

بخشنے والا ہے ۔

تو اس کے سب گناہ بخش دیئے جاتے ہیں خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں ۔

(دیلمیؒ / کنز العمال جلد اوّل صفحہ ۲۰۴ شمار ۳۸۸۲ / ترتیب شریف صفحہ ۱۱۹ جلد چہارم)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے پڑھا گیارہ بار :

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهًا

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے وہ واحد ہے لا شریک ہے اس کا کوئی

وَّاحِدًا صَمَدًا لَّمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ وَ لَمْ

معبود نہیں وہ ایک تن تنہا ہے بے نیاز نہ اس نے (کسی کو) جنا اور نہ وہ جنا گیا اور نہ

يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اَحَدَ عَشَرَ مَرَّةً

اس کا کوئی ہمسر ہے ۔ ۱۱ بار

تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دو لاکھ نیکیاں لکھتا ہے اور جس شخص نے زیادہ پڑھا تو اس کا ثواب بھی اللہ تعالیٰ بڑھا دیتا ہے ۔

(طبرانی فی الکبیر / ابن ابی اوفیٰ رض / حلیہ وابن عساکرؒ / جابر رض / کنز العمال ، جلد اوّل صفحہ ۲۰۴ شمار ۳۸۸۶)

(ترتیب شریف جلد چہارم صفحہ ۱۱۹)

يَا نُوْرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ط يَا زَيْنَ

اے آسمانوں اور زمین کے نور اے آسمانوں اور

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ط يَا جَبَّارَ السَّمٰوٰتِ

زمین کی زینت اے آسمانوں اور

وَالْاَرْضِ ط يَا عِمَادَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اور زمین کے جبار اے آسمانوں اور زمین کے قائم کرنے والے

يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط يَا ذَا الْجَلَالِ

اسے آسمانوں اور زمین کے نیا پیدا کرنیوالے اسے بزرگی اور

وَالْاِكْرَامِ ط يَا صَرِيْخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ

اکرام والے اے فریادیوں کی فریاد تک پہنچنے والے

وَمُنْتَهَى الْعَابِدِيْنَ الْمُفَرِّجُ عَنِ الْمَكْرُوْبِيْنَ

اے عابدوں کے منتہائے مقصود (اور) سختی میں مبتلا ہوتے والوں کی تکلیف دور کرنیوالے

اَلْمُرَوِّحُ عَنِ الْمَغْمُوْمِيْنَ وَمُجِيْبُ دُعَاءِ

غمزدوں کے غم کو راحت سے بدلنے والے اور عاجزوں کی دعاؤں کو

الْمُضْطَرِّيْنَ وَكَاشِفَ الْكَرْبِ يَآ اِلٰهَ الْعٰلَمِيْنَ

قبول کرنے والے اور سختیوں کو کھولنے والے اسے جہانوں کے معبود

وَيَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ مَتْرُوْكٌ بِكَ كُلُّ

اور اے سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنیوالے ہر حاجت تجھ پر چھوڑی

حَاجَةٍ ط مَرَّةً

ہوئی ہے ۱ بار

حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہ مجھے جس نبی کی طرف بھی بھیجا گیا ہے، آپ مجھے ان سے زیادہ محبوب ہیں۔ میں آپ کو اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ اسماء سکھاتا ہوں کہ ان کے ذریعہ دعا کی جائے کہیے یا نور السمٰوٰت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ الخ

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد جلد دہم صفحہ ۱۷۸/۷۹ / ترتیب شریف عربی جلد چہارم)
(صفحہ ۴۴)

اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتِیْ فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَ
اے اللہ میرے تمام کاموں کا انجام بخیر کر اور

اَجِرْنِیْ مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَ عَذَابِ الْاٰخِرَۃِ ط
مجھے بچا دنیا کی پکڑ سے اور آخرت کے عذاب سے

حضرت بسر بن ابی ارطاۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اللھم احسن عاقبتی ...... الخ کہتے سنا (اور فرمایا) کہ جس شخص کی یہ کہنا عادت ہو گی اسے مصیبت پہنچنے سے پہلے موت آئے گی۔

کنز العمال جلد اوّل صفحہ ۱۹۸ شمار ۳۶۳۷/۳ ترتیب شریف جلد چہارم صفحہ ۷۵

یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ ۔
اے رحیم اے احسان کرنے والے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا رب مجھے قیامت کے دن مخاطب کرے گا کہ اے جبرئیلؑ فلاں بن فلاں کو میں دوزخیوں میں کیوں دیکھ رہا ہوں، میں عرض کروں گا کہ اے میرے رب اس کی کوئی نیکی نہیں پائی گئی جس کا اثر خیر اس پر پڑتا (یعنی اس کی وجہ سے وہ دوزخ میں نہ جاتا) اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے جبرئیلؑ! یہ دنیا میں یا حنان یا منان پڑھا کرتا تھا۔ تو اس سے پوچھ اس کے پڑھنے میں اس کا کیا مقصد تھا تو میں اس کے پاس جاؤں گا اور پوچھوں گا۔ وہ کہے گا میرے یا حنان یا منان پڑھنے کا مطلب اللہ کے

سوا کچھ نہ تھا تو میں اس کا ہاتھ پکڑ کر دوزخیوں کی صفوں سے نکال کر اہلِ بہشت کی صفوں میں داخل کر دوں گا

(حلیۃ الاولیاء، جلد سوم، صفحہ ۲۱۰)

(ترتیب شریف جلد چہارم صفحہ ۱۴۱/۱۴۰)

حضرت ادریس علیہ السلام کی دُعا

حضرت حسن بن ابی الحسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں خیال کرتا ہوں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا ہے کہا انہوں نے کہ حضرت ادریس علیہ السلام ایک دعا مانگا کرتے تھے جس کے متعلق وہ حکم دیا کرتے تھے کہ یہ دُعا بیوقوفوں کو نہ سکھانا کہ وہ اس کے ذریعہ سے دعائیں مانگیں پس وہ کہا کرتے تھے:

يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ وَ يَا ذَا الطَّوْلِ

اے عزت و جلال والے اے بخشش والے

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ ظَهْرَ اللَّاجِيْنَ وَ جَارَ

کوئی معبود نہیں مگر تو پناہ ڈھونڈنے والوں کی پشت پناہ تو ہے اور پڑوس

الْمُسْتَجِيْرِيْنَ وَ اُنْسَ الْخَائِفِيْنَ اِنِّيْٓ

ڈھونڈنے والوں کا پڑوسی تو ہے۔ اور ڈرنے والوں کا انیس تو ہے بے شک میں

اَسْئَلُكَ اِنْ كُنْتُ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ شَقِيًّا

تجھ سے سوال کرتا ہوں اگر میں لوحِ محفوظ میں بد بخت ہوں تو

اَنْ تَمْحُوَ مِنْ اُمِّ الْكِتٰبِ شَقَاىَ وَ تُثْبِتَنِيْ

میری بد بختی کو مٹا دے لوحِ محفوظ سے اور اپنے ہاں نیک بخت کر کے

عِنْدَكَ سَعِيْدًا وَّاِنْ كُنْتُ فِيْ اُمِّ الْكِتٰبِ

پختہ طور پر لکھ دے اور اگر میں لوحِ محفوظ میں محروم و مفلس

مَحْرُوْمًا مُّقْتَرًا عَلَيَّ فِيْ رِزْقِيْ اَنْ تَمْحُوْ

ہوں اپنے رزق میں تو مٹا دے

مِنْ اُمِّ الْكِتٰبِ حِرْمَانِيْ وَ اقْتَارِيْ وَارْزُقْنِيْ

لوحِ محفوظ سے میری محرومی اور میری تنگی اور مجھے رزق

وَاَثْبِتْنِيْ عِنْدَكَ سَعِيْدًا مُّوَفَّقًا لِّلْخَيْرِ كُلِّهٖ ط

دے اور مجھے لکھ دے اپنے ہاں خوش بخت جس کو تمام بھلائیوں کی توفیق دی گئی ہو۔

(حاکمؒ / کنز العمال جلد اوّل صفحہ ۳۰۷ شمار ۵۰۹۹)

(ترتیب شریف جلد چہارم صفحہ ۵۵/۵۴)

تسبیحات بعد ہر نماز

سُبْحَانَ اللّٰهِ	ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ مَرَّةً
پاک ہے اللہ	۳۳ بار
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ	ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ مَرَّةً
تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں	۳۳ بار
اَللّٰهُ اَكْبَرُ	ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ مَرَّةً
اللہ بہت بڑا ہے۔	۳۳ بار

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہیں کوئی شریک اس کا ملک

الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ

اسی کا ہے اور تعریف اسی کی ہے اور وہ ہر چیز پر

شَىْءٍ قَدِيْرٌ ط مَرَّةً

قادر ہے ۔ ا بار

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ، ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہے، یعنی کل ننانوے مرتبہ اور سو کی تعداد کو پورا کرنے کے لیے یہ کہے لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک ..... الخ تو اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے اگرچہ دریا کے جھاگ کے برابر ہوں یعنی بہت زیادہ۔

(ابوہریرہؓ / مسلمؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۱۹۱ شمار ۸۹۶ / ترتیب شریف جلد اوّل صفحہ ۱۶۲)

سُبْحَانَ اللّٰهِ مِائَةَ مَرَّةً

پاک ہے اللہ ۱۰۰ بار

اَللّٰهُ اَكْبَرُ مِائَةَ مَرَّةً

اللہ بہت بڑا ہے ۱۰۰ بار

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِائَةَ مَرَّةً

نہیں کوئی معبود مگر اللہ ۱۰۰ بار

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِائَةَ مَرَّةً

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں ۱۰۰ بار

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ہر فرض نماز کے بعد سو مرتبہ سبحان اللہ سو مرتبہ اللہ اکبر سو مرتبہ لا الہ الا اللہ، سو مرتبہ الحمد للہ کہے، (تو) اس کے گناہ اگرچہ سمندر کے جھاگ سے بھی زیادہ ہوں، بخش دیے جائیں گے۔

(زید بن ثابتؓ / نسائیؒ / حصن حصین صفحہ ۲۲۶ / ترتیب شریف جلد اوّل صفحہ ۱۶۴)

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

هٰذَا الْاِسْمُ الْاَعْظَمُ وَ اِسْمُ مُرَبِّیْنَا

یہ اسم اعظم ہے اور ہمارا مربی ہے

وَ الْمُسْتَغَاثُ لَنَا فِیْ هٰذِهِ السِّلْسِلَةِ

اور ہمارے سلسلے میں مدد گار

الطَّرِیْقَةِ۔

ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا بیان ہے کہ جنگِ بدر میں میں لڑتا ہوا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ سرورِ کائنات فخرِ موجودات سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں سرِ مبارک رکھے یا حی یا قیوم پڑھ رہے تھے۔ پھر میں چلا گیا اور لڑائی میں شریک ہو گیا۔ پھر خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بدستور اسی طرح سجدہ میں سرِ مبارک رکھے ہوئے یا حی یا قیوم پڑھ رہے تھے یہاں تک کہ اللہ سبحانہٗ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح کی خوشخبری سنادی۔

(حصن حصین صفحہ ۴۱ / ترتیب شریف جلد اوّل صفحہ ۱۶۵)

صلوٰۃ الاویسیہ والاستغفار

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ

اے اللہ درود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپؐ کی آل پر

وَ عِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ اَسْتَغْفِرُ

اور آپؐ کی عترت پر جو تعداد تجھے معلوم ہے اس کے موافق ۔ بخشش مانگتا ہوں

اللہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ

میں اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ قائم ہے

وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ ۔ اَحَدَ عَشَرَ مَرَّۃً

اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں ۔ ۱۱ بار

تسبیحات فجر و عصر

سُبْحَانَ اللہِ مِائَۃَ مَرَّۃً

پاک ہے اللہ ۱۰۰ بار

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مِائَۃَ مَرَّۃً

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں ۱۰۰ بار

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مِائَۃَ مَرَّۃً

کوئی معبود نہیں مگر اللہ ۱۰۰ بار

اَللّٰهُ اَكْبَرُ مِائَةَ مَرَّةً

اللہ بہت بڑا ہے — ۱۰۰ بار

حضرت عمرو ابن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ کہا انہوں نے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سبحان اللہ کہے سو مرتبہ صبح کے وقت اور سو مرتبہ شام کے وقت، اس کو اس شخص کے برابر ثواب ملتا ہے جس نے سو حج کیے ہوں اور جو شخص الحمد للہ کہے سو مرتبہ صبح کو اور سو مرتبہ شام کو، اس کو اس شخص کے برابر ثواب ملتا ہے جس نے سو آدمیوں کو اللہ کی راہ میں گھوڑوں پر سوار کیا ہو، اور جو شخص لا الٰہ الا اللہ کہے سو مرتبہ صبح کو اور سو مرتبہ شام کو، اس کو اس شخص کے برابر ثواب ملتا ہے جس نے سو غلام حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے آزاد کیے ہوں اور جو شخص اللہ اکبر کہے سو مرتبہ صبح کو اور سو مرتبہ شام کو تو قیامت کے دن اس سے زیادہ ثواب کوئی شخص نہیں لائے گا مگر وہ شخص جس نے کہا ہو ان کلمات کو اتنی ہی مرتبہ یا اس سے زیادہ۔

(عمرو بن شعیبؓ / ترمذیؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۳۸۹ شمار ۲۱۸۹)

(ترتیب شریف جلد اوّل صفحہ ۲۷۰)

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةً

پاک ہے اللہ اور تعریف اسی کی ہے — ۱۰۰ بار

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سبحان اللہ وبحمدہٖ ایک بار کہتا ہے اس کے لیے دس بار لکھا جاتا ہے اور جو دس بار کہتا ہے، اس کے لیے سو بار لکھا جاتا ہے اور جو سو بار کہتا ہے اس کے لیے ہزار بار لکھا جاتا ہے۔ جو کوئی اس سے زیادہ کہے گا تو اللہ تعالیٰ رحمٰن ورحیم اس سے (دس گنا) زیادہ ثواب دے گا۔

(ابن عمرؓ / ترمذیؒ / نسائیؒ / حصن حصین صفحہ ۴۰۷/۴۰۶ / ترتیب شریف جلد اوّل صفحہ ۲۷۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص صبح کو سو بار اور شام کو سو بار سبحان اللّٰہ و بحمدہٖ کہے اس کے گناہ مٹا دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔

المستدرک للحاکم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۱۰۸۱

سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ ○ مِائَۃَ مَرَّۃٍ

پاک ہے اللّٰہ عظمت والا اور اسی کی تعریف ہے ۱۰۰ بار

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جس شخص نے سبحان اللّٰہ العظیم و بحمدہٖ سو بار کہا اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۱۰۸۲

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ ط سُبْحَانَ اللّٰہِ

اللّٰہ پاک ہے اور اسی کی تعریف ہے اللّٰہ پاک ہے

الْعَظِیْمِ ○

عظمت والا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ دو کلمے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں اور قیامت کے دن میزان میں بھاری ہوں گے اور پروردگار کو بہت پسند ہیں (وہ یہ ہیں) سبحان اللّٰہ بحمدہٖ سبحان اللّٰہ العظیم۔ (مسلم - بخاری / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ ۱۰۸۲/۳)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَلَا فَقَهَرَ وَبَطَنَ

تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو بلند و پست کرتا ہے اور پوشیدہ رکھتا ہے

فَخَبَرَ وَمَلَكَ فَقَدَرَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ

اور خبر دیتا ہے اور مالک ہے اور اندازہ مقرر کرتا ہے تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے

یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؕ

جو زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے ۔

حضرت ابو دردا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی بستر پر آنے کے وقت (یعنی سوتے وقت) کہے الحمد للہ الذی .... الخ تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح نکل جاتا ہے (یعنی پاک ہو جاتا ہے) جیسے کہ اسکی ماں نے اُسے آج جنا ہے ۔

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۹۹۴

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ فَاَشْبَعَنِیْ

ہر طرح کی حمد و شکر اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے مجھے پیٹ بھر کر کھلایا

وَسَقَانِیْ فَاَرْوَانِیْ ۝

اور سیر ہو کر پانی پلایا ۔

حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور سیراب ہو کر پانی پیا اور پھر کہا :

الحمد للہ الذی ...... الخ تو وہ گناہوں سے اس طرح نکل جاتا ہے (یعنی پاک ہو جاتا ہے) جیسا کہ وہ پیدائش کے دن (معصوم) تھا۔

عمل الیوم واللیلہ / کتاب العمل بالسنۃ جلد سوم صفحہ ۴۶

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ

پس جو شخص آرزو رکھے اپنے رب سے ملاقات کی، تو وہ

عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ

نیک کام کرتا رہے اور نہ شریک کرے کسی کو اپنے

رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۝

رب کی عبادت میں۔

امیرالمومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے کہ جو شخص رات کو فمن کان ..... الخ پڑھے، اس کے واسطے عدن ابین سے مکّہ تک نور ہو جاتا ہے جس کو فرشتے گھیرا ڈال لیتے ہیں۔ (مجمع الزواید و منبع الفوائد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۹۹۶)

صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلٰٓى اٰدَمَ ۝ ثلٰث مراتٍ

اللہ کا درود ہو حضرت سیدنا آدم علیہ السلام پر ۳ بار

امیرالمومنین حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ سے روایت ہے کہ جو شخص ہر روز تین بار کہے صلوٰت اللہ علیٰ آدم، تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیتا ہے خواہ وہ سمندر کے جھاگ کے مثل ہوں اور وہ شخص جنت میں حضرت آدم علیہ السلام کی رفاقت میں ہوگا۔

کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد چہارم صفحہ ۱۲۵

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَ لَا

کوئی معبود نہیں مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اور کوئی

حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ٥

طاقت اور کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوسکتی مگر اللہ کی مدد سے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص بھی روئے زمین پر یہ کہے لا الٰہ الا اللہ .... الخ تو اس کے سارے گناہ دُور ہو جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۹۱۴)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ ٥

وہی ہے زندۂ جاوید ہمیشہ قائم رہنے والا اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بستر پر جاتے وقت تین مرتبہ کہے استغفر اللہ ...... الخ تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں اور اگرچہ تہ بہ تہ ریت کے ذرّوں کے برابر ہوں اور اگرچہ دُنیا کے دنوں کی تعداد کے برابر ہوں۔

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۹۷۶)

۹۔ حضرت زید خادم النبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا کہ جو شخص پڑھے استغفر اللہ .... الخ تو اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں اگرچہ وہ جہاد سے بھاگا ہوا ہو۔

(جامع ترمذی و سنن ابی داؤد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۹۱۶/۷)

۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن نماز فجر سے پہلے تین بار استغفر اللہ .... الخ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۱۱۹۹)

۹۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو شخص فجر کی نماز کے بعد تین بار اور عصر کی نماز کے بعد تین بار استغفر اللہ .... الخ پڑھے تو اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

(عمل الیوم واللیلہ / کتاب العمل بالسنۃ جلد دوم صفحہ ۲۷/۲۸)

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ الْـمَلِكُ الْحَقُّ

کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو بادشاہ ہے

الْمُبِیْنُ ۝ مِائَةَ مَرَّةٍ

بیّنا واضح طور پر ۱۰۰ بار

امیر المومنین حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہٗ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ میں نے جبریل علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ اے محمدؐ! آپ کی اُمّت میں سے جس شخص نے ہر روز سو مرتبہ یہ پڑھا لا الٰہ الا اللہ .... الخ

اُسے محتاجی سے امان ہو گی اور قبر کی وحشت سے تسکین ہو گی اور اس کی برکت سے وہ دولت مند ہو گا اور جنّت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ۔ جلد اوّل صفحہ ۱۰۷۹)

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا
پاک ہے اللہ عظمت والا اور وہی تعریف والا ہے اور
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ
نہیں طاقت اور نہ قوت مگر اللہ تعالیٰ
الْعَظِيْمِ ۝ ثلث مرات
بلند عظمت والے کے ساتھ ۳ بار

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص اپنی نماز سے فارغ ہونے کے بعد تین بار پڑھے:
سبحان اللہ .... الخ تو وہ اس حالت میں اُٹھے گا کہ اُسکی مغفرت ہو چکی ہو گی

(عمل الیوم واللیلہ / کتاب العمل بالسنۃ جلد دوم صفحہ ۱۸)

اَللّٰهُمَّ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ ط
اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں
اَللّٰهُمَّ لَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاكَ ط
اے اللہ ہم تیرے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے
اَللّٰهُمَّ لَا نُشْرِكُ بِكَ شَيْئًا ط
اے اللہ ہم تیرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ

اے اللہ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا تو مجھے معاف فرما

فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ ۝

کیونکہ گناہوں کو تیرے سوا کوئی معاف نہیں کر سکتا۔

امیرالمومنین حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کو یہ کلمات بڑے پیارے ہیں۔ اللّٰھم لا الٰہ الا انت .... الخ

(کنز العمال رکتاب العمل بالسنۃ جلد چہارم صفحہ ۱۰۱)

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَ وَسِّعْ لِیْ

اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور میرا اخلاق وسیع

فِیْ خُلُقِیْ وَ طَیِّبْ لِیْ کَسْبِیْ وَ قَنِّعْنِیْ

کر دے اور میری کمائی پاک کر دے اور جو روزی تو مجھے

بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَلَا تُذْهِبْ طَلَبِیْ

عطا فرمائے اس پر مجھے قناعت نصیب فرما اور جو چیز تو مجھ سے

اِلٰی شَیْءٍ صَرَفْتَهٗ عَنِّیْ ۝

ہٹالے، میرے دل میں اس کی تلاش باقی نہ رکھ۔

امیرالمومنین حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم نے مجھے فرمایا: میں تجھے پانچ ہزار بکریاں (عطیہ) دوں یا پانچ کلمات سکھاؤں جن میں تیرے دین اور دنیا کی بھلائی ہے (یعنی یہ کلمات ان سے کہیں بڑھ کر ہیں۔ اللھم اغفرلی.... الخ (کنز العمال رکتاب العمل بالسنۃ جلد چہارم صفحہ ۱۰۶)

يَا اَوَّلَ الْاَوَّلِيْنَ وَيَا اٰخِرَ الْاٰخِرِيْنَ وَ

اے پہلوں سے پہلے اور اے بعد میں آنے والوں کے پیچھے اور

يَا ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِيْنِ وَيَا رَاحِمَ الْمَسَاكِيْنِ وَ

اے مضبوط قوت والے اور اے مسکینوں پر رحم کرنے والے اور

يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ٥

اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ، کو تنگی پیش آئی تو انہوں نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے کہا اگر تم حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ اور ان سے سوال کرو تو کتنا اچھا ہو۔ پس وہ آئیں اور حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت حضرت اُمّ ایمن رضی موجود تھیں۔ حضرت فاطمہ رضی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُمّ ایمن رضی سے فرمایا یہ کھٹکھٹانا فاطمۃ الزہرا رضی کا ہے، وہ ہمارے پاس ایسے وقت آئی ہے کہ ایسے وقت اُسے آنے کی عادت نہیں ہے پس حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم، یہ فرشتے ہیں جن کا کھانا تہلیل و تسبیح و تحمید ہے، ہمارا کھانا کیا ہے؟ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! قسم ہے اُس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے، آلِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر میں تیس دنوں سے آگ نہیں جلی اور ہمارے پاس بکریاں آئی ہیں۔ اگر تم کہو تو پانچ بکریوں کا تمہارے لیے حکم دے دوں اور اگر چاہو تو پانچ ایسے کلمات سکھا دوں جو حضرت جبریل علیہ السلام نے مجھے سکھائے ہیں حضرت فاطمہ رضی نے عرض کیا مجھے وہ پانچ کلمات سکھا دیجئے جو جبریل ع نے آپکو سکھائے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہو یا اوّل الاوّلین ... الخ پس وہ چلی گئیں اور حضرت علی رضی کے پاس پہنچیں تو حضرت علی رضی نے فرمایا کیا کچھ لے کر آئی ہو؟ حضرت فاطمہ رضی نے فرمایا میں تمہارے یہاں سے دنیا لینے گئی تھی اور آخرت لیکر آئی ہوں تو حضرت علی رضی نے فرمایا یہ تیرا بہترین دن ہے۔ (کنز العمال، کتاب الحمل بالسنۃ جلد چہارم صفحہ ۲۲/۲۳)

خطبۂ حجۃ الوداع

جب کسی محکمے کا کوئی ذمّہ دار حاکم نقل مکانی کرتا ہے، تو جانے سے پہلے اپنی محکمانہ جدّوجہد کا پورا اجمالی نقشہ آنے والے کو سمجھا کر جاتا ہے۔ جب وہ رخصت ہونے لگتا ہے، اپنے کام کے متعلّق پوری ہدایات دے کر جاتا ہے کہ میرے بعد یہ کام نہیں کرنے اور یہ کام ضرور کرنے ہیں، اور وہ ہدایات اس کے منصب کا نچوڑ ہوتی ہیں۔ اسی طرح حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم کا خطبہ حجۃ الوداع ساری اسلامی تعلیمات کا نچوڑ ہے۔

جب تک آپؐ نے اپنا آخری خطبہ نہیں پڑھا، اللہ نے بھی اپنی آخری آیت نازل نہیں فرمائی آپؐ کا آخری خطبہ ہی دین کی تکمیل کا موجب ہے، اس خطبے کو فرما کر گویا دین و دنیا کی ہر بات بتلا دی۔ حتیٰ کہ کوئی بھی بات باقی نہ رہی۔ آپ اس خطبے کو غور سے پڑھیں۔ جوں جوں آپ اس پر غور کرتے جائیں گے نئی نئی باتیں حاصل ہوتی جائیں گی۔ سچ پوچھو تو یہ مختصر سا خطبہ اپنے اندر علم و حکمت کے چشمے لیے ہوئے ہے۔

اِس خطبہ کا ہر مسلمان کے گھر میں اور ہر مسلمان کی جیب میں ہونا ضروری ہے پہلے بھی یہ خطبہ کئی بار اس دارُالاحسان سے لکھا جا چکا ہے لیکن اس دفعہ اس انوکھے انداز سے لکھا جا رہا ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہیں لکھا۔

حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم کی میدانِ عرفات کو روانگی

سرکارِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی سواری کیلیے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، نے عربی نسل کے سفید رنگ کے گھوڑے پر زین کسی۔ پھر سرورِ کائنات فخرِ موجودات صلّی اللہ علیہ وسلّم کی رکاب تھام کر گھوڑے پر سوار کیا۔ لیجئے عروسِ مملکتؐ کی سواری میدانِ عرفات کی طرف روانہ ہوئی۔

میدانِ عرفات میں ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہ کرامؓ سرکارِ دوعالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے انتظار میں حاضر تھے۔ حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا :

"لوگو! میں خیال کرتا ہوں کہ میں اور تم پھر کبھی اس مجلس میں اکٹھے نہ ہوں گے۔"

ف : حاضرین نے جب یہ سنا ہوگا کہ "میں اور تم پھر کبھی اس مجلس میں اکٹھے نہیں ہوں گے"، تو کہرام مچ گیا ہوگا۔ ہر کوئی دھاڑیں مارتا ہوگا۔ احقر فجر سے ان سطور کو رقم کرنے کے لیے بیٹھا ہے، جب بھی لکھنے لگتا ہے رک جاتا ہے۔ اس روز کے منظر کی تاب یہ دل نہیں لا سکتا، کاغذ بے چارہ کیونکر لا سکتا ہے؟ اس اعلان کو سن کر پہاڑوں کے جگر شق ہوئے، پھولوں کے منہ فق ہوئے، چشموں نے خون اُگلا۔ بلبلوں کے ننّھے دل اس خطبۂ فراق کی تاب نہ لاتے ہوئے بے تاب ہو گئے۔ قُمریاں بلک بلک کر رونے لگیں۔ کلی کا جگر گھائل ہوا۔ نرگس نے گردن جُھکا دی۔ درندے دم بخود ہوئے۔ جانوروں میں ہلچل مچ گئی۔ ریت کے ذرّوں کی رنگت بدل گئی۔ سبزہ کُملا گیا۔ ہوائیں رُک گئیں۔ پہاڑ لرزنے لگے۔ دریاؤں نے شور مچایا۔ کل کائنات کی آنکھیں اشکبار ہوئیں۔ ہر کوئی آپ کی جدائی کے تصوّر میں بسمل کی طرح تڑپا۔ اور ہر سُو سنّاٹا چھا گیا۔ پھر فرمایا :

"لوگو! تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری عزّتیں ایک دوسرے پر ایسی ہی حرام ہیں جیسا کہ تم آج کے دن اس شہر کی، اس مہینہ کی حرمت کرتے ہو، لوگو تمہیں عنقریب اللہ کے سامنے حاضر ہونا ہے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کی بابت سوال فرمائے گا۔ خبردار میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگو۔"

ف : مسلمان کا مسلمان کو قتل کرنا۔ اس کا مال غصب کرنا۔ اس کی عزّت پر ہاتھ ڈالنا قطعی حرام کیا گیا۔ یہی تین باتیں ساری دنیا میں فساد کا موجب ہیں۔ قتل کی تمام وارداتیں تقریباً ان دو ہی باتوں کی بدولت ہوتی ہیں۔ عورتوں کی عصمت پر ہاتھ ڈالنا اور مال کا ناجائز غصب۔ پھر فرمایا :

"لوگو (خبردار رہو) جاہلیّت کی ہر ایک بات میں اپنے قدموں کے نیچے پامال کرتا ہوں،

اور جاہلیّت کے قتلوں کے تمام جھگڑے ملیا میٹ کرتا ہوں اور بے شک پہلا خُون جو میرے خاندان کا ہے، یعنی ابنِ ربیعہ ابنِ حارث کا خُون جو بنی سعد میں دودھ پیتا تھا اور ہذیل نے اسے مار ڈالا تھا، میں (اسے) چھوڑتا ہوں۔

ف: وہ تمام باتیں، جن کا کہ دین میں کوئی جواز نہیں، داخل فِی الجمل ہیں۔ جہالت کی جن باتوں کو حضرتِ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اپنے قدموں تلے روند ڈالا ہے، ہم بھی روند ڈالیں۔ جہالت کی جو باتیں پامال کی جا چکی ہیں، ہماری دنیا میں کبھی بھی کسی شکل میں نہ اُبھریں، نہ ہی ہم انہیں اُبھرنے دیں۔ یہی وفا کا تقاضا ہے۔

خون کا بدلہ معاف کر دینا بڑی جوانمردی ہے، حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ابنِ ربیعہ کا خون معاف کر کے ہمیں ہدایت فرمائی کہ کسی کا کسی سے انتقام لینا کوئی جوانمردی نہیں البتہ کسی کا کسی کو معاف کر دینا بے شک جوانمردی ہے اور یہی اصل بدلہ ہے جو دلوں کو جیت لیتا ہے۔

پھر فرمایا:

"اور اپنے خاندان کا پہلا سود جو میں مٹاتا ہوں، وہ عباس ابن عبد المطلب کا سُود ہے۔ وہ سارے کا سارا چھوڑ دیا گیا ہے۔"

ف: حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ سُود کے بہتّر (۷۲) گُناہ ہیں جن میں سے کمترین درجہ کا گُناہ یہ ہے، جیسے کوئی اپنی ماں سے جماع کرے۔ اس سے دُور رہیں۔ نہ سُود لیں، نہ دیں، نہ لینے دینے میں آئیں۔ نہ ہی سُود کے محرّر بنیں۔ نیز فرمایا کہ سود کا ایک درہم، جس کو آدمی جان بوجھ کر کھائے چھتیس (۳۶) زنا سے زیادہ گناہ رکھتا ہے۔ نیز فرمایا جو گوشت مالِ حرام سے پیدا ہو وہ دوزخ ہی کے لائق ہے۔ نیز آپؐ نے سُود خور پر، سُود دینے والے پر اور سُود کا کاغذ لکھنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ پھر فرمایا:

"لوگو! اپنی بیویوں کے متعلّق اللہ سے ڈرتے رہو، کیونکہ اللہ کے نام کی ذمّہ داری سے تم نے ان کو بیوی بنایا ہے اور اللہ کے کلام سے تم نے ان کا جسم اپنے لیے حلال بنایا ہے تمہارا

حق عورتوں پر اتنا ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی غیر کو نہ آنے دیں کہ اُس کا آنا تمہیں گوارا نہیں۔ لیکن وہ اگر ایسا نہ کریں تو ان کو ایسی مار مارو جو نمودار نہ ہو اور عورتوں کا حق تم پر یہ ہے کہ تم ان کو اچھی طرح کھلاؤ اور اچھی طرح پہناؤ۔"

ف : یعنی عورتوں کو بلاوجہ گالی گلوچ دینے اور مار پیٹ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ عورت کی سب سے بڑی خوبی اس کی حیا ہے۔ جسے یہ حاصل ہو، اسے محض زبان درازی یا گھر بلو کاروبار کی بدولت کبھی زدوکوب نہیں کرنا۔ حیا دار عورت گھر کی رانی ہوتی ہے۔ بات بات پر بُرا بھلا کہنا گھر کے ماحول کو پراگندہ کرتا ہے۔ کائنات کی ہر شے میں اللہ کا نور جلوہ گر ہے۔ جو نور گلاب کے اس مہکتے ہوئے پھول میں جلوہ گر ہے، گھاس کے اس سُوکھے ہوئے تنکے میں بھی ہے۔ حتیٰ کہ کائنات کی کوئی بھی شے ایسی نہیں جس میں اللہ کا نور جلوہ گر نہ ہو۔ نور کی جو تجلّی عورت میں جلوہ گر ہے کسی اور مخلوق میں نہیں۔ اسی نورِ تجلّی کی بدولت جو کشش عورت کی ذات میں پائی جاتی ہے وہ بھی کسی اور مخلوق میں نہیں پائی جاتی اور یہ سب اس لیے ہے کہ عورت اللہ کی مظہر ہے اور ہر شے کا خالق اگرچہ اللہ ہے، اس کی مظہر ماں ہے اور کوئی بھی انسان ماں کے بغیر پیدا نہیں ہوا اور نہ ہی ہو سکتا ہے۔ جب عورت کا یہ درجہ ہے اس پہ ایک جامع خطبہ ضروری تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ خطبہ عورتوں کی ساری زندگی کی کفالت کرتا ہے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء و مرسل علیہم السلام ماں ہی کے بطن سے پیدا ہوئے۔ عورت ہر نبی و ولی کی ماں ہے اور واجب الاحترام۔ عورت کی تخلیق آدمؑ کی پسلی سے ہوئی۔ پسلی ٹیڑھی ہوتی ہے کبھی سیدھی نہیں ہوتی۔ اسی طرح عورت کی تلخ کلامی کج اخلاقی کا معاملہ ہے اور اس پہ درگزر ضروری ہے پھر فرمایا: "لوگو! میں تم میں وہ چیز چھوڑ چلا ہوں کہ اگر اسے مضبوط پکڑ لو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ (وہ ہے) اللہ کی کتاب (قرآن مجید) اور اس کے نبیؐ کی سنّت

ف : قرآن مجید کے جملہ حلال و حرام اور اوامر و نواہی کو جاننا، سیکھنا اور حاصل کرنا از حد ضروری ہے۔ پھر فرمایا: "لوگو! نہ تو میرے بعد کوئی پیغمبر ہے اور نہ کوئی تمہارے بعد امت

(جدید پیدا ہونے والی) ہے۔ خوب سُن لو کہ اپنے پروردگار کی عبادت کرو اور پنجگانہ نماز ادا کرو۔ اور (سال میں) ایک مہینہ رمضان کے روزے رکھو اور مالوں کی زکوٰۃ نہایت خوشدلی کے ساتھ دیا کرو اور بیت اللہ کا حج بجالاؤ اور اپنے اولیاء کے امور و احکام کی اطاعت کرو (جس کی جزا یہ ہے کہ) تم پروردگار کی جنّت میں داخل ہو جاؤ گے" پھر فرمایا: "لوگو! قیامت کے دن تم سے میری بابت بھی دریافت کیا جائے گا۔ مجھے ذرا بتاؤ کہ تم کیا جواب دو گے؟" سب نے کہا۔ ہم اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ آپؐ نے رسالت و نبوّت کا حق ادا کر دیا آپؐ نے ہم کو کھرے کھوٹے کی بابت اچھی طرح بتا دیا۔" جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تو صحابہ کرامؓ نے یک زبان ہو کر عرض کیا "بَلَّغْتَ بَلَّغْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اور ان کے فلک شگاف نعروں سے عرفات کی ساری فضا گونج اُٹھی۔ پھر فرمایا: (اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگشتِ شہادت کو اٹھایا، آسمان کی طرف اُنگلی کو اُٹھاتے تھے، پھر جھکاتے تھے کہ) اے اللہ سُن لے (تیرے بندے کیا کہہ رہے ہیں؟) اے اللہ! گواہ رہنا (کہ یہ لوگ گواہی دے رہے ہیں) اے اللہ شاہد رہنا (کہ یہ سب کیا صاف اقرار کر رہے ہیں)۔ پھر فرمایا "دیکھو! جو لوگ موجود ہیں، وہ ان لوگوں کو جو موجود نہیں ہیں پہنچاتے رہو (تبلیغ کرتے رہو) ممکن ہے کہ بعض سامعین سے وہ لوگ زیادہ تر اس کلام کو یاد رکھنے اور حفاظت کرنے والے ہوں جن پر تبلیغ کی جائے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جونہی اس خطبے کو ختم فرمایا، اُسی وقت اس جگہ اللہ رب العٰلمین نے دینِ اسلام کی تکمیل کا اعلان فرما دیا اور وہیں جبریل امینؑ یہ آیتِ کریمہ لے کر نازل ہوئے "یعنی آج کے دن میں نے کامل کر دیا ہے تمہارے دین کو اور تم پر اپنی نعمت کو پورا کر دیا اور میں نے تمہارے لیے اسلام کا دین ہونا پسند فرمایا۔" اِس کے بعد منیٰ میں سو اُونٹ قربان کیے گئے۔ ۶۳ اونٹ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مُبارک سے اور ۳۷ حضرت علی کرّم اللہ وجہہٗ نے۔ پھر مکّہ مکرمہ میں تشریف لائے اور کعبہ کے طواف سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ کو واپس ہوئے۔ مدینہ منوّرہ کی راہ

میں خمِ غدیر کے مقام پر ایک اور تاریخی خطبہ پڑھا۔ حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے راستہ میں مولائے علی کرم اللہ وجہہ کے خلاف چند شکایات کیں کہ انہوں نے یمن میں مالِ غنیمت کی تقسیم میں یہ کیا اور وہ کیا وغیرہ۔ یہ شکایات بے بنیاد اور بریدہ رضؓ کی کم علمی کی بدولت تھیں۔ آپ صؐ وہاں رُکے اور ایک اور خطبہ دیا جس میں اہلِ بیتؓ کے فضائل کا اظہار فرمایا پھر آپ صؐ نے مولائے علی کرم اللہ وجہہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑ کر فرمایا: "جس کا میں مولا ہوں علی رضؓ بھی اس کا مولا ہے"۔ یہ فرما کر علی رضؓ کی شان کی پوری وضاحت فرما دی۔ اگر کوئی اس خطبے پر غور فرمائے تو اس کی شرح صدر ہو جائے، اگرچہ کسی بھی مکتبۂ فکر کا ہو۔ مولا سے مراد کارسازی فرمانے والا ہے، ہمدرد غمگسار مددگار۔ ماشاء اللہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی شان میں کیا خوب فرمایا۔ یعنی جو کوئی مجھ کو اپنا مولا سمجھتا ہے، میرے علی رضؓ کو بھی اپنا مولا سمجھے۔ جیسے میری تعظیم و تکریم کرتا ہے میرے علی رضؓ کی بھی کرے۔ اس لیے کہ جس کا میں مولا ہوں، میرے علی رضؓ بھی اس کے مولا ہیں۔ حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ خطبہ سُن کر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اس کمالِ شرف کی مُبارکباد دی۔ حضرت بریدہؓ پھر ہمیشہ حضرت علی رضؓ کی خدمت میں حاضر رہے حتّٰی کہ جنگِ جمل میں شہید ہوئے۔ حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم جب خُمِ غدیر (ایک مقام کا نام ہے جو مکّہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہے) میں قیام پذیر ہوئے تو حضرت علی رضؓ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر فرمایا "کیا تم کو معلوم ہے کہ مومنوں کے نزدیک میں ان کی جانوں سے زیادہ عزیز اور بہتر ہوں"۔ لوگوں نے عرض کیا۔ ہاں! پھر آپ صؐ نے فرمایا "اے اللہ! جس شخص کا میں دوست ہوں، علی رضؓ اس کا دوست ہے۔ اے اللہ تو اس شخص کو دوست رکھ جو علی رضؓ (کرم اللہ وجہہ) کو دوست رکھے، اور اس شخص کو اپنا دشمن خیال کر جو علی رضؓ سے دشمنی رکھے"۔

اس واقعے کے بعد حضرت علی رضؓ نے حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی۔ عمر رضؓ نے ان سے کہا: "ابو طالب کے بیٹے خوش رہو تم صبح اور شام، ہر وقت ہر مومن مرد اور ہر مومن عورت کے دوست اور محبوب ہو" (احمدؒ) نیز فرمایا۔ میں حکمت کا گھر ہوں اور علی رضؓ حکمت کے گھر کا دروازہ ہے" (ترمذیؒ)

نیز حضور اقدس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مولائے علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا "میرے اور تیرے سوا کسی شخص کو یہ جائز نہیں ہے کہ وہ جنابت کی حالت میں اس کے اندر آئے۔" (یعنی اس مسجد کے اندر سے گزرے) (ترمذیؒ عن ابوسعیدؓ) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجدِ نبوی کے اندر کے تمام لوگوں کے گھروں کے دروازوں کو بند کرا دیا مگر علیؓ کا دروازہ مسجد کی طرف باقی رکھا۔ نیز فرمایا کہ علیؓ سے منافق محبت نہیں رکھتا اور مومن علیؓ سے بُغض و عداوت نہیں رکھتا" (احمدؒ، ترمذیؒ عن ام سلمہؓ) نیز فرمایا: جس شخص نے علیؓ کو بُرا کہا، گویا مجھ کو بُرا کہا۔ نیز فرمایا علیؓ مجھ سے ہیں اور میں علیؓ سے ہوں۔ میری جانب سے کوئی عہد نہ کرے اور نہ کوئی معاہدہ کرے مگر میں خود یا میری جانب سے علیؓ (احمدؒ، ترمذی عن حبشی بن عبادہؓ)

خطبہ حجۃ الوداع میں ایک لاکھ چوالیس ہزار کے قریب شمعِ رسالت کے پروانے (حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ) موجود تھے۔ جوں جوں آپ خطبہ فرماتے جاتے تھے حاضرین کی رگوں میں جوش کی لہریں دوڑتی جاتی تھیں، یہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نظرِ کامل ہی کا فیض تھا۔ جب آپؐ اس خطبے سے فارغ ہوئے اور فرمایا، کہ جو اس میدان میں حاضر ہیں میرے اس پیغام کو لوگوں تک پہنچا دیں جو یہاں حاضر نہیں، پھر ان احکام کو ہمیشہ لوگوں تک پہنچاتے رہنا۔" اس پہ وہ اتنے متاثر ہوئے کہ فریضۂ حج کی ادائیگی کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق وہ اللہ کے دینِ اسلام کا پیغام ہر کسی تک پہنچانے کے لیے سرگرمِ عمل ہو گئے اور بغیر کوئی دقیقہ فروگزاشت کیے عمر بھر پورے عزم کے ساتھ اسی کام میں محو و منہمک رہے۔ ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہ کرامؓ میں سے چند ہزار صحابہ کرامؓ کی قبریں جنت البقیع میں ہیں باقی سب مہاجر الی اللہ ہو کر جہاں جہاں کسی کا مقام تھا اللہ کے دینِ اسلام کی تبلیغ کرتے ہوئے شہادت کی موت سے سرفراز ہوئے اور وہیں دفن ہوئے۔

اللہ سبحانہٗ ہمیں بھی اسی ذوق و شوق سے دین کی راہ میں چلنے اور کام کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین! یَا حَیُّ! یَا قَیُّوْمُ!

كتاب النبي الأمي صلى الله عليه وسلم

بسم الله الرحمن الرحيم ما شاء الله لا قوة إلا بالله يا حي يا قيوم اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقه ورضى نفسه وزنة عرشه ومداد كلماته أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه يا حي يا قيوم

الحمد لله الذي جعل الظلمات والنور ثم الذين كفروا بربهم يعدلون ○ هذا كتاب من محمد رسول الله صلى الله
عليه وسلم النبي الأمي المكي المدني التهامي الحجازي الأبطحي صاحب القضيب والناقة والتاج والكرامة صاحب شهادة
لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله إلى متصرف الدار والديار والزوار والعمار إلا طارقا يطرق بخير ○

أما بعد فإن لنا ولكم في الحق سعة فإن يكن طارقا موليا أو مؤذيا أن خدعنا حقا أو باطلا أو مؤذيا أو مقتحما
فاتركوا حملة القرآن وانطلقوا إلى عبدة الأوثان يرسل عليكما شواظ من نار ونحاس فلا تنتصران ○ بسم الله الرحمن
الرحيم ○ باسم الله وبالله ولا غالب إلا الله ولا أحد مثل الله ولا شيء سوى الله وبسم الله أستفتح وعلى الله أتوكل
حامل كتابي هذا في أمان الله وفي حفظه وفي كنفه وفي ستره أين ما كان وحيث ما توجه لا تقربوه ولا تفزعوه ولا
تضاروه قائما وقاعدا ونائما ولا في الأكل والشرب ولا في الليل والنهار ولا في يوم ولا في نهار ولا في بر
ولا في بحر وكلما سمعتم صوت حامل كتابي بألف لا حول ولا قوة إلا بالله فادبروا عنه بلا إله إلا الله محمد رسول
الله ۔ بالله الذي هو غالب على كل شيء وهو أعلى من كل شيء وهو على كل شيء قدير ۔ وبمحمد رسول الله النبي
الأمي المبعوث إلى الثقلين ○ اللهم احفظ حامل كتابي هذا بل من علق عليه هذه الأسماء بالإسم الذي هو مكتوب
على سرادقات العرش أنه لا إله إلا الله محمد رسول الله هو الغالب الذي لا يغلبه شيء ولا ينجو منه هارب ۔ فأعيذه
بالحي الذي لا يموت وبالعين التي لا تنام والعرش الذي لا يتحرك والكرسي الذي لا يزول وبالإسم الذي هو مكتوب في
اللوح المحفوظ وبالإسم الذي هو مكتوب في القرآن العظيم وبالإسم الذي حمل به عرش بلقيس إلى سليمان ابن داود عليه
السلام قبل أن يرتد إليه طرفه وبالإسم الذي نزل به جبرائيل على النبي صلى الله عليه وسلم في يوم الإثنين وبالإسم الذي
هو مكتوب في قلب الشمس وأعيذه بالإسم الذي سراه به السحاب الثقال ويسبح الرعد بحمده والملائكة من خيفته و
بالإسم الذي تجلى به الرب عز وجل لموسى ابن عمران فخر موسى صعقا ۔ وبالإسم الذي كتب به على ورق الزيتون
وألقي في النار فلم يحترق ۔ وبالإسم الذي مشى به الخضر عليه السلام على الماء فلم يبتل قدماه ۔ وبالإسم الذي
نطق به عيسى وهو ابن مريم في المهد صبيا وأبرأ الأكمه والأبرص بإذن الله وأحيى الموتى بإذن الله وبالإسم الذي
نجى به يوسف من الجب وبالإسم الذي نجا به إبراهيم عليه السلام من نار نمرود حين ألقي في النار وبالإسم الذي نجا به
يونس من بطن الحوت وبالإسم الذي فلق به البحر لموسى ابن عمران وجعل كل فرق كالطود العظيم وأعيذه بتسع
آيات التي نزلت على موسى ابن عمران بطور سيناء ۔ وأعيذه من كل عين ناظرة وكل أذن سامعة والسن ناطقة وأيد
باطشة وقلوب واعية في صدور خاوية وأنفس كافرة ومن كل من يعمل عمل السوء ومن سوء شر التوابع والسحرة و
من في الجبال والأرض والخراب والعمران وساكن الآجام وساكن البحار وساكن ضيق الظلم وأعيذه من شر الشياطين
وجنودهم ومن شر كل غول وغولة وساحر وساحرة وساكن وساكنة وتابع وتابعة ومن شرهم وشر آبائهم
وأمهاتهم وأبنائهم وبناتهم وأخوانهم وعماتهم وخالاتهم وقرابتهم ومن شر الموارد والمعرة والطيارات ومن شر
ساكن الجبال والتراب والعمران والرياح والخراب ومن شر من في البر والبحر والجبال ومن يسكن في الظلمات ومن
شر من يسكن في العيون ومن يمشي في الأسواق ويكون مع الدواب والمواشي والوحوش ويسترق السمع ومن إذا قيل
لا إله إلا الله يذوب كما يذوب الرصاص والحديد على النار ومن شر ما يكون في الأرحام والآجام والآطام ومن شر ما
يوسوس في صدور الناس من الجنة والناس وأعيذه من الخطر والنظر والكبر هيا شرا هيا مهلا ۔ الله هو أجل وأعز وأقدر من
الجنة والناس وأعيذه من كل عين باغية وأذن سامعة ومن شر الداخل والخارج ومن شر عفاريت الجن والإنس ومن شر
كل ذي شر ومن شر كل غاد ورائح ومن شر ساكن الرياح من عجمي وفصيح ونائم ويقظان وأعيذه من شر من تنظر إليه الأبصار
وتضم إليه القلوب ومن شر ساكن الأرض وساكن الزوايا ومن شر من يصنع الخطيئة ويولع بها ومن شر ما تنظر إليه الأبصار
وأعيذه من شر إبليس وجنوده ومن شر الشياطين ○

یہ مقدس مکتوب پیرس (فرانس) کے شاہی عجائب گھر سے دستیاب ہوا

پاکستان میں اس کی پہلی بار اشاعت کا شرف دارالاحسان کو نصیب ہوا

انتخاب
مقالات حکمت
از جلد اول تا سی ام (۳۰)

عنوان	صفحہ
۱۔ ذکر الٰہی	۱۶۸
۲۔ خانقاہی نظام	۱۷۶
۳۔ خصلت	۱۸۷
۴۔ ترک	۱۹۳
۵۔ المہاجر الی اللہ والمتوکل علی اللہ العظیم	۱۹۸
۶۔ اقتباسات تذکرہ ارم	۲۱۵
۷۔ مقالات حکمت بزبان انگریزی	۲۲۹

ترتیب و تزئین

صاحبزادی انیس اختر سلمہا اللہ بنت حضرت ابوانیس محمد برکت علی لودھیانوی قدس سرہ العزیز

ذکرِ الٰہی

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں فرمایا۔ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ — (الرعد ۲۸)

ترجمہ: آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ کے ذکر میں دِلوں کا اطمینان ہے۔

میرے آقا روحی فداہ حضرت مُحمّد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کا ذکر دلوں کی شفا ہے۔"

نیز فرمایا:

"اللہ کے ذکر میں شفا ہے لوگوں کی باتوں میں بیماری۔"

باتیں جتنی بھی اچھی ہوں — ذکر سے افضل نہیں ہوتیں۔

نہ باتیں کرتے ہیں نہ ملاقاتیں

ذکر ہی کی باتیں اور ذکر ہی کے لیے ملاقاتیں ہیں کوئی اور غرض و غایت نہیں۔

مسجد .... ذکر کے لیے	قرآنِ کریم .... ذکر کے لیے
اجتماعات ...... 〃 〃	تبلیغ ...... 〃 〃
خدمتِ خلق ..... 〃 〃	مکشوفات ...... 〃 〃
مقالات ...... 〃 〃	تصنیفات ..... 〃 〃
تحریرات .... 〃 〃	بات ...... 〃 〃
ملاقات .... 〃 〃	ہم سب ذکر ہی کے لیے ہیں

دنیا کے کسی بھی کام سے مُطلق واسطہ نہیں رکھتے واللہ باللہ تاللہ ماشاءاللہ!

فَاذْكُرُونِیْ اَذْكُرْكُمْ ۔ پس تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا ۔
ذکر کے بدلے ذکر کا وعدہ ہے ۔ ذکر پہ مطمئن ہو۔
ذکرِ الٰہی پہ اکتفا کر۔
تین چیزیں اللہ کو بے حد پسند ہیں
اللہ کا ذکر
اللہ کے دینِ اسلام کی دعوت وتبلیغ اور
اللہ کی عام مخلوق کی بے لوث خدمت ۔
بہترین عنایت ــ ذکرِ دوام ماشآءاللہ !
ذکر ــ نعمت کا شکر، اطمینان کی واحد سبیل ، مزید انعام کا موجب
اور معرفت کا انسب معمول ہے ۔
ذکر ہی میں ہر شے ہے ... اس پہ اکتفا کیا کرو
ناصحا او ناصحا
جُملہ برکات کا نزول
جُملہ بلیّات کا دفعیہ
جُملہ امراضِ نفسانی و روحانی سے شفا ذکرِ الٰہی ہے ۔
بندے کی ہلاکت کے لیے سَتّر (بہت سی) بلائیں مُنہ کھولے کھڑی ہیں
اللہ کا ذکر ہی ان سب کی واحد روک ہے ۔
بے شک اللہ کا ذکر دل کے جُملہ امراض کا علاج اور اللہ کے ساتھ دوستی کی جڑ ہے ۔
گناہ کی شامت سے بَلا اور ذکر کی رحمت سے شفا نازل ہوتی ہے ۔

ذکر کا نصاب :

۱ : صلوٰۃ ۲ : تلاوت القرآن العظیم

۳ : تسبیحات و دعوات

ان تینوں میں ہر مرض سے کُلّی شفا ہے ماشآء اللہ

حضورِ اقدس صلعم نے فرمایا۔ ذکرِ الٰہی کی ایک مجلس بیس لاکھ بُری مجلسوں کا کفارہ ہوتی ہے

ذکرِ الٰہی کی مجلس کا انعقاد رحمتِ الٰہی کے نزول کا موجب

ذکرِ الٰہی کی مجلس میں شریک ہونا مسعود و مستحسن اور ذکرِ الٰہی کی مجلس پہ اعتراض مذموم ہے

حضورِ اقدس صلعم نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے چند فرشتے راستوں میں اللہ کا ذکر کرنے والوں کو ڈھونڈتے پھرا کرتے ہیں اور جب ان کو اللہ کا ذکر کرنے والے مل جاتے ہیں تو وہ (اپنے ساتھی فرشتوں کو) پکارتے ہیں کہ آؤ اپنی حاجت کی طرف۔

پھر یہ فرشتے ان لوگوں کو اپنے پروں میں ڈھانپ لیتے ہیں (اور) آسمانِ دنیا تک (تہہ در تہہ) پہنچ جاتے ہیں۔

پھر اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں (اے فرشتو) میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ ان لوگوں کو میں نے بخش دیا۔

پھر ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے کہ اے اللہ ان ذکر کرنے والوں میں ایک آدمی ذکر کی خاطر ان میں شامل نہ تھا بلکہ وہ کسی ضرورت سے وہاں چلا گیا تھا۔ (اس کے بارے میں کیا حکم ہے ؟)

اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں (میں نے اسے بھی بخش دیا کیونکہ) وہ ایسے لوگ ہیں جن کا ہم نشیں بھی محروم نہیں رہتا (بخاری شریف جلد سوم)

نہ کسی کی کرتے ہیں نہ سنتے

اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور ہر کسی کو کرنے کی تلقین۔

بات سے کوئی فیضیاب ہو نہ ہو ذکر سے ہر کوئی ہوتا ہے۔

دین، دنیا اور آخرت میں سرخروئی ذکرِ الٰہی کی بدولت۔

اے ہم نشیں کیا تجھے یہ پتہ نہیں کہ اللہ نے ہمیں اپنے ذکر کا حکم دیا؟

واذکر اسم ربك وتبتل الیه تبتیلاً ط

(اپنے رب کا ذکر کرتے رہو اور سب سے قطع تعلق کر کے اسکی طرف متوجہ رہو)

اللہ نے تجھے اپنے ذکر کیلئے اور ذکر کو بلند کرنے کے لیے پیدا کیا پھر کرتے کیوں نہیں؟

حضورِ اقدس ؐ نے فرمایا خبردار دُنیا ملعون ہے اور جو چیز بھی دنیا کے اندر ہے وہ بھی ملعون ہے، مگر ذکرِ الٰہی اور وہ چیز جسے اللہ پسند کرتا ہے۔

کچھ مت کر — ذکر کر

ذکر — دستک اور دستک مفتح الابواب ماشاءاللہ!

اٹھارہ ہزار عالم محزون ومغموم اِلّا باذن اللہ

ذکر اور صرف ذکر ہی کی بدولت مطمئن ومسرور ومخمورُ

دنیاوی درجات آدمی کو مطمئن نہیں کر سکتے

نہ جج بن کر مطمئن ہوا نہ جرنیل

جو بھی مطمئن ہوا ذکرِ الٰہی ہی کی بدولت ہوا۔

حضورِ اقدس ؐ نے فرمایا ہر وہ جماعت جو اللہ کا ذکر کرتی ہے اُسے فرشتے آکر گھیر لیتے ہیں اور رحمتِ الٰہی ان لوگوں کو ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر اطمینانِ قلب نازل ہوتا ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ عزّ وجل ذوالجلال والاکرام ان کا ذکر ملائکہ مقربین میں کرتا ہے، اب تم ہی بتاؤ اس سے بہتر انعام اور کیا ہو سکتا ہے کہ ایک ناچیز بندے کا ذکر اللہ رب العالمین کرے اور فرشتوں میں کرے۔

اللہ تعالیٰ نے بار بار اپنی کتاب قرآنِ کریم میں فرمایا کہ "اللہ کا ذکر کثرت سے کرو"،
اور ہم کثرت تو درکنار بالکل ہی نہیں کرتے۔

حضرت ابو سعید خدری رضؓ سے روایت ہے کہ
حضورِ اقدس صؐ کی خدمت میں عرض کیا گیا کون سا بندہ سب بندوں سے درجہ کے اعتبار سے بڑا اور فضیلت رکھنے والا ہے؟
حضورِ اقدس صؐ نے فرمایا اللہ کا ذکر کثرت سے کرنے والا۔
میں نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ کیا (اس ذاکر کا مرتبہ) اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے سے بھی (بڑا ہے؟)
حضورِ اقدس صؐ نے فرمایا اگر اپنی تلوار کافروں اور مشرکوں پر چلاتا رہے یہاں تک کہ ٹوٹ جائے اور خون سے رنگین ہو جائے تب بھی اللہ کا ذکر کرنے والے اس غازی سے درجے میں بڑے ہیں۔ (ترمذی شریف جلد دوم)
حضورِ اقدس صؐ نے فرمایا جو قوم جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر اُسکی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کرتی ہے اُن کو آسمان سے ایک فرشتہ پکارتا ہے کہ تم لوگ بخش دیے گئے اور تمہاری برائیاں نیکیوں میں بدل دی گئیں۔

(مسند امام احمد بن حنبلؒ جلد ۳ صفحہ ۱۴۲)

ذکر ہی کی بدولت بندہ اشرف
دل کو اللہ کے ذکر سے معمور رکھنا بہترین عبادت ہے
اور بہترین بندوں کو عنایت ہوتی ہے۔
اللہ کا ذکر ہر ذکر سے اعلیٰ و ارفع

ذکر .... زادِ راہ

باتیں .... خسرانِ المُبین

اے جینے والے یہ زندگی جو آج تمہیں حاصل ہے قیمتی متاع ہے اسے ضائع مت کرو

تیری زندگی کے دن گنتی کے ہیں تیرا کوئی بھی دم اللہ کے ذکر سے خالی نہ گزرے۔

ذرّہ ذرّہ پتہ پتہ ہر آن ذکر میں مصروف ہے نہیں تو آدم زاد نہیں!

کیا تمہیں مرنا یاد نہیں اور یہ یاد نہیں کہ دنیا آخرت کی کھیتی اور چند روزہ ہے؟

سارا دن کاروبار ہی کے پیچھے پڑے رہتے ہو۔ بتا اس دنیا کے دُوں میں سکھی کون ہے؟

دنیا پریشانیوں کا گھر ہے

ذکرِ الٰہی ہر پریشانی کا واحد حل ہے

سکون کے طالب اللہ کے ذکر میں سکون تلاش کر

قناعت ..... اطمینان کی جان

کثرت ..... فضول اِلاّ بذکر اللہ

ذکر میں اضافہ کر — مال کوئی شئے نہیں

قناعت شکر اور کثرت فتنہ ہے۔

قناعت رحمت اور کثرت ہلاکت ہے۔ اِلاّ بذکر اللہ!

کثرت ہی مطلوب ہے تو ذکر کی کر

آدمی ذکر نہیں کرتا اور شکر نہیں کرتا یہی وجہ ہے کہ کسی بھی حال میں خوش نہیں رہتا نہ شاہی میں نہ گدائی میں۔ ہر آدمی جس بھی حال میں ہے بیقرار ہے اور یہ بے قراری ترکِ ذکر ہی کے باعث ہے اور یہی ناشکری کی سزا بھی ہے جو ہم سب کو مل رہی ہے۔

ہر بیماری کا علاج	ہر درد کی دوا
ہر پریشانی کا ازالہ	ہر غم کا چارہ
ہر لڑائی کا ہتھیار	ہر وار کی ڈھال
ہر محصور کے لیے قلعہ	ہر شیطان سے حصار
ہر کمی کی تکمیل	ہر جدّوجہد کا مقصود
ہر ایجاد کی ابتدا	ہر اعتراض کا جواب

اللہ کا ذکر اور اللہ کے حبیبِ اقدس ﷺ کی محبت ہے۔

اللہ کا ذکر کرو ہر وقت ہر حال میں یہاں تک کہ کوئی بھی دم ذکرِ الٰہی سے خالی نہ گزرے۔ کھڑے بیٹھے چلتے پھرتے اور لیٹے ہر حال میں قلب و زبان پر ذکر جاری رہے۔ روایت ہے کہ حضرت عمیر بن ہانی رضؓ روزانہ بلا ناغہ ہزار سجدہ نماز اور لاکھ بار تسبیح کرتے تھے۔

میرے ایک دوست نے مجھ کو بتایا کہ وہ انگریزی راج میں ایک کورٹ کا نڈر کے اہلمد تھے انتہائی مصروفیت اور بے پناہ ذمہ داری کے باوجود وہ بلا ناغہ ہر روز نیم روز سے پہلے گیارہ ہزار مرتبہ اسماء الحسنیٰ اور نیم روز کے بعد بارہ ہزار مرتبہ اسماء النبی الکریم ﷺ پڑھا کرتے۔ و ما علینا الّا البلاغ۔

لوگ دعا کی فرمائش کیا کرتے ہیں کہ ان کے گھر سے بیماری نہیں جاتی ناداری نہیں جاتی ہمّ و غم نہیں جاتا۔ اس قسم کے تمام سوالوں کا صرف ایک ہی جواب ہے کہ اپنے گھروں کو اللہ کے ذکر سے آباد کرو بیشک اللہ کا ذکر رحمت و راحت کا موجب اور ہر قسم کے ہمّ و غم کو زائل کرنے والا ہے یہ جو کچھ ہمارے ساتھ ہو رہا ہے ترکِ ذکر ہی کے باعث ہے لوگ ٹی وی وی سی آر ریڈیو اور ناولوں میں مصروف رہتے ہیں جو وقت

ان پر صرف ہوا فضول ہوا اسکی بجائے فرش پر بیٹھ کر اپنے خالق و مالک و معبود کی تسبیح و تحمید و تہلیل و تکبیر ضروری ہے اور اس سے احتراز میرے محترم، شیطان کی طرف سے ہے۔ جس طرح ہر گھر میں ہر روز شام کے وقت کھانا پکانا ضروری ہے اس طرح اللہ کا ذکر بھی ضروری ہے کبھی آپ نے اس بات پر غور فرمایا کہ ساری دنیا کے ہر گھر میں امیر ہو یا غریب شام کے وقت کھانے کا اہتمام ضرور کیا جاتا ہے لیکن کسی بھی گھر میں ذکرِ الٰہی کا کبھی اہتمام نہیں ہوتا۔ یعنی لوگوں نے یوں سمجھ رکھا ہے کہ وہ دنیا میں کھانا کھانے اور کھا کر سونے ہی کے لیے آئے ہیں اور ساری رات سونے ہی کے لیے ہے۔ ہرگز نہیں، اس میں ایک حصہ اللہ کی یاد کا ہونا ضروری ہے سارا دن کام کیا، کھایا، رات کو کھایا اور سو گئے۔ یہ کوئی زندگی نہیں، انسان کو اللہ نے اپنی ساری مخلوق پر شرف بخشا ہے اور یہ شرف ذکر ہی کی بدولت ہے۔

کھانا کھاتے اور سوتے وقت تو کبھی یہ وسوسہ نہیں آیا کہ آج نہیں کھانا یا نہیں سونا۔ آرام کے کسی کام میں ذرا دیر نہیں کرتے لیکن جب ذکرِ الٰہی کا وقت آتا ہے تو فوراً بیکر بیٹھ جاتے ہو کہ بھئی توفیق ہی نہیں ملتی ہم کیا کریں۔ کھانے اور سونے کے وقت تو کبھی یہ عذر پیش نہیں کیا!

میں اپنے دوستوں سے فرمائش کرتا ہوں کہ وہ اپنے گھروں میں باقاعدگی سے روزانہ ذکرِ الٰہی کا اہتمام کیا کریں، مثلاً رات کو کھانے کے بعد ایک جگہ جمع ہو کر اپنے رب کے انعامات کے شکر کے صلے میں ذکر کیا کریں اور ضرور کیا کریں۔ گھر کے تمام افراد ایک جگہ بیٹھ کر چند منٹ، اور کچھ نہیں تو الحمدللہ الحمدللہ ضرور کیا کریں اور پھر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کریں۔ یہ مجلس ہر گھر کا ایک ضروری معمول ہو، ہر روز ہر مجلس میں یہ کلمات اگرچہ چند بار ہوں ضرور پڑھے جائیں اور ہر گھر میں اٹھے جائیں۔ اللہ کرے اللہ کے ذکر سے ہر گھر کا کونہ کونہ معمور ہو جائے یا حی یا قیوم آمین۔ تمنا نامیر کلام تھا۔ کرنا تیرا۔

خانقاہی نظام

فقراء کی رہائش گاہوں کا اصطلاحی نام "خانقاہیں" ہے
خانقاہ میں خانقاہی نظام ہی نافذ العمل ہوتا ہے کوئی اور نہیں اور خانقاہی نظام
میں اللہ اللہ کے سوا کچھ بھی نہیں ہوتا۔

خانقاہی نظام یہ تھا اور ہے :

آج کا رزق آج ہی تقسیم ہو۔

کھا ، کھلا

کل کے لیے جمع مت کر، کل کی روزی کل ملے گی ۔

جب تک یہ خانقاہی نظام قائم رہا فقر کی تمکنت رہی ۔

اللہ کرے یہ نظام پھر سے قائم ہو اور پوری آب و تاب سے ہر خانقاہ میں ہمیشہ جاری رہے ۔ اس نظام پہ کاربند ہو کر تو دیکھ قرونِ اولیٰ کی طرح برکات کا نزول ہو۔

یہ نظام جب بگڑ جاتا ہے کھلبلی مچ جاتی ہے ۔

خانقاہ میں ذکر ہوتا ہے، سیاست نہیں ہوتی ۔

جہاں ذکر نہیں ہوتا ، وہاں سیاست ہوتی ہے

اور سیاست میں الجھن کے سوا کچھ بھی نہیں ہوتا   وما علینا الا البلاغ

خانقاہ بولی : میرا نظام واپس لا ، قرونِ اولیٰ کی برکات میرے ہمراہ ہوں گی ۔

قیصر و کسریٰ کے حال کو تو ہم جانتے نہیں ، اپنے ہی حال کے ترجمان ہیں ۔

انوار و تجلیات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ہم سب نے اللہ کی معیت پہ یقین رکھتے ہوئے یہ قول کیا ہوا ہے

"کل کے لیے کوئی بھی شئے جمع کر کے نہیں رکھنی"

اور ہم نے اس قول سے کبھی نہیں پھرنا، قیامت تک زندہ اور قائم رکھنا ہے۔
اس قول و عمل کو نبھانا بچوں کا کھیل نہیں، عزم الامور کا فقید المثال اکھاڑہ ہوتا ہے جیسے تئے ہزاروں نامور نوجوان میدان میں اُترے کسی قسمت والے ہی نے بازی جیتی۔
نفس اسے قبول نہیں کرتا۔

سچ پوچھو تو یہی .... عزم الامور
ہر سہل سے سہل   ہر جد و جہد کا عمل   ہر فکر سے بے فکر
ہر فتنہ کا حصار   ہر حساب سے بے باق
اگر آج کا مال آج ہی خرچ نہ کیا
گویا طریقت کے عزم بالجزم کی خلاف ورزی کی
اپنے عزم صمیم کی عہد شکنی کا مرتکب ہوا

حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر آج تک فقر الی اللہ کی ایک خصلت ہمیشہ قائم و دائم رہی کسی بھی زمانے میں کبھی نہ بدلی اور نہ بدلے گی اور یہ خصلت ہے ______
ماسوا سے کُلیتاً مستغنی و بے نیاز رہنا
کسی میر و سلطان سے کوئی واسطہ نہ رکھنا
کھا کر کھلا کر کل کے لیے جمع نہ رکھنا اور مہاجر الی اللہ ہو کر متوکل علی اللہ زندگی بسر کرنا۔
قومیں بدلیں اور بدلتی رہیں فقر کی یہ خصلت ہمیشہ اسی حال میں لازوال رہی، لازوال ہے،

اور ہمیشہ برقرار رہے گی۔
اہلِ فقر کو نین کی آبرو ماشاءاللہ!
پہن — صرف تن ڈھانپنے کے لیے
کھا — صرف بقائے زیست کے لیے
سو — تازہ دم ہونے کے لیے
جاگ — صرف اللہ کے لیے ماشاءاللہ!
شام کو سوتے وقت ایک دمڑی بھی تیرے پاس باقی نہ ہو۔
فقر الی اللہ کا ابدی منشور! کل کے لیے کوئی بھی شے بچا کر نہ رکھنا
خانقاہی نظام کو زندہ اور قائم رکھنا احیائے سلوک
طریقت کی یہ منزل سہل ترین، یہی مشکل ترین
طریقت دُنیا کی ناداری کا اصطلاحی نام ہے اور تیری دنیا میں سب کچھ ہے
طریقت نہیں یہاں تک کہ بُو بھی نہیں۔
ناداری کا مطلب یہ ہے کہ اگر دنیا بھر کے خزانے بھی کسی طالب طریقت کو عنایت
کیے جائیں تو اُسی وقت حاجت مندوں میں تقسیم کر کے دَم لے اور پرندوں کی طرح
کھانے پینے کے سوا کوئی بھی شئے کل کے لیے جمع کر کے نہ رکھے۔
یہی ناداری فقر کی میراث، ربّ کا فضلِ عظیم اور الٰہی احسان و کرم کی حد ہوتی ہے۔
طریقت جسے تُونے عشرت کا سامان سمجھا ہوا ہے کانٹوں کا بچھونا اور لوہے
کے چنے چبانا ہے۔
جس دنیا کو طریقت نے ملعون و مردار قرار دیا ہے تیرے گھر کی ملکہ ہے
طریقت نے دنیا کی کوئی بھی شئے کسی سے کبھی چھپا کر نہ رکھی۔

من و عن پیش کر دی۔ یہ ناداری نہیں فضلِ ربی ہے۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ، کہتے ہیں کہ حضورِ اقدسؐ کل کے لیے کوئی چیز جمع نہ کرتے تھے
میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر عزیز اسی سنت کی تائید میں گزری۔
طریقتِ اسلام کا تقاضا ہے کہ حضورِ اقدسؐ کی اِس سنتِ مطہرہ کو بھی پورا کریں تاکہ
کامل اتباع کے دعویدار اور وراثت کے حقدار کہلا سکیں۔

فقر خصائلِ نبوتؐ میں سرِ فہرست فخر
طریقت کی سند — الفقر فخری

فقر انبیاء کرام علیہم السلام کی وہ سنتِ مؤکدہ ہے جس پہ کہ سید الانبیاء حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو ناز تھا۔
جس فقر پہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کو فخر تھا ہم اس سے بیزار ہیں،
یہ نسبت کیسی؟

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی
وفات کے بعد نہ کوئی دینار چھوڑا نہ درہم نہ بکری نہ اونٹ اور نہ ہی کسی چیز کی وصیت
کی اور یہ طریقت کی سنتِ مؤکدہ ہے۔
اللہ کے بندے مال جمع نہیں کرتے اور نہ ہی ان کے مال کی میراث ہوتی ہے جو کچھ
بھی وہ چھوڑیں صدقہ ہوتا ہے۔
فقیروں کی بھی کوئی جائیداد ہوتی ہے ؟ جس بھی ویرانے میں آئے ڈیرے جمائے
بے شک اللہ کے فقیروں نے دنیا کو حرام قرار دیا ہوا ہے۔ طریقت کی پریت کی
رِیت پُرانی ہے کبھی نہیں بدلی اور کبھی نہیں بدلتی۔
" تیری جیب میں کوئی پیسہ نہ ہو ایک دمڑی بھی نہ ہو گھر میں بھی نہ ہو بالکل نہ ہو

کسی بنک میں کوئی رقم جمع نہ ہو کسی بھی قسم کی کوئی جائیداد نہ ہو کسی سے بھی کہیں سے بھی آنے کی کوئی اُمید نہ ہو۔"

یہ تھا اللہ کے فقیروں کی خلافت کا خلافت نامہ ما شاء اللہ

صدقات وخیرات کی تقسیم اہم ترین فریضہ ہے۔

صدقات وخیرات مساکین کے لیے لی جاتی ہیں جمع کرنے کے لیے نہیں۔

کسی بھی شے کو جمع کر کے مت رکھو۔

اللہ کے بندوں نے اللہ کی مخلوق کے لیے دیا، تو نے بند کر کے رکھ دیا، خیانت نہیں تو کیا ہے؟

نہ میرا مال ہے نہ تیرا — اللہ کا ہے

اللہ کی راہ میں جی بھر کر لٹا۔ دن کا مال رات سے اور رات کا مال صبح سے پہلے تقسیم ہو اور ضرور ہو۔

لینے والے اتنے ہوتے ہیں اور اتنے ہیں کہ حدود حساب سے بالا۔ دمڑی دمڑی بھی دیں کم ہے۔

فی سبیل اللہ اخراجات — عجائب غرائب

غرباء ومساکین کی خدمت — عقدہ کشا

کسی بھوکے کو کھلا کر تو دیکھ، رحمت کے وہ در جو کبھی نہیں کھلتے کھل جائیں۔

کھا کر نہیں کھلا کر خوش ہو۔ کھانے سے کھلانا افضل۔

حضور اقدس ؐ نے فرمایا۔ "افضل صدقہ یہ ہے کہ تو بھوکے آدمی کا پیٹ بھر دے"۔

آج کا کھانا کھا چکنے کے بعد کل کے لیے کوئی بھی شے جمع کر کے نہ رکھنا میری طریقت کا مایۂ ناز اصول ہے جو کبھی نہیں بدلا اور کبھی نہیں بدلنا۔ زندہ رہا تو کل کی روزی کل ملے گی ماشاء اللہ!

ہر کوئی ہر قسم کے مجاہدے کا متحمل ہو سکتا ہے، امکانی ہے کل کیلئے کوئی بھی شے جمع کر کے نہ رکھنا اگرچہ سنتِ مؤکدہ ہے اس پر کسی کو بھی گزر نہیں۔

اور اس سنّتِ مؤکدہ مطہرہ کی بدولت ہی فقرا کا فقید المثال اور تمکنت سے ہمکنار رہا۔ حضرت آدم علیہ السلام صفی اللہ کی اولاد کو اسی خصلت کی بنا پر آب دار و تابدار کیا اور ہم میں اس کا نام تک نہیں۔ فقراء کی تمکنت خانقاہی نظام پر موقوف رہی اور رہے اور یہی نظامتِ طریقت کی جان۔

فقیر کی میراث کا وارث فقیر ہوتا ہے اور فقیر کے پاس کچھ بھی نہیں ہوتا مگر اللہ اور صرف اللہ۔ یہ تھی اور رہے طریقت کی راہ۔

جب بھی کوئی اس پر چلا کائنات نے اس کا استقبال کیا احترام کیا۔ فقر کی یہ خصلت جب تک باقی رہی چمکتا رہا دمکتا رہا۔

فقیر کی خانقاہ میں اگر ذکرِ الٰہی کے سوا اور کچھ نہ ہوتا فقیر کے بعد بھی ضرور فقیر ہوتا اور کسی وقف کا کوئی وجود نہ ہوتا۔

فقراء کی ہر شئے ملک و ملت کی میراث ہوتی ہے کسی فردِ واحد کی نہیں۔

حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا "ہمارے مال کی میراث نہیں ہوتی ہم جو کچھ چھوڑیں صدقہ ہے"

فقیر کی ہر شئے عوام کی طرف سے عوام کے لیے ہوتی ہے۔

کسی بھی شے کو جمع کر کے مت رکھ ملتے ہی حقداروں کو دے دیا کر

اگر تو نے ایسا کیا اور جس نے بھی کیا طریقت کا عَلَم بلند کیا۔

فقرا کی فتوحات کے تصرفات طالب کے لیے نہیں قطعاً نہیں۔

خیرات کا بے جا مصرف اسراف میں شامل ہے۔

اموال و املاک جب ضرورت سے تجاوز کر جاتے ہیں فتنہ بن جاتے ہیں۔

فقراء کی جو فتوحات دنیاوی اُمور پر خرچ کی جاتی ہیں کوئی رنگ نہیں لاتیں اور نہ ہی کوئی گُل کھِلاتی ہیں اور کسی نہ کسی رنگ میں تلف ہوجاتی ہیں۔
جو فتوحات اللہ ہی کے لیے وقف و مخصوص قرار دی جاتی ہیں اور نہایت ذمہ داری سے اللہ ہی کے کاموں میں خرچ کر دی جاتی ہیں، نزولِ برکات کا موجب بنتی ہیں۔
اگر کوئی اس اصُول کا پابند ہوجائے کایا پلیٹ جائے۔
خیرات کی خیر کی بُو سے غنچے مہک اُٹھتے ہیں
خیرات، خیرات کے لیے ہوتی ہے ذخیرہ کے لیے نہیں۔
کسی خیرات کا ذخیرہ مت کر
کسی خیرات کو چھُپا کر مت رکھ
جو روزی اللہ تجھُ کو دے جب تک اُسے تقسیم نہ کرلے مت بیٹھ۔
طریقت کا یہ قاعدہ کلّی ہے اور دائمی۔ ایک دو دن کے لیے نہیں۔
فقراء کے نزدیک دنیا کی کوئی بھی چیز اور کوئی بھی منصب اگرچہ ہفت اقلیم کی شاہی ہو کوئی قدر و اہمیت نہیں رکھتے۔ مطلق نہیں
مال و دولت پہ مت اِترا
دولت کی اہمیت تیری زندگی تک محدود
مرنے کے بعد تیرے لیے مٹی اور فتنات کا موجب
جس مال نے اورک ختم ہی ہوجانا ہے ابھی ختم کر کے سرخرو ہو۔
فقرا اپنی جان کے سوا کچھ بھی نہیں رکھتے۔ ذکر الٰہی کرتے ہیں،
دین کی دعوت و تبلیغ اور مخلوق کی بے لوث خدمت اور یہی ان کا صدقہ،
ماشاءاللہ!

جو رزق کل کے لیے رکھا گیا باسی ہے آج کا رزق آج تقسیم کر

تقسیم میں بُخل مت کر۔ کسی بھی شے کو بچا کر مت رکھ اور چُھپا کر مت رکھ۔

جو مال اللہ کے حکم کے تحت خرچ کیا جاتا ہے کبھی کم نہیں ہوتا۔ ہرگز کم نہیں ہوتا۔

فتنات کی اصل مال ہے۔ مال ختم ۔ فتنات ختم

مال فتنہ کا موجب۔ مال کے فتنہ سے پاک ہو۔

کھانے سے کھلانا اور جمع کر کے رکھنے سے دینا بہتر ہے۔

جن چیزوں کو تو نے زندگی کا حاصل بنایا ہوا ہے اور شب و روز انہی کی لگن میں مگن رہتا ہے کسی بھی کام کی نہیں۔ اسباب کے گرد گھومنا بھی کوئی زندگی ہوتی ہے؟

جس مال کو تو گن گن کر رکھے ہوئے ہے فتنہ ہے

جمع کر کے تو دیکھ ہی لیا ، اللہ کی راہ میں لٹا کر بھی دیکھ !

جو مال اللہ کی راہ میں لُٹا ۔ مالا مال ہوا

جو زینت کی آرائش میں لُٹا ۔ برباد ہوا۔

حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے مال کو اپنی اُمت کا فتنہ قرار دیا ہے

آج اس میں ۔ میں بھی مبتلا ہوں ۔ تُو بھی ۔ یہ بھی اور وہ بھی۔

یہ اُمت جب تک اس فتنہ سے پاک رہی دین کا بول بالا رہا۔ بحر و بر پر سیادت رہی اِنس و جانّ پہ قیادت رہی ۔ غیروں پہ ہیبت رہی ملی وقار پہ تمکنت رہی اور جب سے اس فتنہ میں مبتلا ہوئی ہر شے رخصت ہوئی۔

خیرات کی رقوم خیرات نہیں کی جاتیں ذاتیات کے مصرف میں لائی جاتی ہیں۔

خیرات کی رقم خیرات ہی میں تقسیم ہو۔

لباس نمائشِ جبّہ و دستار کے لیے نہیں تن ڈھانپنے کے لیے ہوتا ہے اسی طرح

کھانے سے لذّت مقصود نہیں قوّت کے لیے ہوتا ہے۔

حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے ساری عمر کھجور کی چٹائی پہ گزاری اور کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہ کھایا نہ ہی کبھی کوئی فاخرہ لباس پہنا اور یہ ترک سنت مؤکدہ ہے جس پر کہ ہم میں سے کسی کو بھی گزر نہیں۔

یہ تقلید مدّت سے اور شدّت سے کرم کی منتظر ہے یا اکرم الاکرمین
اِس کے بنا فقر سجتا نہیں اور پھبتا نہیں۔

یہ محل، یہ ذخیرے، یہ تفریحات یہ تقریبیں سنّتِ نبویؐ کی اتباع نہیں صریح خلاف ورزی ہے۔

یا شیخ الفقرا کی فتوحات فقرا ہی کے لیے مخصوص اور فقرا ہی کو لائق و سزاوار ہوتی ہیں عیش و عشرت کے لیے نہیں۔

فقرا کا رہنا مسافر کی طرح ہوتا ہے ایک بقچی میں بند نہ کل کے لیے ذخیرہ نہ فکر، اور نہ ہی زندگی کی امید۔

دین دار سرمایہ دار نہیں ہو سکتا۔ کبھی نہیں ہو سکتا۔ سرمایہ دین کی ضد ہے۔
دین دار کسی بھی چیز کی طمع نہیں کیا کرتے اور نہ ہی کسی چیز کو جمع کیا کرتے ہیں جس راستے سے جو چیز آیا کرتی ہے اُسے اُسی راستے لوٹا دیا کرتے ہیں۔

آوے جاوے ہر دے لیکھے
سائیں کھڑا تماشا دیکھے

روزی روز ملتی ہے ہر ذی روح کو ملتی ہے ضرورت کے مطابق ملتی ہے اور روزی کا رزاق مطلق اللہ ہے۔ روزی کھلانے سے کسی کی بھی کم نہیں ہوتی جمع کرنے سے کم ہوتی ہے۔

حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا مجھکو وحی کے ذریعہ حکم نہیں دیا گیا کہ میں ل کو جمع کروں یا تجارت کروں بلکہ یہ وحی کی گئی ہے کہ تو اپنے پروردگار کی حمد کی تسبیح کر سجدہ کرنے والوں میں ہو اور اپنے پروردگار کی عبادت کر یہانتک کہ تو موت سے ہمکنار ہو۔

حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا اس شخص کا گھر ہے جس کا (آخرت میں) گھر نہیں اور مال اس شخص کا ہے جس کا (آخرت میں) مال نہیں اور مال وہی شخص جمع کرتا ہے جس میں عقل نہیں۔

دنیا بھلی او بھلی

ابھی تک کوئی ایسا جوان دیکھنے میں نہیں آیا جو جھوٹ نہ بولتا ہو غیبت نہ کرتا ہو چغلی نہ کرتا ہو حسد نہ کرتا ہو اور

مال جمع نہ کرتا ہو

دنیا گونا گوں — ہوتا ہوگا کبھی دیکھا نہیں جو مال نہ رکھتا ہو

مال بندے کی سب سے بڑی آزمائش ہے

گنتے گنتے مر گیا کسی بھی کام نہ آیا۔

ورثاء کیلئے باعثِ فتنات   اپنے لیے باعثِ عذاب

خلق کو کھلا کر بھوکے رہنا ہماری وہ مایۂ ناز طریقت ہے جس پر ہم پھولے نہیں سماتے کل کے لیے کوئی بھی شئے جمع کرکے نہیں رکھتے اور ہمیشہ شکم سیر رہتے ہیں شام کا کھانا کھا چکنے کے بعد کھانے کی ہر شئے کو سمیٹ کر غرباء کو صدقہ کر دینا اور کل کے لیے کوئی بھی شئے بچا کر نہ رکھنا جنگل کے توکل کا دستور رہے۔

پھر سُن اور غور کر۔ فقیر کی کوئی جائیداد نہیں ہوتی۔ کوئی مال نہیں رکھتا۔ جو شئے

لوگ فقیر کو دیتے ہیں لوگوں میں تقسیم کر دیتا ہے کبھی بخل نہیں کرتا اور نہ ہی کل کے لیے کوئی بھی شے جمع کر کے رکھتا ہے۔ یہی فقیر کا ترکہ ہوتا ہے اور یہی خیرات۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے حضرت ابوذر غفاری رضؓ اسی پہ کاربند تھے۔ حضرت ابوذر غفاری رضؓ کی ہر شب یوں گزرتی کہ نہ کوئی دینار پاس ہوتا نہ درہم جو ہوتا سونے سے پہلے تقسیم کر دیتے۔ حضرت امیر معاویہ رضؓ نے بغرض امتحان غلام کے ساتھ ایک ہزار اشرفی بھجوائی۔ پھر اگلے روز علی الصبح ہی غلام کو کہہ بھیجا کہ وہ رقم کسی اور کا حصہ تھی غلطی سے آپ کو دے دی گئی واپس لوٹا دیں۔ فرمانے لگے امیر سے کہو وہ رقم میں نے سونے سے پہلے مستحقین میں تقسیم کر دی تھی کچھ مہلت دے دو تاکہ واپسی کا بندوبست کر سکوں۔ ماشاء اللہ!

....

قرونِ اولیٰ کی تمکنت کا راز — ذکرِ دوام اور
فقر کا کمال — ترکِ تام
ذکرِ دوام پہ استقامت — جہادِ اکبر
ترکِ تام — اصحابِ صفہ رضؓ کا فقر۔ سارے دین کا مظہر یہی عین کرامت۔
جس نے اس النسب معمول کی خلاف ورزی کی جامۂ فقر کو تار تار کر گیا
فقرِ ابوذر رضؓ کو داغ دار کر گیا اور جو بھی اس معیار پہ پورا اترا۔ کامیاب۔
ماشاء اللہ!

خصلت

میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خصائلِ نبوت میں سے کسی ایک کو کماحقہ، اپنانا طریقت میں خصلت کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

بات نہیں صفات پیدا کر
بات گفتار صفات کردار

رحمت کا نزول بات پہ نہیں صفات پہ موقوف ہے
رحمت، نصرت، برکت اور فتح گفتار پہ نہیں کردار پہ عنایت ہوتی ہے
بات صرف سامعین کو خوش کرتی ہے اور بس
میرے محترم محض باتوں سے کوئی بات نہیں بنتی۔ تو بہ توبہ ہماری کس بات پہ کوئی کیا یقین کرے؟ ہم جب باتیں کرنے لگتے ہیں پل باندھ دیتے ہیں۔
ہر قسم کی بات کر چکے کوئی کسر باقی رہ گئی ہے تو وہ بھی کر لو۔
بتا، تیری کسی بھی بات سے کیا حاصل؟ نہ بات کا درآمد نہ ملاقات
تم بولتے ہو لوگ سنتے ہیں کوئی اُمید افزار نیتجہ برآمد نہ ہوا۔
قوموں کی حالتیں باتوں اور کراماتوں سے نہیں کسی کردار کے عملی نمونے کی بدولت بدلا کرتی ہیں۔
اے ہم نشیں! اللہ کا کُن تیری بات کا نہیں صفات کا منتظر ہے
یہ دَور بات کا نہیں صفات کا ہے مٹی کا یہ بت صفات ہی سے اشرف و افضل ہے۔

خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم میں سے کسی ایک کے کردار کا نمونہ تو کسی نے کیا پیش کرنا ہے جھلک پیش کر دو!

اللہ کے دینِ متین کی کسی بھی خصلت کو اپنا اور ضرور اپنا۔

صرف باتوں پہ اکتفا نہ کر۔

دین نمونے کا محتاج ہے اور نمونے ہی سے زندہ اور قائم۔

محض بات کسی کو بھی کیونکر مطمئن کر سکتی ہے؟

علم ایک بات ہے اور بات نمونے ہی سے زندہ اور قائم رہتی ہے۔

اور نمونے بندے ہی دنیا میں پیش کیا کرتے ہیں فرشتے نہیں۔

اے میرے نوجوان! میدان تیری کسی خصلت کے نمونے کا مدّت سے اور شدت سے منتظر ہے۔ بیدار ہو، کمر کس، سامنے آ، کسی خصلت کا مظاہرہ کر آدمیت و انسانیت و بشریت کا عروج کسی عمل کو پڑھنے کی بدولت نہیں، خصلت کو اپنانے کے باعث ظہور پذیر ہوتا ہے۔ تاریخِ عالم نے خصلت ہی کی بدولت آدمیت کا تذکرہ کیا۔ اہلِ خصلت دنیا سے اُٹھ گئے، ان کے جسم پیوندِ خاک ہو گئے، قبروں میں پڑے پڑے صدیاں گزر گئیں مگر اُن کا تذکرہ باقی احترام باقی عظمت برقرار مثال موجود اور فیض سدا جاری رہا۔

اور اے جانِ من! افراد کا نہ اقوام کا مال کا نہ اسباب کا صرف خصائل کا تذکرہ باقی رہتا ہے۔ خصلت صرف باقی ہی نہیں رہتی آنے والوں کی رہنمائی بھی کیا کرتی ہے۔ خصلت کی عظمت دیکھ! نبوت مخصوص خصائل ہی سے عبارت ہے اور خصائلِ نبوت ہر خصلت کی کسوٹی ہیں۔

جو خصلت اِس معیار پہ پوری اُترے منقبول ورنہ مردود۔

کوئی مقبول خصلت اپنا۔ نرا رولا ہی نہ پا۔ رَدے بیں ہر شئے رُل جاتی ہے۔
خصائلِ نبوّت اوامر و نواہی پہ مشتمل چند حروف کا مجموعہ، باقی سب شاعرانہ تخیلات۔
نیکی کی کوئی بات ایسی نہیں جس کا حکم نہ دیا گیا ہو کوئی بُرائی ایسی نہیں جس سے روکا نہ گیا ہو۔

ہم نیکی کرتے نہیں بُرائی سے رُکتے نہیں
جانتے سب ہیں مانتا کوئی نہیں۔ جو باتیں قطعی منع ہیں مثلاً یہ کہ جھوٹ نہ بولیں، کسی کی غیبت نہ کریں حسد سے بچیں دوسرے کی عیب جوئی کی بجائے پردہ پوشی کریں مخلوق کی خدمت میں خالق کی رضا تلاش کریں وعدہ خلافی نہ کریں وغیرہ کوئی ان سے باز نہیں رہتا۔ قابلِ فکر یہ بات اور ایسی باتیں ہیں ہم ان امور پہ عمل کی بجائے دور از کار نظریات میں اُلجھے رہتے ہیں شریعت کا ہر اُصول ہر کسی کے لیے ہے اور ہر زمانے کے لیے ہے۔
یہ سختی جو ہمیں نظر آتی ہے ہماری اپنی پیدا کردہ ہے اور اس کا بڑا سبب ہمارا شریعت کے احکام کو چھوڑ کر لفظی بحثوں میں الجھنا ہے۔
کیا سنتِ مطہرہ کا عملی نمونہ ہمارے لیے کافی نہیں؟ آسان راہ چھوڑ کر مشکل راستہ کیوں اپنایا جائے؟ پہلا قدم امر و نہی کا پابند ہونا ہے اور امر و نہی واضح ہیں۔
خصلت کی تبلیغ نہیں ہوتی خصلت بذاتِ خود ہی تبلیغ ہوتی ہے۔
اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآنِ کریم اور میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنتِ مطہرہ نے جن خصائل کو اپنی محبت کا موجب قرار دیا انہیں اپنا،

ناپسندیدہ سے باز رہ اور انہی کی تبلیغ کر۔
ہو سکے تو سب کو ورنہ کم از کم ایک کو ضرور اپنا۔
بندے کی خلقت نہیں خصلت بدلا کرتی ہے خصلت ہی کے باعث
بدترین اور خصلت ہی کی بدولت بہترین بنتا ہے۔
شیطان کے سر پر سینگ نہیں ہوتے مذموم خصائل ہی کے باعث شیطان ہے
ورنہ یہی شیطان جب اوصافِ حمیدہ کا حامل تھا معلم الملائک تھا۔ حسد کی
بنا پر ملعون و مردود ہوا۔
حسد خصائل کی دنیا میں بدترین خصلت سے بھی بدتر ہے۔
حاسد کسی کا بھی خیر خواہ نہیں ہوتا ہر کوئی ہر کسی کا حاسد ہے اور حسد کی نحوست
ہی کے باعث بدخواہ۔ تیری تاریخ کے انمٹ عنوان حسد ہی کے باعث اُبھرے،
اُبھرتے رہے اور اُبھرتے رہیں گے۔
کاش کوئی جوان اسے ملیا میٹ کرتا!
ہوگا ضرور، دیکھا نہیں جو حسد سے پاک ہو۔
ہم جھوٹ، چغلی، غیبت اور حسد ہی کے مارے ہوئے ہیں۔ اگر ان مذموم
ترین خصائل سے باز رہتے تو کیا خوب ہوتا بے شمار علم و حکمت کے حامل ہوتے۔
دینِ اسلام کی دعوت و تبلیغ کا مبلّغ غیبت و چغلی کا شکار ہو گیا۔ جو ہر
شئے پہ غالب تھا مغلوب ہو گیا!
جس کی زندگی کے نمونے سے زندگی بہرہ ور تھی گم ہو گیا
زندگی کے میدان میں کوئی اپنی خصلت پیش کر
دادا کے نانا کی خصلت پہ مت اِترا۔

تیرے آباء کی خصلت تیری پیشوائی کے سوا اور کیا کام آسکتی ہے ؟
جب تک تو خود میدان میں نہیں اُترتا کوئی دوسرا کیونکر اُتر سکتا ہے ؟
اے میرے نوجوان ! اب تیرے پاس باتوں کے سوا کچھ بھی نہیں ۔ کسی خصلت کو اپنا ۔ جو خصلت اقوامِ عالم کے لیے نمونہ اور برتری کا موجب تھی اب تم میں نہیں ۔

ملی تعمیرات میں جو مقام اتحاد و ایثار کو حاصل ہے کسی دوسری خصلت کو نہیں یہ خصلت پیدا کر اور ایک جان بن کر ایک کنبے کی طرح متحد ہو ۔
اتحاد ملّت کی پکار ہے تیرے اتحاد کی تاریخ کے قصّے اب تک دنیا کو نہیں بھولے تیری اِس فرقہ وارانہ کشیدگی نے ملّت کے شیرازے بکھیر دیئے ۔ اللہ کرے مُسلمان پھر سے متحد ہوں اور عالم گیر اسلامی اتحاد ہو ۔

اتحاد نصرت اور نصرت فتح ہے

حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سارے مومن ایک فردِ واحد کی مانند ہیں (یعنی ایک شخص کے جسم کے اعضاء کی مانند) جب اُس کی آنکھ دُکھتی ہے تو سارا جسم دُکھتا ہے اور سر میں درد ہوتا ہے تو سارا بدن اس کی تکلیف محسوس کرتا ہے ۔

(مُسلم)

متحد ہو اور اتحاد کی برکات دیکھ جس گھر میں اتحاد ہوتا ہے گاؤں بھر میں اس کا دبدبہ ہوتا ہے ۔

حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بدگمانی سے اپنے آپ کو بچاؤ اس لیے کہ بدگمانی بدترین جھوٹی بات ہے اور کسی کا حال یا کوئی خبر معلوم کرنے کی کوشش مت کرو اور کسی کے سودے کو مت بگاڑو ۔ آپس میں حسد نہ کرو ۔ بغض نہ رکھو ۔

غیبت نہ کرو اور اللہ کے سارے (مسلمان) بندے بھائی بن کر رہو اور ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ آپس میں حرص نہ کرو (بخاری و مسلم)

جھوٹ، غیبت، چغلی، کینہ، حرص اور حسد قطعی حرام ہیں۔

ہے کوئی جو اِن سے مبرّا ہو؟

ان رذائل وخبائث سے ایک دن، صرف ایک دن، اجتناب کر کے دیکھ، اگر شام تک کایا نہ پلٹے جو چاہے کہہ۔

میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم مجسم مکارمِ اخلاق ہیں۔ ان کے کسی بھی اخلاق کو استقلال سے اپنا۔ میرے آقا روحی فداہ کا نمونہ معتبر، مستند، فلاحِ دارَین کا امین۔

یہ نمونہ ہر وقت تیرے پیشِ نظر رہے۔

کسی بُرائی و بے حیائی کو قطعی ترک کر پھر جتنے جی کبھی اس کے نزدیک مت پھٹک۔ کوئی خصلت اپنا پھر اسے کبھی باطل نہ کر۔

خصلت ادا مر دلواہی کا مظہر العجائب نمونہ۔ خرافات کا نام تک نہیں۔

کوئی عمدہ خصلت اپنا۔ جہاں سے بھی ملے حاصل کر ورنہ یہ زندگی کسی دفتر میں قابلِ قبول نہیں۔ بیشک آدمیت و انسانیت و بشریت کی عظمت کا راز خصلت ہے۔

ہر شے فانی۔ خصلت باقی۔ باقیات الصالحات۔ ماشآءاللہ!

خصلت کے سوا کوئی اور تذکرہ نگار خانۂ دہر میں زندہ نہیں رہتا۔

خصلت کے مرنے کا کوئی منکر نہیں۔ خصلت ہر شئے پر غالب رہتی ہے حتیٰ کہ موت پہ بھی۔ ہر شئے مٹ گئی، خصلت کبھی مٹ نہ سکی۔ اپنے حامل کو بھی زندۂ جاوید بنا گئی۔ انکی صورت اوجھل ہوگئی خصلت اوجھل نہ ہو سکی۔ کسی بھی خصلت کا باب کبھی محو نہیں ہوتا۔ کہکشاں کی طرح جگمگاتا رہتا ہے۔ خصائلِ نبوّت — زندہ باد۔

تَرک

طریقت الاسلام میں نفیٔ تام کا اصطلاحی نام ترک ہے

نفیٔ تام سے ترکِ تام

ترکِ تام سے تعلق تام

تعلق تام سے شفا اور شفا سے اطمینان۔

مبصّر نے اوصافِ حمیدہ کی لُغت کے ورق ورق پلٹے۔ اور ترک اِس صفت

پہ قلم رُکا کہ کائنات کی جمیع صفات کی اُمّ تَرک ہے۔

ہر صفت اسی کی مرہُونِ منّت

ثابت قدم رہے تو یہی ہر صفت کا منبع اور

ترک کے ستّر ہزار ابواب ہیں

استقامت نے کہا مرحبا

حکمت نے اس کو مان لیا

جہاد زندگی کی داستان اور تَرک اس کا دیباچہ ہے

تَرک طریقت کا اوّلین قدم اور نزولِ برکات کا انسب معمول ہے

طریقت دین کی رہین۔ اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔

طریقت چند اسباق پہ مشتمل ہے۔

ترکِ دُنیا ــــ دُنیا مردار اور دین زندگی کا راہنما

جو دُنیا سے کنارہ کش ہوا، اللہ اور اس کے رسُولؐ سے ہمکنار ہوا۔

ترکِ دنیا بچّوں کا کھیل نہیں، مَردوں کا اکھاڑا ہے۔ اِس میدان میں بڑے

بڑے جواں مرد گھٹنے ٹیک گئے۔

کاروبار ترک کرنا ترکِ دُنیا نہیں،

کاروبار کرتے دُنیا سے دُور رہنا عین ترک ہے۔

اپنے آپ کوئی بھی دُنیا کی محبّت ترک نہیں کر سکتا مگر اللہ ہی کی توفیق سے۔

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدسؐ نے فرمایا:

ترکِ دُنیا حلال کو حرام بنانے اور مال کو ضائع کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ ترکِ دُنیا یہ ہے کہ جو کچھ تیرے ہاتھوں میں ہے (یعنی مال و دولت) اس پر بھروسہ نہ کر بلکہ اس پر بھروسہ کر جو اللہ کے ہاتھوں میں ہے اور ترکِ دُنیا یہ ہے کہ جب تجھ پہ کوئی مصیبت پڑے تو تُو اس مُصیبت میں ثواب کا طالب ہو اور یہ خواہش رکھ کہ یہ مصیبت باقی رہے اور ختم نہ ہو (تاکہ اس کا ثواب حاصل ہوتا رہے)

ترمذی / ابنِ ماجہ

درویش تارک الدُّنیا ہوتا ہے نہ کہ تارک السُّنّت۔

تارکُ السنّت گمراہ ہے اگرچہ کوئی ہو۔

فقر الی اللہ — ستّر ہزار سُنن کی اتباع، ماشآء اللہ مُبارکاً مکرمًا مشرفاً

سنّتِ مؤکدہ سے انحراف — طریقت کی پامالی

قرونِ اُولےٰ کی تمکنت کا راز — ذکرِ دوام

اور فقر کا کمال — ترکِ تام

ہماری طریقت چند اسباق پہ مشتمل ماشآء اللہ

قدم قدم پہ توبہ و الاستغفار

اَلصَّمتُ التّام

وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَاكُنْتُمْ

ذکرِ دوام

ترکِ تام

مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا

سلوک کے دو مقام ہیں : اصلی اور نقلی

طلب و تمنّا نقلی اور فقر و غنا اصلی مقام ہے۔ نقلی میں جُستجو اور اصلی میں ترک ہے۔ ترکِ تام۔

ترکِ تمنّائے حیات، ترکِ تمنّائے جمال، ترکِ تمنّائے کمال، ترکِ تمنّائے وصال، ترکِ خوف و حزن، ترکِ وطن، ترکِ مال و اسباب، ترکِ تمنّا، ترکِ غیظ و غضب، ترکِ فواحش، ترکِ جستجو، ترکِ کُفر و شرک، ترکِ کذب، ترکِ غیبت، ترکِ بدعت، ترکِ نمیمت، ترکِ شہوت، ترکِ بہتان، ترکِ معصیت، ترکِ بُخل، ترکِ انتقام، ترکِ مُلاقات بہ میر و سُلطان، ترکِ مُداخلت فی الامور کلّھا، ترکِ فضولیات۔

ترک فطرت ہے اور فقر کی عظیم خصلت۔ فقر کو ترکہ میں ترک عنایت ہوتا ہے۔ ترکِ معصیّت اور ترکِ فضولیات۔ فقر کی بیّن علامات

فقر کی میزان میں ترک کا کوئی ہم پلّہ نہیں۔ زُہد و تقویٰ بھی نہیں۔

ترک عملاً زُہد اور تقویٰ کی رُوح ہے۔

فقر کا حاصل ترکِ تام اور ذکرِ دوام

جو کرتا نہیں، کر سکتا نہیں، تاویلات کرتا ہے۔

قُرآنِ کریم اور میرے آقا کی سُنّتِ مطہرہ کی اتباع کا اصطلاحی نام تصوّف ہے اور تصوّف میں ذکرِ دوام اور ترکِ تام کے سوا کچھ بھی نہیں ہوتا۔

ترکِ نام ہے مُراد، ہر اُس قول و فعل کو ترک کرنا ہے جو اللہ اور اس کے رسُول کریمؐ کو ناپسند ہو۔

حضورِاقدسؐ نے ساری عُمر کھجور کی چٹائی پر گذاری اور کبھی بھی پیٹ بھر کر کھانا نہ کھایا اور نہ ہی کبھی کوئی فاخرہ لباس پہنا اور یہ ترک سنّتِ مؤکدہ ہے جس پر کہ ہم میں سے کسی کو بھی گذر نہیں۔

حضُور اقدسؐ نے فرمایا:

دُنیا میں یوں رہو گویا تُم ایک پردیسی ہو یا ایک مُسافر جو کسی راستے سے گذر رہا ہو اور اپنے آپ کو قبر والوں میں شُمار کرو

مُسلمان کا مُسافر کی طرح رہنا رہبانیت نہیں، عین اسلام ہے۔

فقیر کے سوا کسی نے بھی اس دُنیا کی کوئی بھی چیز کبھی ترک نہیں کی، جُوں کی توُں قائم رکھی۔ جب تک اِس ملعون و مردار سے کُلیتاً دست بردار نہیں ہوتا، اگلا باب کیونکر کھُل سکتا ہے؟

شانِ عبدیت ـــــ ترکِ مدّعا اِلاّ بذکر اللہ، ماشاء اللہ

جو بھی شے ذکر و طاعت کے صیغہ میں شمار نہیں ہوتی اور جو بھی شے ذکر و طاعت کی راہ میں مُخل ہو، کسی بھی انداز میں مُخل ہو، ترک کی کتاب میں واجبُ الترک ہے اگرچہ میر و سُلطان کی محفل ہو۔ جو مصروفیت تجھ کو تیرے اللہ سے دُور کر دے، مذموم ہے، ترک کر۔

حضُورِاقدسؐ نے فرمایا: خبردار دنیا ملعون ہے اور جو چیز دُنیا کے اندر ہے وُہ بھی ملعون ہے مگر ذکرِ الٰہی اور وُہ چیز جس کو اللہ پسند کرتا ہے اور عالم اور علم حاصل کرنے والا۔

(ترمذی۔ ابن ماجہ)

جب تک کوئی ملعون و مردار سے پاک نہیں ہوتا، ناپاک ہی رہتا ہے۔
ناپاکی میں طہارت نہیں ہوتی اور طہارت کے بغیر نماز نہیں۔
یہی طریقت کی حقیقت ہے۔
اگر پاک ہوتے، علم و حکمت اور عشق و رِقّت کے دفتر کھُل جاتے۔ جب تک کوئی ملعون و مُردار کو کلیتاً ترک نہیں کرتا، قرآنِ عظیم اور سُنّتِ مطہرہ کے نُور سے کیسے مُنّور ہو؟ میرے آقا رُوحی فداہ صلّے اللہ علیہ وسلم کی چار باتوں کو ماننا ایمان کی تکمیل کا اُمید افزا مقام ہے۔
ترک کذب - ترکِ غیبت - ترکِ نمیمت اور ترکِ حسد
جب تک کوئی غیبت ترک نہیں کرتا، کسی کو بھی کوئی فیض کبھی نہیں ملتا۔
غیبت خورُ مردار خور ہوتا ہے۔
جسم الوجود کا باطن پانی سے نہیں ترک سے پاک ہوتا ہے اور یہ ترک زبانی کلامی نہیں ــ اللہ اللہ بڑے بڑوں کے گھٹنے ٹیک دیتی ہے۔
غور سے سُن ۔ کان کھول کر سُن۔
ترک کی بدولت ہی مقامات تمکین الوریٰ ہوتے ہیں،
محلات و باغات کی بنا پر نہیں۔
اپنے علم پر عمل کیا کرو
ملعون و مُردار سے باز رہا کرو
اس طریق سے بہتر کوئی طریقت نہیں۔
بڑے میاں! کوئی مانے نہ مانے، فقر کے جملہ مقامات ترک ہی کے تابع ہیں۔ بھانویں کجھ بھی نہ پڑھ، کجھ بھی نہ کر، کافی ہے۔

المہاجر الی اللہ والمتوکل علی اللہ العظیم

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک فقر الی اللہ کی یہ خصلت ہمیشہ قائم و دائم رہی اور کسی بھی زمانے میں کبھی نہ بدلی، نہ بدلے گی۔ اور یہ خصلت ہے... ماسوا سے کلیتاً مستغنی و بے نیاز رہنا اور کسی میر و سلطان سے کوئی واسطہ نہ رکھنا۔ کھا کر، کھلا کر، کل کے لیے جمع نہ رکھنا اور مہاجر الی اللہ ہو کر متوکل علی اللہ زندگی بسر کرنا۔

قومیں بدلیں اور بدلتی رہیں، فقر کی یہ خصلت ہمیشہ اسی حال میں لازوال رہی، لازوال ہے اور ہمیشہ برقرار رہے گی۔

یا ربِّ ذوالجلال و الاکرام ! تیرا یہ رذیل و ذلیل و کمین بندہ ابو انیس محمد برکت علی عفی عنہ بن والدین نگاہی بخش و جنت بی بی درویش الوراء حضرت بابا دندو شاہؒ (رونق افروز لبِ دریائے ستلج) کی اولاد میں سے ہے اور شاہِ ولایت حکیم سید امیر الحسن سہارنپوری قدس سرہ العزیز کا مریدُالاناب ہے۔

یا اللہ یا رحمٰن یا حی یا قیوم یا ذاالجلال والاکرام! تیری قسم! ئیں تیری راہ میں نکلا ہوا ہوں، تیرے سوا میرا کوئی کچھ نہیں لگتا اور نہ ہی میں تیرے سوا کسی سے بھی کوئی تعلق رکھتا ہوں مگر تیرے لیے۔

اپنی چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی ہر حاجت کو تیرے ہی سپرد کر کے، قطعی سپرد کر کے، اپنے تمام معاملات، دینی ہوں یا دنیوی، ظاہری ہوں یا باطنی، تیرے حوالے کر کے، تجھی کو سونپ کر، مراتب و درجات سے کلیتاً مستغنی و بے نیاز اور دستبردار ہو کر، دین دنیا اور آخرت کے تمام دفاتر بند کر کے اور سر بمہر کر کے تیری ذاتِ قدس کے ذکر و فکر میں ہمہ تن و من محو و منہمک ہوتا ہوں۔

مہاجر الی اللہ کی ہر شے بھی فقر الی اللہ کے مصداق ہوتی ہے۔ کوئی بھی شے

اس کی ملکیت نہیں کہلاتی، مالک ہی کی مِلک ہوتی ہے۔

اللہ کے بندے اللہ کے سوا کسی بھی شے کے طلبگار نہیں ہوتے اور مطلق نہیں ہوتے۔ ان کی نظروں میں دنیا اور جو کچھ بھی اس دنیا میں ہے، کوئی وقعت نہیں رکھتی، ہیچ و بیکار ہوتی ہے۔

کسی بھی درجے یا منصب کی کوئی طلب نہیں کرتے، صحرا کے پھول کی طرح گمنام زندگی گزار کر چل دیتے ہیں۔ بنی بنائی پہ آتے ہیں اور بنی بنائی چھوڑ جاتے ہیں۔

اللہ کے کاموں کو حکمت پر مبنی سمجھ کر، ہر امر کو اگرچہ وہ بظاہر ناخوشگوار ہو، خندہ پیشانی سے تسلیم کرتے ہیں۔ کبھی اعتراض نہیں کرتے اور نہ ہی کسی حال کو بدلنے کی فرمائش کرتے ہیں۔

اللہ کے بندے نہ کسی سے ڈرا کرتے ہیں اور نہ بُرا کرتے ہیں۔ بھلائی کے کام کیا کرتے ہیں اور موت سے کھیلا کرتے ہیں یعنی اللہ کے لیے جیا اور اللہ کے لیے مرا کرتے ہیں۔

مال ان کی منزل میں ہوتا ہی نہیں۔ نہ کبھی مال کی طمع کرتے ہیں نہ جمع کرتے ہیں۔ جو مال اللہ ان کو دیتا ہے اسی وقت اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتے ہیں۔ اور اِس حال میں شام کرتے ہیں کہ کل کے لیے نہ کوئی ذخیرہ ہوتا ہے نہ غم اور نہ ہی زندگی کی امید۔ گویا دنیا میں مسافروں کی طرح رہا کرتے ہیں اور مہاجروں کی طرح مرا کرتے ہیں۔ جب اس دنیا سے جاتے ہیں، کوئی میراث چھوڑ کر نہیں جاتے۔ بیشک اس حال میں وہ سورج کی طرح چمکا اور گلاب کی طرح مہکا کرتے ہیں۔

فقیر ازلی مہاجر الی اللہ ہوتا ہے۔

ہجرت فقیر کو ورثہ میں عنایت ہوتی ہے۔

حکمت کی قدرت اور قدرت کی حکمت جہاں چاہتی ہے، لے جاتی ہے،

کسی اور کی مرضی کبھی کرنے نہیں دیتی۔

قدرت کی جس حکمت نے مجھے اُس دارالاحسان سے رخصت فرمایا، اس کا شکریہ! ہجرت کے بعد عنایت کی حد کردی!

امن وسلامتی سے زندگی گزارنے والا بندہ کبھی ہجرت نہیں کرتا۔ جو بندہ زندگی سے تنگ آجاتا ہے ہجرت کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

ہجرت میں پانچ چیزیں بدل جاتی ہیں:

وطن ○ پڑوس ○ زبان ○ کسب ○ رشتہ دار

اللہ تعالیٰ نے ہجرت کرنے والوں کی شان میں یہ فرمایا کہ

''سو جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں ستائے گئے اور لڑے اور قتل کیے گئے، میں ضرور ان سے ان کے گناہ دور کروں گا اور ان کو ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ یہ بدلہ ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ کے پاس اچھا بدلہ ہے۔

(سورۃ آل عمران، آیت ۱۹۵)

اللہ کا یہ فرمان ان لوگوں کے لیے ہے جنہوں نے اللہ کے لیے مٹی کا ایک بے قدر گھر، بے وفا دوست اور ناپائیدار مال چھوڑا۔ سلوک کی منزل میں سالک دیارِ ہستی کا مہاجر ہوتا ہے اور مہاجر الی اللہ ہوتا ہے ماشاءاللہ! اور ہجرت کے رتبے کو کوئی رتبہ نہیں پاسکتا۔

جس نے اللہ کے لیے ہجرت کی اور اللہ کی طرف ہجرت کی، دیارِ ہستی کو خیر باد کہا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے کہا، جن کا دنیا میں جینا اور مرنا اللہ ہی کے لیے رہا، اللہ کے سوا کوئی اور غرض و غایت مطلق نہ تھی، دنیا میں مسافروں کی طرح رہے اور دل کی دنیا میں اللہ کے سوا کسی اور چیز کو کبھی داخل ہونے نہ دیا اور کسی بھی رنگ میں کبھی داخل

ہونے نہ دیا .... مہاجر الی اللہ ہیں اور اللہ ہی اپنی راہ میں ہجرت کرنے والے مہاجرین کے مقام کا واقف ہوتا ہے۔ واضح ہو کہ ایک معمولی دنیاوی ہجرت مہاجر کو تمام گناہوں سے پاک کر دیتی ہے۔ وماعلینا الا البلاغ۔

اگرچہ اللہ کی دنیا وسیع و عریض ہے، پھر بھی جب کسی بندے کا جینا تنگ ہو جاتا ہے، کوئی اور سبیل نظر نہیں آتی، ہجرت کرنے پہ مجبور ہو جاتا ہے اور یہ بندے بے چارے کی زندگی میں انتہائی پریشانی کا عالم ہوتا ہے۔

میں نے ۴۱ بار اللہ کی راہ میں .... صرف اللہ کی راہ میں ہجرت کی۔

۱۳۶۷ھ سے لگاتار جاری ہے۔ ساری عمر مہاجر الی اللہ بن کر گزاری اور اللہ ہی بہتر جانتے ہیں کیسے کیسے حال میں گزری۔

میں نے ہر ہجرت اللہ کے لیے کی، اللہ کے ذکر کے لیے کی، دین اسلام کی تبلیغ کے لیے کی اور اللہ کی مخلوق کی خدمت کے لیے کی۔

مہاجر الی اللہ خانہ بدوش ہوتا ہے۔ وطن، پڑوس، یار و اغیار سے بیگانہ۔

مہاجر الی اللہ کی توبہ پکی توبہ ہوتی ہے اور ہجرت میں وطن بدل جاتا ہے، پڑوس بدل جاتا ہے اور بولی بدل جاتی ہے۔

اللہ اس بندے کے حال کو دیکھ کر خوش ہوا ہوگا اس لیے کہ وہ کچھ بھی نہیں رکھتا۔ نہ انگ نہ ساک، نہ گھر نہ در، نہ یار نہ اغیار۔

اللہ کا کوئی شریک نہیں۔ اللہ کے بندوں کا بھی کوئی شریک نہیں ہوتا۔ توکلت علی الله اللہ ہی کے لیے جیا اور مرا کرتے ہیں۔ یار و اغیار سے بیگانہ اور مستغنی عن الخلق ہوتے ہیں۔

المہاجر الی الله .... مستغنی عن الخلق

ایک برکت بھری مجلس میں ایک نے ایک سے پوچھا کہ ''مہاجر الی اللہ'' کسے کہتے ہیں؟

جواب دیا کہ ''اللہ کا وہ بندہ جو اللہ کے فضل و کرم سے اپنے اللہ کے لیے اپنی جسمانی و نفسیاتی و روحانی لذات و جذبات و خواہشات کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے خیر باد کہا کرتا ہے اور مہاجر اللہ کسی سامان کا پابند نہیں ہوتا، توکلت علی اللہ اللہ کی راہ میں سفر کیا کرتا ہے واللہ اعلم بالصواب۔''

وطن کا ترک کر دینا اگرچہ بڑی بات ہے، کوئی بات نہیں۔ لذات و خواہشات کا ترک کر دینا بڑی بات ہے اور اللہ ہی کی توفیق و عنایت سے اللہ کے بندے لذات و شہوات و خواہشات کو ترک کیا کرتے ہیں۔ وما علینا الا البلاغ۔

متوکل کے پاس کوئی زادِ راہ نہیں ہوتا، صرف اللہ ہوتا ہے۔

اھلِ سلوک درودیوار کے اور اھلِ توکل سازوسامان کے مطلق پابند نہیں ہوتے۔ جس حال میں بھی اللہ انہیں رکھے، راضی رہتے ہیں۔

اللہ کی راہ میں چلنے والے متوکل علی اللہ زندگی کا سفر طے کیا کرتے ہیں۔ ماسوا کے مطلق محتاج نہیں ہوتے۔

جو اللہ کے لیے اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے پر مجبور ہوتا ہے، اللہ اسے بخش دیتے ہیں۔ جو عقدے کبھی حل نہیں ہوتے، حل فرما دیتے ہیں۔ متوکل علی اللہ فرما کر توکلت علی اللہ ایسی روزی پہنچاتے ہیں جس کا گمان تک نہ ہو۔

ہجرت ... اللہ کی راہ میں چلنے کا پیش خیمہ اور اس کا اجر اللہ ہی کے ذمے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ہجرت کرنے والوں کی شان میں فرمایا:

''اور جن لوگوں نے ظلم سہنے کے بعد اللہ کے لیے وطن چھوڑا، ہم انہیں دنیا میں اچھا ٹھکانا دیں گے اور آخرت کا اجر تو بہت بڑا ہے۔'' (النحل، آیت:۴۱)

''اور جو شخص اللہ کی راہ میں اپنا گھر بار چھوڑ جائے، وہ زمین میں بہت سی کشائش پائے گا اور جو شخص اللہ اور اس کے

رسول ﷺ کی طرف ہجرت کر کے گھر سے نکل جائے پھر
اسے موت آ جائے تو اس کا ثواب اللہ کے ذمے ہو چکا اور اللہ
بہت بخشنے والا مہربان ہے۔ (النساء، آیت:۱۰۰)

ہم لوگ اللہ کے لیے اللہ کی راہ میں نکلے ہوئے ہیں۔ اللہ کی راہ میں سفر کر رہے ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی اور مطلب نہیں رکھتے، نہ ہی ماسوا سے کوئی دلچسپی رکھتے ہیں۔ ہمارا جینا اور مرنا اللہ ہی کے لیے اور اللہ ہی کے حوالے ہے۔

یہ بین الاقوامی تبلیغی مرکز ہے، ماشاء اللہ! ساری خدائی کو حاضری کی دعوت دیتا ہے۔ اللہ کے دین اسلام کی دعوت و تبلیغ کے لیے۔ صرف اور صرف دعوت و تبلیغ کے لیے۔ کوئی اور غرض وغایت نہیں، مطلق نہیں۔

مبلغین پوری طرح تبلیغی جدو جہد میں مصروف ہیں۔ کلیتاً مصروف۔ ہر کام سے فارغ البال۔ کوئی اور کام نہیں کر سکتے۔ بالکل نہیں۔ ماشاء اللہ!

اس فانی، ناپائیدار اور چندروزہ مہمان دنیا کی بہترین تجارت دینِ اسلام کی دعوت و تبلیغ۔ ہماری تدبیر دین کے فروغ کے لیے ہو۔ پھر ہمارا جینا فطرت کے عین مطابق اور مقبول الاسلام۔

ہمارا طرزِ حیات میرے آقا روحی فداہ ﷺ کی سنتِ مطہرہ کے مطابق ہو۔

یہی راہ .... شاہراہ
اس کے علاوہ ہر راہ گمراہ

جماعت وہ ہے جو جدو جہد میں منہمک ہو اور کرامات سے بے نیاز۔

میرے آقا روحی فداہ ﷺ کی محبت سے سرشار ہو کر جو بھی جماعت اللہ کے دین اسلام کی دعوت و تبلیغ کے لیے، اللہ کے لیے، صرف اللہ ہی کے لیے اللہ کی راہ میں نکلتی ہے، دعوت کی تمام ادائیں سمٹ کر اس پہ چھا جاتی ہیں۔

اور ہم سب .... اللہ کے لیے اللہ کی راہ میں نکلے ہوئے ہیں، کسی اور کام

کوکسی خاطر میں نہیں لاتے۔

تیری قدرت کی حکمت نے ہم خاک نشینوں کو سالہا سال لگاتار بے خانماں خانہ بدوشی سے سرفراز فرما کر عنایت کی حد کر دی۔

ہجرت نے نصرت کا اور نصرت نے ہجرت کا استقبال کیا۔

''تجھ پہ موت کے اسرار وارد ہوتے رہتے ہیں۔

مطمئن رہ، برکات کا نزول ہوگا۔ ماشاءاللہ!

اور اِس منزل کو معمولی مت جان۔

ہجرت اِس منزل کا منبع و ماخذ ہے۔''

اِس منزل تک پہنچنے کے لیے کن کن راہوں سے گزرنا پڑا!

صابر صاحب ؒ سے رخصت ہو کر ایک گمنام فقیر مسلسل چالیس سال ''مہاجر الی اللہ'' کی منزل پہ گامزن رہا۔ اِس سفر میں اُس نے کیا کیا نہیں دیکھا! رنگارنگ عجائبات نظر سے گزرے۔

اَن گنت واقعات پیش آئے اور انوکھے تجربات حاصل ہوئے۔ تحقیر آمیز کلمات سنے۔ تضحیک برداشت کی۔ جھڑکیاں سہیں۔ ٹھوکریں کھائیں۔ در در کی خاک چھانی۔ خاک بیری کی حد ہوگئی اور توہین کی بھی۔ اس کی بے داغ معصومیت کو تہمت کا نشانہ بنا کر رسوا کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ اس کی ناکردہ گناہی پہ اس کا تمسخر اڑانے کا کوئی موقع جانے نہ دیا۔ اس کی توہین اُن کا دلچسپ مشغلہ تھا اور تذلیل دل پسند شعار۔

اِس راہ میں ہر ذلت نے میرا استقبال کیا۔ ذلت کا ہر حربہ میدان میں اترا اور چل دیا۔ سب کی سن کر صبر کیا، اف تک نہ کی اور ... فاصبر علی ما یقولون واھجرھم ھجرا جمیلا کا عملی مصداق بنے۔

میں نے کسی کو بھی کبھی کچھ نہیں کہا، ہر معاملہ میں اپنی ہی جان پہ صبر کیا۔

میرا حال دیکھ کر رونے لگا۔

''تم جانتے نہیں، یہ تو ایک پسندیدہ حال ہے،

جو اللہ نے مجھ کو عنایت فرمایا۔''

اللہ تبارک و تعالیٰ ذوالجلال والاکرام نے کمال حکمت و قدرت سے اِس بندے کو ہجرت پہ ہجرت کی نعمت سے سرفراز فرمایا۔ بار بار فرما کر احسان کی حد کردی۔ میں نے الٰہی حکمت و قدرت کا بلند ترین اعزاز سمجھ کر شکر کیا۔

کرم کی بارگاہ میں غیبت و بہتان پیش ہوئے۔ ''جوں جوں تیری غیبت اور بہتان جاری رہیں گے، توں توں تیرے مراتب بلند ہوتے رہیں گے۔''

سچ پوچھو تو غیبت و بہتان کے باعث ایسی عنایات ہوئیں جن کا امکان تک نہ تھا۔

جو کچھ میں نے کہا .... استغفر الله

جو کچھ میرے ساتھ ہوا.... الحمدلله

کسی کو بھی بتانے کی ضرورت نہیں، اللہ حاضر و ناظر ہے۔

اوذوا فی سبیلی

یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم یا حی یا قیوم!

تیری راہ میں جس نے بھی مجھ سے کوئی زیادتی کی یا میں نے کسی سے کی ہو، اسے معاف فرما۔

بے شک تو ہی عفو کریم، عظیم العفو اور خیر النصیر ہے۔ یا حی یا قیوم

یا الله رحمن رحیم یا حی یا قیوم یا ذاالجلال والا کرام!

تیری مخلوق میں سے جس کسی نے بھی مجھ سے ظلم و زیادتی کی، مجھے گالی دی، برا بھلا کہا، غیبت کی، چغلی کھائی، تہمت لگائی، بہتان باندھا، ہتک کی، الزام لگایا

یا جو بھی میرے خلاف کر سکتا تھا، کیا ... میں ان سب سے درگزر کرتا ہوں اور کسی سے بھی کسی بھی قسم کا کوئی بدلہ لینا نہیں چاہتا، نہ دنیا میں اور نہ آخرت میں۔

بولے ہوئے بول معاف تو ہو سکتے ہیں، بھول نہیں سکتے۔

فضاؤں میں گونجتے رہتے ہیں

کبھی غیرت بن کر آتے ہیں کبھی کچھ اور .... فنا نہیں ہوتے۔

بقا ہی کی عزت بن کر خاموش ہو جاتے ہیں۔

بعض بول سلگتے رہتے ہیں۔ دب تو سکتے ہیں، بھول نہیں سکتے۔ اللہ رب العالمین نے حضرت آدم علیہ السلام کو فطرت پہ پیدا فرمایا اور یہ فطرت ہے۔

فقر کے دو مقام ہیں ... نقلی اور اصلی

نقلی مقام پہ نقلی احباب اور

اصلی مقام پہ اصلی احباب عنایت ہوا کرتے ہیں۔

پہلی تبدیلی ماحول کی ہوتی ہے اور ماحول میں وفادار و جانثار دوست ہوتے ہیں جو شاہ نشین ستارے کہلاتے ہیں۔ ظاہر و باطن ایک ہوتے ہیں اور ادب و محبت کی آبرو ہوتے ہیں۔ ماشاءاللہ! مبارکاً مکرماً مشرفاً

جو تیری منزل میں تیرا معاون نہیں، تیرا کچھ بھی نہیں اور نہ ہی تُو اُس کا۔

بہترین عملہ بہترین معاون ہوتا ہے۔

مالک کے گھر کے اندر رہنے والا عملہ مالک کا وفادار و جانثار و معاون و معین ہوتا ہے، غیر نہیں کہلاتا۔ مالک کا دشمن غیر ہوتا ہے۔

جنّ و اِنس جو مجھ سے منسلک ہیں، میرے معاون بھی ہیں اور شریکِ کار بھی۔ میں ان کے لیے مغفرت کی دعا کرتا ہوں۔

سترہ سالہ بچپن میں احرام باندھ کر سجدہ کیا پھر اپنی کتاب پڑھی اور ہستیٔ دہر کی سیر پہ گامزن ہوا۔ صدی گزرنے پہ آئی، قصد اور عزم جوں کا توں۔

پوری آن و شان سے کمر بند رہا۔ ہچکولے اسے اکھاڑ نہ سکے۔ موجیں اٹھیں، گرداب سے ہمکنار ہوئیں، جوشِ عمل فنا نہ ہوا۔ یہی ابتدا تھی، یہی انتہا۔ انتہا پا کر مسافر نے ایڑ لگائی۔ سفر پہ گامزن ہوا اور کہے جا رہا تھا۔ حوادث اسے زیر نہ کر سکے۔ سرنگوں ہوئے اور افسردہ۔

سمندر تیرے عمل کی کتاب کو ڈبو نہ سکا۔

پھر پھرا کر، ساری کائنات کو دیکھ کر، جہاں آنا تھا، آ گیا۔

جی بھر کر کھلایا، پلایا اور سلایا پھر تلاوتِ قرآن عظیم پہ گامزن فرمایا۔

آخری عمل .... بہترین عمل ہوتا ہے۔

یہ وادی تیرا انتظار کر رہی ہے، اپنے اقوال پہ ثابت قدم رہ۔

یہ کھلی، یہ کھلی، یہ!

اِس وادی کے تصرفات و برکات کسی کے بھی گمان میں آ سکتے ہیں نہ سما۔

''پنجاب کھتان ہاؤس'' میں ایسی ایسی برکات کا نزول ہوا جو کسی اور طرح ممکن نہ ہوتا۔

حضرات! میں ہر شے کو خیر باد کہہ کر اللہ کے لیے اللہ ہی کی راہ میں نکلا ہوا ہوں، کسی اور قسم کا کوئی کام مطلق نہیں کر سکتا۔

نہ کسی کی کرتے ہیں، نہ سنتے، نہ ہی کسی کو کرنے دیتے ہیں۔

اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور ہر کسی کو کرنے کی تلقین۔

اللہ کی راہ میں نکلے پچاس برس گزر گئے۔ جب کہیں جگہ نہ ملی تو سڑک کے کھتانوں میں ذکرِ الٰہی کی مجالس قائم کیں اور سرِ بازار ہر آئے گئے کو ذکر و فکر و تبلیغ کی دعوت دی۔

سو بار لکھ چکے، ایک بار پھر بھی لکھتے ہیں۔ ہم لوگ، اللہ کے لیے اللہ کی راہ میں نکلے ہوئے ہیں۔ اللہ کی راہ میں سفر کر رہے ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی اور مطلب نہیں

رکھتے اور نہ ہی ماسوا سے کوئی دلچسپی رکھتے ہیں۔ ہمارا جینا اور مرنا اللہ ہی کے لیے اور اللہ ہی کے حوالے ہے۔

ہجرت حضور اقدس ﷺ کی سنت ہے

ہجرت کی برکات .... یثرب سے مدینہ منورہ

میرے آقا میری سرکار حضور اقدس حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے جب مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی، گلستانِ مدینہ پہ بہارِ نو آئی۔ مدینہ افتخار و ناز میں اترایا کہ اللہ نے اسے اپنے حبیب ﷺ کے قیام کے لیے منتخب فرمایا۔ گویا وہ مقام جو یثرب یعنی مقامِ زحمت تھا، اب مدینہ رحمتوں کا خزینہ بننے لگا۔ ایک گمنام مقام نے مقبولِ عام اور فیضِ دوام کے مقام کا رتبہ پایا۔

ایک معمولی بستی قیامت تک کے لیے مرکزِ رشد و ہدایت بنی۔

ہجرت کی برکات اظہر من الشّمس۔

حالیہ ہجرت میں نہر رکھ برانچ کے جن کھتانوں نے میرا استقبال کیا، میرا بھی حق ہے کہ انہیں ہمہ وقت ذکر و تبلیغ سے معمور رکھوں۔

جنگل کی کانٹے دار جھاڑیوں نے مجھے خوش آمدید کہا۔ لپٹ لپٹ کر بولیں: ہم تیری آمد کی شدت سے منتظر تھیں، اب نہ جانا!

اردگرد کے شجرات و سبزیات کی ہمراہی کا شکریہ۔ یہ مجھ سے اس قدر مانوس ہیں کہ دم بھر کی مفارقت کی تاب نہ لاتے ہوئے کملا جاتے ہیں۔ پتا پتا ذکرِ الٰہی میں مصروف ہے یہاں تک کہ در و دیوار اور کھیتوں میں پڑے ہوئے مٹی کے ڈھیلے بھی ذکر ہی میں مصروف ہیں۔

یہ کام کسی اور کام کو کرنے نہیں دیتا، نہ ہی اسے چھوڑ کر کسی اور جگہ جانے دیتا ہے۔

درختوں تلے یہی جگہ میری زندگی اور آخرت کا بسیرا ہے۔

اور یہ مقام گُلر کے دونوں درختوں کے مابین ہے۔

میری قبر میرے آقا روحی فداہ ﷺ کی امت کی مغفرت کے لیے اذکارِ جمیلہ کا مرکز بنا رہے اور قیامت تک کے لیے رہے۔

میں اِس امر کی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میری میت کو اسی مقام، پہ جہاں میں شب و روز اَلْاَدْعِیَۃُ لِمَغْفِرَۃِ اُمَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہ ﷺ کی منزل پہ گامزن رہا، دفن کیا جائے، کسی اور جگہ نہ لے جایا جائے۔ چونکہ میں اُس وقت کوئی بھی کلام نہ کر سکوں گا اس لیے اپنی زندگی ہی میں یہ وصیت کرتا ہوں کہ میری قبر اسی مقام پہ ہو جو ہماری طریقت میں المستفیض دارالاحسان اور کیمپ دارالاحسان کے نام سے مشہور ہے۔

یہ مقام جو بھی کہلائے، کھتان ہے اور کھتان کے اندر کیا کچھ نہیں ہوتا! ہر شے ہوتی ہے۔ راحت اور آسائش کا ہر سامان تو ہر مقام پر مل سکتا ہے لیکن سکون اور تمکنت نہیں۔

سکون اور تمکنت آدمیت و انسانیت و بشریت کی مخصوص عنایات ہیں اور مخصوص مقامات پر نازل ہوتی ہیں۔ ماشاءاللہ!

بعض مقام ایسے اہم ہوتے ہیں کہ دیکھنے میں تو کچھ نہیں، پر ارض و سماء کے ہر مقام پہ گزر رکھتے ہیں۔

جب کوئی مقام ستر ہزار مقامات سے گزر کر کسی مقام کے روپ میں جلوہ نما ہوتا ہے، ملائکہ و جنّ و اِنس کے نزدیک مظہر العجائب و الغرائب کے روحی فیض کے کرم کا مکرم گردانا جاتا ہے۔

آپ کا کرم، میرے مولائے کریم روحی فداہ ﷺ جب نوازنے پہ آنئے تو ہر حد سے بالا ہو کر کرم کی حد کر دے .... اللہ اللہ ماشاء اللہ!

طَیبہ سے ابرِ کرم کی گھنگھور گھٹائیں اٹھنے پہ مجبور ہو ہی جاتی ہیں۔ بطحا سے

اٹھ کر ایک گمنام مقام کی طرف بڑھ کر ایک سائبان کی شکل میں سایہ فگن ہو کر رم جھم برسنے لگتی ہیں اور آن کی آن میں جل تھل کر دیتی ہیں۔ ہر طرف بہار آ جاتی ہے۔ ہر شے پہ مسرت چھا جاتی ہے۔ امید کا غنچہ کھل جاتا ہے۔ بیکسی کو سہارا مل جاتا ہے۔

میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم! آپ جہاں کہیں جلوہ افروز ہوتے ہیں، دم بھر میں اجڑی ہوئی کائنات بسا دیتے ہیں، پل بھر میں بگڑی بنا دیتے ہیں اور اسی طرح بنجر قدیم کو گل و گلزار اور خزاں رسیدہ کو رشکِ بہار۔ کوئی بھی اِس فیض گستری سے محروم نہیں رہتا۔

اللہ ھادی ہے، میرے آقا روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم مہدی۔

میرے ہادی، میرے مہدی کا نہری کھتانوں، گھاس پھوس کے ویرانوں، چڑیوں کے آشیانوں، مٹی کے ڈھیلوں، ٹاہلی، بیری، توت اور گولروں نے استقبال کیا۔ مبارکاً مکرماً مشرفاً

تیری آمد پہ اجسام نے کیا کیا شکر ادا نہ کیا!
الفاظ ہی نہیں ملتے .... حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا
اگر نہ آتے تو کیوں نہ آتے! وہی تو ملجا و ماوی ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ؕ
(الاحزاب:۵۶)

حضرات! یہ بے آباد کھتان ہیں، صدیوں بعد اللہ تعالیٰ انہیں ذکرِ الٰہی کی مجالس کا شرف بخشنے والا ہے، ماشاءاللہ! اور یہ اُس کی عنایتِ بے پایاں پہ پھولے نہیں سماتے کہ ان میں شب و روز ذکرِ الٰہی ہوا کرے گا اور اِنس و جانّ مجلس میں شریک ہوں

گے۔ ماشاءاللہ!

یہاں صرف ذکرِالٰہی ہوتا ہے اور یہاں کی ہر شے ذکرِالٰہی ہی کی لپیٹ میں لپٹی ہوئی ہے۔ ہر شے اللہ کا ذکر کرتی ہے یہاں تک کہ مٹی کے ڈھیلے بھی۔

یہاں ذکرِالٰہی کی مجلس چونکہ ہر وقت جاری رہتی ہے، ذکرِدوام قائم ودائم رہتا ہے۔ ملائکہ بھی ہمہ وقت حاضر وموجود رہتے ہیں۔

اللہ اپنے جس بندے کا چاہے، ذکر بلند کر دیتا ہے، ذکرِجمیل ماشاء اللہ! اور یہ وہ بندے ہوتے ہیں جنہیں ذکرِدوام کی توفیق تاحیات عنایت کی جاتی ہے۔

مُژدۂ حیاتِ دوام:

ذکرِدوام سے ذاکر کی قبر زندہ اور فیض بار رہتی ہے۔

زندہ مُردوں کی قبور کثیر البرکات کا خزینہ ہوتی ہیں اور ہر فنا سے ناآشنا۔

ہوا کی طرح جہاں چاہیں، اُڑ جاتے ہیں۔ جیسے ارواح۔

اہلِ ذکر اور اہلِ فکر کی قبر زندہ ہوتی ہے، ہر کسی کی نہیں۔ بے شک عارف ہر دو جہان میں زندہ رہتا ہے۔

اللہ کے مقبول بندے عام بندوں کی طرح نہیں مرتے، ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے ہیں۔

زندگی میں اکثر کہا کرتے ہیں: ہمیں مرنے کا کوئی غم نہیں اور کوئی خوف نہیں۔ جس حال میں اللہ نے ہمیں یہاں رکھا ہوا ہے اسی میں وہاں رکھے گا۔

ماشاءاللہ!

اپنے اِس یقین کی تائید میں اکثر یہ دہرایا کرتے ہیں:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَ لَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ؕ

یعنی آ گاہ ہو جاؤ کہ اولیاء اللہ کو کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

(سورۃ یونس:۶۲)

پھر حضور اقدس ﷺ کی حدیث شریف دہراتے:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ وَلٰکِنْ یَّنْقَلِبُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ ○

یعنی اولیاء اللہ مرتے نہیں (بلکہ) ایک زندگی سے دوسری میں منتقل ہو جاتے ہیں۔

نقل مکانی کا یہ مطلب ہے کہ کام جوں کا توں جاری رہتا ہے، مکان بدل دیا جاتا ہے۔

اللہ کے بندے مرا نہیں کرتے، موت کی سب نشانیاں اپنے وجود پر وارد کر کے ''لسان الغیب'' کے مورد بن جاتے ہیں اور لسان الغیب ''ھُو'' کی آواز ہوتی ہے۔

''ھُو'' کی ندا برحق ہوتی ہے، سدا قائم رہتی ہے۔ یہی عارفیت کا اولین مقام ہوتا ہے۔

مقربین یعنی اللہ کے مقبول بندے قبروں میں عام مُردوں کی طرح نہیں ہوتے، زندہ ہوتے ہیں اور جو فیض وہ زندگی میں بندوں کو پہنچا سکتے تھے، موت کے

بعد بھی پہنچا سکتے ہیں کیونکہ مقربین کی موت شہادت کی موت ہوتی ہے، اگر چہ بستروں پر مریں۔

بندہ بندے کو تین طرح فیض پہنچاتا ہے:

۱ دعا کے ذریعے

۲ تعلیم کے ذریعے

۳ توجہ کے ذریعے

اور یہ ان دونوں سے افضل ہے۔

اسی طرح اہل اللہ قبروں میں اپنے زائرین کے لیے دعا کرتے ہیں، اہلِ طریقت کے دلوں میں تعلیم کا القا کرتے ہیں، متوجہ ہوتے ہیں۔

''فیض کے متلاشی!

میری طرف آ، جو مانگو، دوں گا''

فیض سے فیض جاری ہوتا ہے اور جاری رہتا ہے۔ یہی فیض کی حقیقت ہوتی ہے۔ اللہ کرے یہ فیض ابدی ہو، تشنگانِ عشق کو ہمیشہ بہرہ ور کرتا رہے۔

حاضری کسی کی بھی ہو، نظر انداز نہیں ہوتی۔ کچھ نہ کچھ پا کر ہی رہتی ہے؛ کبھی خالی نہیں لوٹتی۔

بندہ حاضری کے بل بوتے ہی پہ تو اِترایا کرتا ہے۔ حاضری کوئی معمولی چیز ہوتی ہے اور پھر اُن کی!

جو بھی حاضر ہے، اور جو بھی حاضر ہو، کسی عنایت سے محروم نہیں رہتا۔ کسی بھی عنایت سے کبھی محروم نہیں رہتا، نہ ہی اُن کی شان کے شایاں۔

عنایت کی تقسیم عام ہوتی ہے اور حاضر ہی کو عنایت ہوتی ہے بھاویں کوئی ہو۔

یااللہ! اِس نو جوان نے مجھے نہیں دیکھا، میری صحبت میں نہیں بیٹھا، میری لکھی ہوئی کوئی کتاب نہیں پڑھی، مجھ کو تیرا بندہ سمجھ کر میرے مرقد پہ حاضر ہوا ہے، میں سفارش کرتا ہوں جو مراد لے کر یہ حاضر ہوا ہے، پوری فرمادے یا حی یا قیوم آمین۔

اور یہ فیض ایک حاضری کا ہے۔

محبوب اپنے محبّ کی محبت کا قدر دان ہے یہاں تک کہ محبّ کے مرقد پہ حاضر ہونے والے کو بھی کبھی خالی نہیں پھیرتا۔

بندہ عاجز و مسکین کسی آنے والے کی کیا حاجت روائی کر سکتا ہے، میرے اللہ ہی حاضر ہونے والوں کی حاجت روائی کیا کرتے ہیں۔ اللہ کے خزانے بھرپور ہیں، کسی بھی شے کی کمی نہیں۔

اَللّٰھُمَّ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ!

بندہ ہر کسی کا خیر خواہ و دعا گو ہے، آنے والے ہر کسی کے لیے دعا کی۔

بزرگی مت گھوٹا کرو، اصل چیز ذکر ہے۔ ذکر ہی میں ہر شے ہے، اس پہ اکتفا کیا کرو۔

عقل مند بنا کرو، ایسی جگہوں پر ایسی باتیں مت کیا کرو۔ زیادہ دیر مت ٹھہرا کرو۔ دعا لے کر رخصت ہوا کرو۔ اگر مگر مت کیا کرو۔

آیئے! بیٹھیے! ایسے مقامات پہ ذکر کے سوا کوئی ذکر نہ کیجئے، دعا لے کر تشریف لے جایئے۔

یا حي یا قیوم

...◊...

اقتباسات تذکرۂ ارم

یہ کہہ کر
مرگ نے مُرغزار پہ
ایک اچٹتی نظر ڈالی
ایک عجیب بے نیازی سے
اس کے سبزہ زار کو
بار بار دیکھا
جذبات نے انگڑائی لی
سینے میں تلاطم
وفورِ جذب سے بے خود
مستانہ وار آگے بڑھا
کبھی رُکتا، کبھی بڑھتا
کبھی اِدھر دیکھتا کبھی اُدھر
خوشی کی اُمید میں
انجانے خوف کے ساتھ
دھڑکتے ہوئے دل ——

اور ——
بے قرار نگاہوں کے ساتھ
جسم کو جھنجھوڑا
مادری خصلت
جو مدّتِ مدید سے سو چکی تھی
فطری جذبات

جو ایک عرصے سے دَب چکے تھے
دفعتہً جاگ اُٹھے
روایتی پھُرتی ایک دم عود کر آئی
نَس نَس میں بجلیاں کوند اُٹھیں
جسم کو جھنجھوڑا
ایک جست لگائی ——
چوکڑی بھری
کھُلی ہَواؤں نے
آزاد فضاؤں نے
اس کے استقبال کو
اپنی آغوش وا کر دی
اس کے نتھنے پھڑکنے لگے
دل کی دھڑکن اور تیز ہُوئی
جسم میں بے پناہ قوّت اُمڈ آئی
رُوح جھُوم اٹھی —— اور
وہ گنگناتا ہُوا —— دندناتا ہُوا
کلانچیں بھرتا —— اٹھکیلیاں کرتا
چھلانگیں لگاتا —— فاصلوں کو روندتا
اپنی ڈار کی تلاش میں
صحرا کی دُھندلی ہَواؤں، اور
وسیع و عریض فضاؤں میں
نظروں سے اوجھل ہو گیا

الحمد للحیّ القیّوم فاللہ خیر الرّازقین

رات ڈھلنے لگی
ستاروں کی آنکھیں بوجھل ہوگئیں
چاند کا چہرہ پھیکا پڑنے لگا
کہکشاں کا رنگ اُڑنے لگا
محفلِ شب برہم ہونے لگی
تاریکی کے پردے چاک ہونے لگے
آمدِ صبح کا غُلغلہ بُلند ہوا
نقّارے پر چوٹ پڑی
کتابِ کائنات کا باب بدلنے لگا
صحرا کی فضا میں اِرتعاش ہوا
سنّاٹے کی کوکھ سے
نغمۂ زیست کے سُر پھوٹنے لگے
فسونِ شب ٹوٹنے لگا
نسیمِ سحر محوِ خرام ہوئی
بوئے گل کی پیامبر بنی
بلبل مضطربانہ پہلو بدلنے لگی
والہانہ آگے بڑھی
پیامِ سحر سُنا
سینے سے لگایا ـــــ اور

غُنچوں کو سنانے لیکی
شبنم سے ان کا مُنہ دُھلایا
حُسن سے نِکھارا
گُد گدایا
پیامِ سحر پاکر وہ مُسکرا دیے
کِھل اُٹھے
سبزے نے انگڑائی لی
جُھوم جُھوم اٹھا
لہلہانے لگا
پتّے سرگوشیاں کرنے لگے
شاخیں سر دُھننے لگیں
درخت وجد میں جھومنے لگے
دُور ——— اُفق سے
سپیدۂ سحر نے
تاریکی کے پردوں کو چیر کر
کرۂ ارض پہ جھانکا
رات کا راج ختم ہوا
مُرغ نے پروں کو پھڑپھڑایا اور
نمودِ سحر کا اعلان کیا

قمریاں حمد سرا ہوئیں
حَق سِرّہٗ کا وِرد الاپنے لگیں
پرندوں نے پر پھڑپھڑائے
شاخوں پہ بیٹھ کر نغمے گانے لگے
چہچہانے لگے
ان کی رنگا رنگ چہچہاہٹ نے
خاموش جنگل کو
ایک پُر ترنّم وادی بنا دیا
مسافر نے کروٹ لی
آنکھیں کھلیں ــ اور
اُٹھ کھڑا ہوا
درخت کے نیچے تازی تھا
اپنے سوار کو دیکھ کر ہنہنایا
سُم زمین پر پٹخے
گویا اس کا استقبال کیا
مُسافر اس کی طرف لپکا
اسے چُمکارا
تھپتھپایا
زین کسی

سوار ہوا
باگ تھامی
ایڑ لگائی ——— اور
دریا کے کنارے چل پڑا
چلا جا رہا ہے
اور کہے جا رہا ہے
یہ دُنیا
اس کے دلفریب مناظر
دلچسپ مشاغل —— اور
دِلبست محافل
اس کی پُرکیف ہوائیں
مخمُور فضائیں
دلکش ادائیں
خوش کن صدائیں
لمحاتی
عارضی
فانی
ناپائیدار
چند روزہ

فریب و سراب

تعلق باللہ میں حائل و حجاب
جو اِن میں الجھا — اُلجھ گیا
کٹ گیا
لُٹ گیا
برباد ہوا
نامراد ہوا
جو اس کے جادو سے بچ نکلا — بچ گیا
بامراد ہوا ، شاد ہوا
بلبل نے کہا — مرحبا
چڑیاں بولیں — تو نے سچ کہا
ہم تو کب سے چلاّ رہی ہیں
کوئی سُنتا ہی نہیں
لہروں نے سر ہلا ہلا کر تائید کی ۔ کہ
اے مسافر! تو نے جو کہا ، حق ہے
خود ہمارے وجود کی فنا و بقا
اس کی گواہ ہے
بہتے پانی میں
کناروں پہ لگے درختوں کے

بنتے مٹتے عکس

برسوں سے

یہی کہانی دہرا رہے ہیں

اللہ تبارکؐ تعالےٰ ربّ السمٰوٰتِ والارض نے

اپنی ذاتِ قدس کو

مخلوق کی نظروں سے

پاک پردوں میں مستور فرمایا ہوا ہے

اس طرح

یہ حقیقت بھی محجوب ہے

ورنہ اگر کوئی

ازل وابد کی چوٹی پہ کھڑے ہوکر

طائرانہ نظر ڈالے

تو اس پہ یہ راز

پوری وضاحت سے منکشف ہوکہ

اس دُنیائے دُوں میں

کوئی کسی کا کچھ نہیں لگتا

نہ انگ نہ ساک

کائنات کے خالق و مالک نے

ارادتِ ازلی کے ماتحت، ہر شے کو

منظوم و مربوط اور محوِ عمل کیا ہوا ہے
بزمِ کونین کی نمائش و زیبائش کو
قائم رکھنے کے لیے "مطلب" پیدا فرمایا
اور "مطلب" ہی کے لیے، اے جانِ من!
اپنی یہ کھیل رچائی ہوئی ہے
ہر کسی کو ہر کسی سے مطلب ہے
کوئی نہ کوئی ضرور ہے
البتہ مُردے سے نہیں
بندہ جب مر جاتا ہے
جملہ علائق سے مُنقطع ہو جاتا ہے
اور کسی کو بھی اس سے کوئی مطلب باقی نہیں رہتا
جو نہی بے مطلب ہوا
یہ کلمات سننے میں آتے ہیں :
" جلدی کرو! اقربا کو خبر دو!
جو دُور ہیں ان کی انتظار مت کرو
پانی گرم کرو
غسّال کو بلاؤ
نہلاؤ، کفن پہناؤ
جلدی کرو، وقت جا رہا ہے

جنازہ پڑھائو، اور ....،،

اور پھر نہ پہنچنے والوں کا انتظار بھی نہیں کیا جاتا

اُسے قبر میں دبا کے جلدی سے گھروں کو لوٹ آتے ہیں

کیونکہ اب اس سے کوئی مطلب نہیں رہ جاتا

اب وہ کسی کام کا نہیں ہوتا

اگر ان کا کوئی کام اس کے ہاتھ میں ہوتا

اگر وہ ان کا کوئی مطلب بھی پورا کر سکتا

وہ اس سے یہ سلوک ہرگز نہ کرتے

کیسا سلوک ؟

——— یہی کہ اپنے محسن کو ایک بار گھر سے رُخصت کر کے اُسے پھر بھول ہی گئے، کبھی بھول کر بھی یاد نہ کیا۔ اسکی محنت سے حاصل کی ہوئی دولت تو لے لی مگر کسی نے بیچارے کی سار تک نہ لی کہ کس ابتلا میں مُبتلا ہے اور کس حال میں بے حال ہے! سب کو پتہ ہے کہ مُردے کو خیرات کا ثواب پہنچتا ہے، مگر خیرات میں کیا دیا؟ ——— چنے کے دانوں پہ ختم، ایک پرانا لحاف، موٹا کھیس اور پھٹا پرانا لباس دے کر یہ سمجھے کہ اس کی ساری محنت، خدمت اور قربانی کا حق ادا کر دیا۔

ایسی طوطا چشم، بے وفا، اہلِ وعیال کے فکر میں کھو کر اپنی راہ

تک ختم کرلی ـــــ جو سودا لینے آیا تھا، لیا ہی نہیں۔ جو سودا
لیا، کسی بھی کام کا نہیں ـــ ایسے سودے کی ایسی تیسی!!
گویا انتہائی حسرت و ندامت و خجالت سے کفِ افسوس ملتا ہوا
بکھرے بال، اڑی رنگت اور اترا چہرہ لیے بازی ہار کر خالی ہاتھ
واپس وطن لوٹا! فاعتبروا یا اولی الابصار

اَلَا اُخْبِرُكُمْ مَا الْحَسَنَات

اے ہم نشیں! کیا میں تجھے خبر نہ دوں کہ نیکی کیا ہے؟
ہر وہ چیز جو نافع الخلائق ہو اور ضمیر تصدیق کرے، نیکی ہے۔
بہترین نیکی ـــ تیرا اللہ کی راہ میں نکلنا ہے اگرچہ کتنی ہی قلیل مدت
کے لیے ہو
حضور اقدس ؐ نے فرمایا (صلے اللہ علیہ وسلم) "کسی بندے کا صبح
کو یا شام کو اللہ کی راہ میں جانا دُنیا اور دُنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے"
نیز فرمایا "جس بندے کے پاؤں اللہ کی راہ میں گرد آلود ہو جائیں،
اسے دوزخ کی آگ نہیں چھوئے گی"
بیشک اللہ کی راہ میں اللہ کے دینِ اسلام کی تبلیغ کے لیے
نکلنا.......
ابھی یہ تذکرہ یہیں تک پہنچا تھا، بیان جاری تھا کہ ایک عجیب و غریب

واقعہ پیش آیا۔ ایک انڈا جو کسی مُرغی نے پروں کے نیچے سے نکال کر باہر پھینک دیا تھا، سڑ گیا تھا، وہاں سے اتنا قریب تھا کہ اس تک یہ آواز صاف پہنچ رہی تھی۔ اس گندے انڈے میں زندگی کلبلانے لگی، بچہ بن گیا۔ انڈا پھٹا، یکایک بچہ باہر نکل آیا اور پروں کو سنوارنے لگا، ماشاءاللہ ! اللہ کی راہ کا تو بیچارے کو کیا پتہ تھا، نہ ہی اُسے علم تھا کہ کہاں جانا ہے اور کیا کرنا ہے البتہ بازوؤں کو تیزی سے ہلانے لگا، پروں کو سنوارنے لگا اور بڑی بیتابی سے اِدھر اُدھر دوڑنے لگا جیسے کہ اللہ کی راہ میں نکلنے کو بہت بے چین ہے۔

سُنا کرتے تھے کہ تذکرۂ اِرم میں اتنی تاثیر ہے کہ اگر کوئی گندا انڈا بھی اسے سُن لے، اس میں بچہ بن جائے۔ گویا کسی نے سچ کہا۔ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔ پس کیا حال ہوگا اُس کا جو دنیا و مافیہا کی ہر شے کو ہمیشہ کے لیے خیر باد کہہ کر اور واپس لوٹ کر دنیا میں آنے کی ساری اُمیدیں توڑ کر اللہ کی راہ میں نکلا۔ یہ سن کر انڈے سے نکلنے والا بچہ آپے سے باہر ہوا۔ ایک عجیب نشے میں سرشار ہو کر کسی نامعلوم سمت میں اُڑ گیا پھر اس کا کسی کو پتہ نہ چلا کہ کہاں گیا۔ مبصرؔ ڈھونڈتا رہا۔ بہت کوشش کی کہ کہیں اس کا کھوج ملے مگر نہ معلوم وہ فضا کی وسعتوں میں کہاں کھو گیا۔ متلاشی تھک ہار کر بیٹھ رہے

وہ نظروں سے اوجھل ہوگیا۔
ڈھونڈنے والوں نے کوئی کسر نہ چھوڑی۔ کوہ و دمن، دشت و صحرا، بحروبر کا چپہ چپہ چھان مارا۔ ملنا تو کجا اُس کا سُراغ تک نہ ملا، ماشاءاللہ!

اللہ کی راہ میں نکلنے سے کیا مُراد ہے؟ وضاحت کریں!
اللہ کے پیارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا پیغام اللہ کی مخلوق تک پہنچانے کا اصطلاحی نام اللہ کی راہ میں نکلنا ہے۔
نہ ساز و سامان کا پابند نہ اوقاتِ کار میں محدود، نہ اجرت و ثواب کا طالب نہ تحسین و نفرین سے متاثر، مصلّے کی پُشت پر ہو یا گھوڑے کی پُشت پر، ہاتھ میں قلم ہو یا تلوار ——
ہر کسی تک اس پیغام کو پہنچانے کے لیے جدوجہد کے میدان میں اترنا —— گویا اللہ کی راہ میں نکلنا ہے۔

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرازقين
وَاللّٰهُ ذُوالفَضْلِ العَظِيْم

طریقت کی ہر شے

نسبت ہی پہ موقوف ہے

جسے جس سے جتنی قوی نسبت ہوگی

اتنی ہی اُس کی رُوحانیت بلند ہوگی

نسبت ختم ——— ہر شے ختم

اور یہ ختم الکلام ہے !

نسبت کی اصل یہ ہے کہ

دَم میں دَم ہو اور قدم میں قدم
دل میں دل ہو اور ہوش میں ہوش
جان میں جان ہو اور رُوح میں رُوح

کسی کی

اپنی کوئی مرضی ہو اور نہ ہی کوئی تمنّا۔
اُن کی مرضی ہی اس کی مرضی۔ اور
جس حال میں بھی وہ رکھے، اس پہ راضی ہو۔
یاحیّ یاقیّوم

WORDS OF WISDOM

(A Selection from "Maqalat-e-Hikmat" in English)

* OBEY WHAT YOU SAY AND SAY ONLY WHAT YOU OBEY.

Yaa-Hayyu, Yaa-Qayyoom

* A MAN LEARNS, THEN EARNS.

—o—

ONE WHO DOES NOT EARN, LEARNS WISDOM.

Yaa-Hayyu, Yaa-Qayyoom

* ONE WHO SUBMITS TO A *MAN*, REALLY SUBMITS TO ALLAH.

Yaa-Hayyu, Yaa-Qayyoom

* MAN MAKING IS A TOUGH TASK OF MANKIND.

Yaa-Hayyu, Yaa-Qayyoom

* BE JUSTFUL AND FEAR NOT!

Yaa-Hayyu, Yaa-Qayyoom

* FAQ'R FULLY ACKNOWLEDGED
ALL THE ASPECTS OF THIS
REMARKABLE HERMITIC LIFE.

—o—

IF STILL NOT SATISFIED,
DO WHAT YOU LIKE!

Yaa-Hayyu, Yaa-Qayyoom

* WHERE, THERE IS TRUTH,
THERE IS ALLAH.

Yaa-Hayyu, Yaa-Qayyoom

* IT IS ALMOST IMPOSSIBLE
FOR A MAN TO ENDEAVOUR
CAPTIVITY OF SILENCE--
OF COURSE - A TOUGH TASK.

—o—

WHEN TONGUE IS SILENT,
ALL OTHER ORGANS ARE
IN ACTION.

Yaa-Hayyu, Yaa-Qayyoom

* ایک بندے کے حال میں :

FULL MEDICAL BOARD FINDING:
"IT IS ALMOST IMPOSSIBLE TO CLEAR
HIM OF RELIGIOUS INTOXICATION AND
HERMITIC LIFE. HE IS AN INNOCENT
ACCUSED" (1945)

Yaa-Hayyu, Yaa-Qayyoom

* I LOVE ALLAH AND
SERVE HUMANITY IRRESPECTIVE
OF COLOUR OR CREED.

Yaa-Hayyu, Yaa-Qayyoom

* EVERYTHING CAN POSSIBLY BE
ABANDONED BUT BACKBITING.

—o—

GO AROUND THE WORLD AND
SEE. MEN BACKBITE MEN.

—o—

A TRUE MAN NEVER BACKBITES
ANOHER MAN.

Yaa-Hayyu, Yaa-Qayyoom

* YOUR PREACHING IS TRUE BUT ALL
YOUR DOINGS AND DEALINGS
ARE UNTRUE.

Yaa-Hayyu, Yaa-Qayyoom

* ZEAL OF LIFE PROMPT AS
A MIRROR.

—o—

JEALOUSY -- MISERY AND SORROW.

Yaa-Hayyu, Yaa-Qayyoom

* WORSHIP ----- ENTIRELY A GODLY BLESSING.

Yaa-Hayyu, Yaa-Qayyoom

* ATTENTION!
ALLAH SEES YOU ALL.
ALLAH DOES WHAT HE LIKES.

—o—

MAN IS THE IMAGE OF ALLAH.

—o—

DO WHAT ALLAH LIKES.
NEVER DO WHAT ALLAH DOES NOT LIKE.

Yaa-Hayyu, Yaa-Qayyoom

* IF A MAN BECOMES A "MAN", HE BECOMES THE "HIGHMAN" - INCLUDING ALL HOLINESS AND BLESSING.

Yaa-Hayyu, Yaa-Qayyoom

* SHOW THE SUBJECT WHICH YOU WISH TO PREACH, AND DON'T GO BEYOND THE SUBJECT.

Yaa-Hayyu, Yaa-Qayyoom

* HUMANITY IS ANXIOUSLY IN SEARCH OF "MAN".
WHEN FOUND, EMBRACES.

Yaa-Hayyu, Yaa-Qayyoom

* BE TRUTHFUL ---
NEVER BLUNDERED.

Yaa-Hayyu, Yaa-Qayyoom

* THE PERFECT CAN NOT BE TAUGHT
AND CAN NOT BE BOUGHT AT
ANY COST.

Yaa-Hayyu, Yaa-Qayyoom

* WHERE THERE IS OBEY,
THERE IS NO DISMAY.

Yaa-Hayyu, Yaa-Qayyoom

* ONE WHO DEPENDS ON "PENDINGS",
FAILS.

Yaa-Hayyu, Yaa-Qayyoom

* HAVE YOU EVER SEEN A MAN
WHO ACTS UPON ANY VERSE
OF THE HOLY QUR'AN PERFECTLY?
SEARCH OUT. IF YOU FIND ANY,
SHOW US. THANK YOU!

Yaa-Hayyu, Yaa-Qayyoom

* DAR-UL-EHSAN MEANS BLESSING
FROM ALLAH AND FOR ALLAH.
WHAT IS FREE AND WHAT IS
NOT FREE, MUST BE CLEARED.

Yaa-Hayyu, Yaa-Qayyoom

◊◊◊

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو رحم کرنیوالا اور مہربان ہے،

یٰۤاَیَّتُهَا النَّفۡسُ الۡمُطۡمَئِنَّةُ ۝

اے مطمئن جان ! اپنے پروردگار کی طرف

ارۡجِعِیۡۤ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَةً

لوٹ چل (اس حال میں کہ) تو اُس سے راضی

مَّرۡضِیَّةً ۝ فَادۡخُلِیۡ فِیۡ

وہ تجھ سے راضی ۔ میرے برگزیدہ بندوں

عِبٰدِیۡ ۝

میں شامل ہو کر

وَادۡخُلِیۡ جَنَّتِیۡ ۝

میری جنّت میں داخل ہو جا

الفجر: آیت ۲۷ تا ۳۰

مختصر سوانح حیات بانی وتاجدارِ دارالاحسان
حضرت ابوانیس محمد برکت علی قدس سرہ العزیز

ولادت باسعادت

آپؒ کا نامِ نامی محمد برکت علی، کنیت ابوانیس اور لقب باواجی سرکار ہے۔ آپؒ بروز جمعرات ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۲۹ھ بمطابق ۲۷ اپریل ۱۹۱۱ء برھمی ضلع لودھیانہ میں دھاریوال جٹ خاندان میں پیدا ہوئے۔ والد ماجد کا اسمِ گرامی نگاہی بخش اور والدہ محترمہ جنت بی بی تھیں۔

آپؒ مادرزادولی تھے۔ آپؒ کی والدہ نیک خاتون تھیں جو حضور اقدس ﷺ پر کثرت سے درود بھیجا کرتیں۔ والد ماجد بھی نہایت صالح اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ فوج میں ملازم تھے۔ آبائی پیشہ کھیتی باڑی تھا۔ اہل اللہ سے محبت اور خدمت ان کا وتیرہ تھا۔ اکثر ایک مجذوب کی خدمت میں حاضری دیتے جس نے شادی سے بھی قبل آپؒ کی آمد کی خوشخبری اِن الفاظ میں دے دی تھی:

''نگاہیا، تیری قسمت میں تو کچھ نہیں البتہ تیرے ہاں ایک لڑکا ہوگا، بڑا زبردست''

یہ پیشین گوئی آپؒ کی ولادت باسعادت سے پوری ہوئی۔ آپؒ کے دادا کے دادا باباجی دندو شاہؒ درویش الوراء بھی صاحبِ حال بزرگ تھے۔ دریائے ستلج کے کنارے (دندے) رہا کرتے، اسی مناسبت سے دندو شاہؒ کہلائے۔ اُن کا مزار مندر ملیک نامی گاؤں میں ہے۔ والد ماجد برھمی میں اور والدہ ماجدہ آدھی کوٹ ضلع خوشاب میں محوِاستراحت ہیں۔

بچپن

آپؒ کی طبیعت بچپن ہی سے نیکی کی طرف راغب تھی۔ سنجیدہ طبیعت اور خلوت پسند تھے۔ قرآن کریم کی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی۔ پھر مروجہ تعلیم کے حصول کے لئے ھلوارہ جانے لگے۔ گاؤں کی پہلی مسجد کی تعمیر کی سعادت بھی آپؒ کے حصے میں آئی۔ آپؒ کا زیادہ وقت وہیں تلاوتِ قرآنِ کریم اور ذکر و فکر میں گزرتا۔

خانگی زندگی

سولہ سال کی عمر میں آپؒ کی شادی کر دی گئی۔ زوجہ محترمہ کا نام برکت بی بی تھا جو نہایت سادہ طبیعت، نماز روزہ کی پابند اور خدمت گزار تھیں۔ ان کو سرکارؒ نے ''مخدومہ دارالاحسان'' کے لقب سے نوازا۔

ان کے بارے میں شاہ ولایت حکیم سید امیر الحسن صاحب سہارنپوریؒ نے فرمایا۔ ''حضور اقدس ﷺ کے صحابہ کرام میں جو مقام ابو طلحہؓ کی بیوی کا تھا، میرے مریدوں میں وہی مقام برکت کی بیوی کا ہے۔''

ان کے بطن سے آپؒ کے دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ ایک بیٹا کم سنی ہی میں فوت ہو گیا، دوسرا صاحبزادہ ۴۵ سال کی عمر میں چار بچے چھوڑ کر مالکِ حقیقی سے جا ملا۔ دو بیٹیاں بھی وفات پا چکی ہیں۔ تین بیٹیاں مع اھل و عیال حیات ہیں ماشاءاللہ۔ مخدومہ دارالاحسان کی قبر سالار والا دارالاحسان میں ہے جہاں ایک بیٹا اور بیٹی بھی انہی کے پہلو میں مدفون ہیں۔

فوج میں شمولیت

آپؒ کے والد ماجد کی خواہش تھی کہ میرا بیٹا بھی میری طرح فوج میں شامل ہو

اور بڑا افسر بنے۔ جب اسی خواہش کے حصول کی خاطر ۱۹ اپریل ۱۹۳۰ء کو بابا کریر والا نے سفارش کی اور صوبیدار پاکھر سنگھ راجوآنہ فوج میں بھرتی کروانے کے لئے لے کر گئے تو عجیب بات ہوئی کہ کسی بھی میڈیکل ٹیسٹ وغیرہ کے بغیر کیپٹن ڈاکٹر ایم این کھنہ نے دیکھتے ہی سیلیکٹ کرلیا۔ ابتداء میں آپؒ بوائے کمپنی کے لئے موزوں سمجھے گئے، بعد میں انڈین آرمی سپیشل ایجوکیشن کورس پاس کر کے وائی کیڈٹ منتخب ہوئے اور کور ہیڈ کوارٹر میں نہایت اہم اور حساس ذمہ داری پر متعین کئے گئے۔ آپؒ کے کور کمانڈر جنرل وچ آپؒ کی باوقار شخصیت کے بڑے مداح تھے اور آپؒ کو اپنا دوست گردانتے۔ عام جوانوں میں بھی آپؒ کے ظاہری حسن اور نیک نفسی کے چرچے عام تھے۔ ملازمت کا زیادہ عرصہ رُڑکی چھاؤنی میں گزرا۔ وہاں کا کور کمانڈر نظم وضبط کی پابندی اور پیشہ ورانہ فرائض کی بجا آوری کی بدولت آپؒ سے بہت خوش تھا۔ وہ آپؒ کی سیرت وکردار کی مثالیں دیا کرتا اور نہ صرف عزت واحترام سے پیش آتا بلکہ آپؒ کی تقلید میں رمضان المبارک کا پورا مہینہ دن کے وقت کھانے پینے سے باز رہتا۔

سیرت وکردار

آپؒ صوم وصلوٰۃ کی پابندی کے ساتھ ساتھ ہمہ وقت ذکرِ الٰہی میں مستغرق رہتے۔ خود فرمایا کہ ''وہ انگریزی راج میں ایک کور کمانڈر کے اہلمد تھے۔ انتہائی مصروفیت اور بے پناہ ذمہ داری کے باوجود بلاناغہ ہر روز نیم روز سے پہلے گیارہ ہزار مرتبہ اسماء الحسنٰی اور نیم روز کے بعد بارہ ہزار مرتبہ اسماء النبی ﷺ باقاعدگی سے پڑھا کرتے۔''

رُڑکی کینٹ میں قیام کے دوران روزانہ پیدل پیران کلیر شریف حاضری دیتے۔ افسرانِ بالا اس امر سے آگاہ تھے مگر وہ کبھی مزاحم نہ ہوئے بلکہ جنرل وچ نے کہا،

''کیسی عمدہ بات ہے کہ آپ پیران کلیر شریف جاتے ہو، کنجریوں کے بازار نہیں جاتے۔''

آپؒ روزِ ازل سے اللہ کے سپاہی تھے مگر جب حالات نے آپؒ کو انگریز فوج کا سپاہی بنا دیا تو آپؒ نے فوج کے ڈسپلن کی مکمل پابندی کی۔ شب و روز نہایت انہماک کے ساتھ مصروف رہتے۔ فوجی فرائض میں انہماک دراصل مستقبل کے مجاہدے کی تمہید تھی۔ مجاز کا پردہ حقیقت کی کرنیں بکھیر رہا تھا۔ آپؒ کی باوقار شخصیت کے متعلق کور کمانڈر ہر تین ماہ بعد جنرل ہیڈ کوارٹر میں یہ رپورٹ بھیجتا کہ ''برکت علی ہماری انڈین فوج کا سب سے باکمال اور باکردار فرد ہے۔''

آپؒ مظاہر قدرت کی طرح وقت کی پابندی کرتے۔ فرماتے ''تیرے لئے یہ ضروری ہے کہ تو گھڑی کی طرح چلے۔ تیری چابی کبھی بند نہ ہو اور تو کبھی نہ رکے اور نہ ہی تجھے کوئی روک سکے۔ اور تیرے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ تو یہ نہ کرے اور یہ نہ کرے اور یہ نہ کرے۔''

بیعتِ طریقت

آپؒ نے شاہِ ولایت حکیم امیر الحسن سہارنپوریؒ کے ہاتھ پر ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۶۳ھ بروز جمعرات پیران کلیر شریف میں بیعت فرمائی۔ حکیم صاحبؒ نے فرمایا: ''میری کمر دباؤ'' جب آپؒ نے کمر دبائی تو کہا:

''پنجابی سے لی تھی، پنجابی کو دے دی۔
جس کی قسمت میں تھی، وہ لے گیا''

(واضح رہے کہ حکیم صاحبؒ کے پیر حضرت قاری شاہ عبدالکریمؒ نصیر پور شریف ضلع سرگودھا کے رہنے والے تھے)

حکیم صاحبؒ آپؒ سے بہت شفقت فرماتے۔ اکثر ''میرا چاند'' کہہ کر پکارتے۔ بلانا ہوتا تو کسی کو کہتے ''اب، فوج والے کو بلاؤ''

کبھی فرماتے ''میرے چاند! تیرا قلب مجددانہ ہے''

کبھی ارشاد ہوتا ''تیرا اخیر بہتر ہو گا''

ایک مرتبہ فرمایا ''ابھی سائیں توکلؒ آئے تھے، وہ کہتے ہیں جس طرح پنجاب میں میرا عروج ہوا تھا، اسی طرح اس کا ہو گا''

انہوں نے آپؒ کو رموزِ فقر سے آشنا کیا کہ آپؒ پیر نہیں، فقیر تھے اور ذکرِ الٰہی کی مجلس کے میر تھے ماشاءاللہ۔

حکیم صاحبؒ نے فرمایا ''اگر تو پیر ہوتا تو ستلج سے لے کر اٹک تک کوئی اور پیر نہ ہوتا''

فوج سے سبکدوشی

آپؒ اگر فوج میں رہتے تو جرنیل کے رینک تک جا سکتے تھے لیکن آپؒ نے ہر چیز پہ لات مار کر اللہ کا فقیر بننا پسند کیا۔ ٹھاٹھ باٹھ اور افسرانہ طرزِ زندگی پر فقر و درویشی کو ترجیح دی اور حضور اقدس ﷺ کی اِس سعید و رشید منزل پہ گامزن ہونے کے لئے ۲۲ جون ۱۹۴۵ء بمطابق ۱۱ رجب المرجب ۱۳۶۴ھ فوج سے کنارہ کشی اختیار کی۔

خود فرمایا:

''یہ سعید و رشید منزل حضور اقدس ﷺ کی سنتِ مطہرہ کی عین اتباع کی منزل ہے۔''

آپؒ نے سرکاری وردی بدن سے اتار کر کرتہ شلوار پہن لی اور اعلان کر دیا کہ یہ بندہ اب انگریزی حکومت کا ملازم نہیں رہا، اللہ کے در کا فقیر ہے۔ حکومت جو بھی

سلوک مجھ سے کرے گی، تیار ہوں۔ میں نے اپنا کورٹ مارشل خود کر لیا ہے اور تین سزائیں قبول کر لیں:

گولی عمر قید بارہ پتھر

اِس فیصلہ پر سبھی انگشت بدنداں تھے کیونکہ جنگِ عظیم دوم کا زمانہ تھا، اتحادیوں کو ایک ایک سپاہی اور افسر کی اشد ضرورت تھی، اِن حالات میں ایک انتہائی ذمہ دار عہدہ پر فائز افسر کا فوج سے مستعفی ہونا اپنی جان سے کھیلنا تھا۔فوج کے افسران نے دلجوئی، سہولت اور مروت کا ہر حربہ آزمایا مگر آپؒ اپنی بات سے نہ ٹلے۔ بالآخر بہت سے مراحل طے کر کے اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے حالانکہ انگریز کی حکومت میں کسی راجے مہاراجے کو بھی اُن سے انحراف کی جرأت نہ تھی چہ جائیکہ اتنا بڑا اقدم ......

یومِ استقامت

سرکارؒ اس دن کو ہمیشہ یومِ استقامت کے نام سے یاد فرمایا کرتے۔ آپؒ نے مقالاتِ حکمت میں لکھا:

''دیکھنے والا دن تو وہ دن تھا۔

عزم استقامت سے آراستہ ہوا، بال بال سے خمار ٹپکنے لگا۔

لہرالہرا کر چلا، اٹھلا اٹھلا کر بڑھا۔

غفلت کے پردے چاک کر کے، علائق کی زنجیریں توڑ کر،

ہر شے سے منہ موڑ کر، موت وحیات سے بے نیاز

اپنی منزل کی جانب دیوانہ وار بڑھتا چلا گیا

اس کی ایک ہی جنبش سے راہ کی رکاوٹیں دم توڑ گئیں۔ اس کی یلغار کے آگے تند و تیز ریلے بھی ٹھہر نہ سکے۔ طوفان اس کا طواف کرنے لگے۔ گرداب خضرِ راہ

بن گئے۔ ابلیس کا غرور خاک میں مل گیا۔ اس کی تنی ہوئی گردن جھک گئی۔ سارے منصوبے بکھر گئے۔ ہتھیار دھرے کے دھرے رہ گئے۔ وساوسِ خناس کھسیانے ہوکر رہ گئے۔ اقتدار و دولت کا غرور گھٹنے ٹیک گیا۔ دنیا اپنی تمام رعنائیوں کے ساتھ اس کے آگے ہاتھ باندھے کھڑی ہوگئی۔ مگر اُس نے آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا (۱۹۴۵ء)''

تین بنیادی مقاصد

آپؒ وہاں سے سیدھے کلیر شریف پہنچے اور وہاں تین کام کرنے کا عہد کیا جس کا ذکر آپؒ نے دارالحکمت کی افتتاحی تقریب میں اِن الفاظ سے کیا:

''چالیس سال گزرے، میں نے حضرت سیدنا مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر کلیری قدس سرہ العزیز کے حضور پیش ہوکر قول کیا کہ میں دنیا و مافیھا سے کلیتاً دستبردار ہوکر اپنی باقی ماندہ زندگی اللہ کے کاموں کے لئے وقف کرتا ہوں چنانچہ میں نے تین کام کرنے کا عہد کیا:

☆ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر

☆ دینِ اسلام کی دعوت وتبلیغ

☆ اللہ کی مخلوق کی بےلوث خدمت

پھر ایک اور وعدہ کیا کہ جس دنیا سے آج متنفر اور بیزار ہوکر اللہ کی طرف آیا ہوں، جب تک میں اس دنیا میں زندہ رہوں گا، اللہ کی قسم، اس کی کسی بھی چیز کو، اور کسی بھی رنگ میں کبھی قبول نہیں کروں گا''

قیامِ پاکستان اور ہجرت:

گویا قیامِ پاکستان سے دوسال قبل ہی اِس عظیم منصب کی تربیت شروع ہو

گئی تھی اور اللہ تعالیٰ نے آپؒ کو لوگوں کی رشد و ہدایت اور دینی رہنمائی کا فریضہ انجام دینے کے لئے منتخب کر لیا تھا۔ تقسیم ہند کے بعد آپؒ ۲۷ اگست ۱۹۴۷ کو پاکستان تشریف لائے اور متعدد جگہوں سے ہجرت کرتے ہوئے ضلع فیصل آباد میں سالا روالا ریلوے سٹیشن کے قریب ڈیرہ لگایا۔ یہ رقبہ آپؒ کو اپنے والد مرحوم کی زرعی اراضی کے عوض ملا تھا۔ یہ جگہ آپؒ کی تشریف آوری سے قبل ایک ویران جنگل تھا۔ یہاں آپؒ نے مسلسل چالیس سال لگاتار جدوجہد کی۔ شب و روز ذکر و فکر، تصنیف و تالیف، دعوت و تبلیغ اور خدمتِ خلق میں مصروف رہے حتیٰ کہ یہ جگہ ذکرِ الٰہی کی صداؤں سے گونجنے لگی اور طالبانِ حق جوق در جوق یہاں پہنچنے لگے۔ اس جگہ آپؒ نے خوبصورت وسیع مسجد، مدرسہ، قرآن کریم محل، مینار اصحابِ بدرؓ، لائبریری اور دارالحکمت تعمیر کرائے اور ادارہ دارالاحسان کے نام سے موسوم فرما کر وقف اسلام کر دیا۔

آپؒ اپنے آپ کو ''المہاجر الی اللہ والمتوکل علی اللہ العظیم'' فرمایا کرتے اور آپؒ نے اپنے اِن اقوال کو عملاً ثابت بھی کیا کہ

''مہاجر الی اللہ کسی سامان کا پابند نہیں ہوتا، توکلت علی اللہ اللہ کی راہ میں سفر کیا کرتا ہے۔''

''صاحبِ توکل کے لیے نہ وطن ہے نہ جائیداد، نہ کسب نہ روزگار، نہ مال نہ سوال۔ صبح کرے تو شام کا اور شام کرے تو صبح کا نہ ذخیرہ ہو، نہ فکر اور نہ ہی زندگی کی امید۔''

''خواہشات کی قربانی سب سے بڑی قربانی ہے اور مہاجر الی اللہ ہی خواہشات کو قربان کر سکتا ہے، دنیادار نہیں''۔

آپؒ نے اپنی جملہ خواہشات کو سمیٹ کر عشقِ الٰہی کی آگ میں جھونک دیا

اور ہر تمنا کو جلا کر بھسم کر دیا۔ اللہ کی راہ تو ساری کانٹوں سے بھری ہوئی ہے۔ اس میں شب بیداریاں بھی ہیں سحر خیزیاں بھی، رسوائیاں بھی ہیں جگ ہنسائیاں بھی۔ بے سایہ درخت ہیں، خلقت کی ڈیوٹیاں ہیں...... بے شک اللہ کو پانے کا راستہ بڑا سخت اور کٹھن ہے۔

سرکارؒ نے فرمایا ''طریقت جسے تو نے عشرت کا سامان سمجھا ہوا ہے، کانٹوں کا بچھونا اور لوہے کے چنے چبانا ہے''۔

''میں نے ۴۱ بار اللہ کی راہ میں ...... صرف اللہ کی راہ میں ہجرت کی۔ ۱۳۶۷ھ سے لگاتار جاری ہے۔ ساری عمر ''مہاجر الی اللہ'' بن کر گزاری اور اللہ ہی بہتر جانتے ہیں کیسے کیسے حال میں گزری۔ میں نے ہر ہجرت اللہ کے ذکر کے لیے، دین اسلام کی دعوت و تبلیغ کے لیے اور اللہ کی مخلوق کی خدمت کے لیے کی۔''

آخری ہجرت بطرف کیمپ دارالاحسان

اگرچہ اللہ کے بندوں کا کوچ و قیام اللہ ہی کی مرضی کے ماتحت ہوتا ہے مگر سرکارؒ نے فرمایا:

''امن و سلامتی سے زندگی گزارنے والا بندہ کبھی ہجرت نہیں کرتا۔ جو بندہ زندگی سے تنگ آ جاتا ہے ہجرت کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔''

چنانچہ جب آپؒ کو ۱۹۸۴ء میں اپنی اِس محنتِ شاقہ سے بنائی ہوئی بستی سے ہجرت کر کے کیمپ دارالاحسان آنا پڑا تو مکان تو چونکہ مکین سے ہی آباد رہا کرتے ہیں، سو وہاں کی ساری رونقیں بھی دالووال کے اجاڑ کھتانوں میں پہنچ گئیں اور دیکھتے ہی دیکھتے یہاں قرآن کریم محل، دفاتر دارالاحسان، مسجد، لنگر خانہ اور مطب وغیرہ بن گئے اور اللہ کے اِس فقیر کی سکونت کی برکت سے یہ جنگل بھی منگل بن گیا ماشاء اللہ۔

فضاؤں میں ''یا حی یا قیوم'' کی مدھ بھری صدائیں گونجنے لگیں اور یہ خطۂ ارض رشکِ آسمان بن گیا۔

اِس مقام کو آپؒ نے ''المستفیض دارالاحسان'' اور ''کیمپ دارالاحسان'' کے نام سے موسوم فرما کر اپنی دنیا و آخرت کے لئے پسند فرمایا۔

فرمایا: ☆ درختوں تلے یہی جگہ میری زندگی اور آخرت کا بسیرا ہے

☆ قدرت کی جس حکمت نے مجھے اُس دارالاحسان سے رخصت فرمایا، اس کا شکریہ۔ ہجرت کے بعد عنایت کی حد کر دی۔

☆ ''پنجاب کھتان ہاؤس'' میں ایسی ایسی برکات کا نزول ہوا جو کسی اور طرح ممکن نہ ہوتا۔

ذکر و تبلیغ

ناظمِ کائنات نے انسانیت کی رشد و ہدایت کا کام بعد از انبیاء علیہم السلام اپنی درگاہ کے فقیروں کے سپرد کیا۔ ان کے دم قدم سے ہر جا روشنی ہوئی، دلوں کی دنیا آباد ہوئی اور روح و نفس و قلب و جسد میں نکھار۔ انہی کی وجہ سے خیالاتِ فاسدہ کی بیڑیاں کٹیں اور انسان لامکان کی بلندیوں تک پہنچا۔ ماشاءاللہ!

آپؒ صاحبِ کمال و صاحبِ حال بزرگ تھے اور روحانی اقدار کے نقیب بھی۔ شب و روز اللہ تعالیٰ کے ذکر و فکر کے علاوہ انسانیت کی خدمت کا فریضہ سرانجام دیتے رہے اور لوگوں کو نیک کاموں کی ترغیب دیتے رہے۔

سرکارؒ نے فرمایا:

''بندے کی سب سے بڑی خدمت بندے کو دین کی طرف بلانا اور اللہ کی راہ پہ چلانا ہے۔''

آپؒ نے اس ہدایت و رہنمائی کا حق ادا کر دیا ماشاء اللہ۔ تبلیغ و خدمت کے لئے وہ گوشے بھی تلاش کئے جہاں تک کسی کی سوچ بھی نہیں جا سکتی تھی۔ انہی میں نومسلم جھگی نشین چنگڑ وغیرہ جو صدیوں سے جنگلوں بیابانوں کی خاک چھانتے رہنے کے باعث آج کی دنیا سے ہزاروں برس پیچھے تھے، حالتِ کفر سے دامنِ اسلام میں داخل ہوئے۔ اس طرح آپؒ نے اُن لوگوں کو جینے کا حوصلہ دیا جو دھتکارے جا چکے تھے۔ انہیں سینے سے لگایا جن سے کوئی بات تک کرنا گوارا نہ کرتا تھا۔ آج وہی جھگی نشین دینی و دنیاوی تعلیم سے بہرہ ور ہو کر اپنے پاؤں پہ کھڑے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ذکر و شکر میں مشغول ہیں۔

دعوت و تبلیغ کے سلسلے میں آپؒ نے غیر مسلم عالمی سربراہوں کو دعوت نامے بھیج کر سنتِ رسول ﷺ کو زندہ کرنے کا شرف حاصل کیا۔

اس کے علاوہ اِس روحانی نظامِ تربیت سے فیضیاب ہو کر ہزاروں فرزندانِ اسلام اطمینانِ قلب و نظر کا سامان مہیا کر رہے ہیں۔ 600 کے قریب تبلیغی مراکز اندرون و بیرون ممالک میں حلقہ ہائے ذکر منعقد کرتے ہیں۔ طالبانِ طریقت دستور العمل کے مطابق ہر ماہ اپنی اپنی جماعتوں کے ساتھ کیمپ دارالاحسان میں سہ روزہ حاضری کے لیے آتے اور آپؒ کی فیض رساں شخصیت سے روحانی و دینی فیض پاتے ہیں۔ انہی تبلیغی جماعتوں کے کارکن دارالحکمت میں مریضوں کی خدمت کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ آپؒ کے مبلغ سکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں اور دیگر تعلیمی اداروں اور جیل خانہ جات وغیرہ کے دوش بدوش ریل گاڑیوں اور بسوں میں بھی اپنے جدید اسلوب کے ساتھ ذکر و تبلیغ کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔

بیشک خالقِ کائنات اپنی جس تخلیق پہ خود بھی نازاں ہے، وہ اسی قسم کے

بندے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا ذکر و شکر کرتے، اسکی راہ میں زندگی گزارتے اور بھلائی اور فلاح کا راستہ بتاتے ہیں۔ یہ وہ انسان ہیں جن کی مدد اور رہنمائی کے لئے حضور اقدس ﷺ کی تعلیمات کافی ہیں جو تمام لوگوں کے لئے رحمت کا بحرِ بیکراں ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا "اے محمد ﷺ! ہم نے تمہیں سارے جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔"

زندگی کے کینوس پہ سب سے خوبصورت اور دیرپا رنگ ہمارے آقا روحی فداہ ﷺ کا رنگ ہے۔ آپؐ کا رنگ اللہ کا رنگ ہے۔ آپ ﷺ مجسم قرآن ہیں۔ آپ ﷺ کی زندگی کا راستہ وہ ہے جسے اللہ نے اپنے بندوں کی آسانی کے لئے تجویز اور پسند کیا، آپ ﷺ کے نقشِ قدم پہ چلنا دنیا اور آخرت میں بھلائی کا سامان ہے۔

سرکارؒ نے فرمایا

"ہمارا طرزِ حیات میرے آقا روحی فداہ ﷺ کی سنتِ مطہرہ کے مطابق ہو۔ یہی راہ شاہراہ ...... اس کے علاوہ ہر راہ گمراہ۔"

"قائد ایک ہوتا ہے اور اسی کے گرد زندگی گھوما کرتی ہے۔ میرے آقا روحی فداہ ﷺ ہماری زندگی کے قائد ہیں، قائد العرفان۔"

میرے آقا روحی فداہ ﷺ مجسم مکارمِ اخلاق ہیں، ان کے کسی بھی اخلاق کو استقلال سے اپنا۔"

"میرے آقا روحی فداہ ﷺ کا نمونہ معتبر، مستند اور فلاح دارین کا امین۔ یہ نمونہ ہر وقت تیرے پیشِ نظر رہے"۔

خدمت خلق

حضرت ابوانیس محمد برکت علی قدس سرہ العزیز نے ذکرِ الٰہی اور دعوت وتبلیغ الاسلام کے ساتھ ساتھ مخلوق کی خدمت کا بھی حق ادا کردیا ماشاءاللہ۔

آپؒ نے فرمایا:

''خدمت وسیع المعنی منزل ہے، نہ اسکی کوئی حد ہے اور نہ اس تک رسائی کہ جہاں تک کوئی پہنچے۔شب و روز ساری وطاری رہتی ہے''۔

''خدمت خلق ایک وسیع المعنی فیض ہے جو کبھی بند نہیں ہوتا۔سدا جاری رہتا ہے۔مکان بدلتے رہتے ہیں، یہ کام...ذکر الٰہی، دعوت وتبلیغ الاسلام اور خدمت خلق.. کبھی نہیں بدلتے، قیامت تک قائم ودائم رہتے ہیں ماشاءاللہ۔''

آپؒ نے معذور مفلوک الحال بیوگان و مساکین اور نادار طلباء کے لئے وظائف مقرر کیے۔غریب لڑکیوں کی شادیوں کے انتظامات، قیدیوں اور کوڑھیوں کے لیے خاص اہتمام، سردیوں میں بستر آٹا کپڑا وغیرہ بیوگان کو گھروں میں پہنچانے کے علاوہ بیمار مخلوق کی بے لوث خدمت کا جو نمونہ دارالحکمت المعروف بہ دارالشفاء کی صورت میں پیش کیا، اس کی مثال ڈھونڈے سے بھی نہیں ملتی۔

آپؒ نے دارالاحسان میں دارالحکمت کا شعبہ قائم کر کے دیسی دواؤں سے روزمرہ علاج کے علاوہ آنکھوں کے علاج کے لیے سال میں دو مرتبہ فری آئی کیمپ کا سلسلہ بھی شروع کیا۔مریض کو اپنا محسن اور اللہ کا مہمان سمجھ کر اس کی خدمت کو سعادت جانا۔کسی مریض سے ایک پائی تک وصول نہ کی۔یہ سلسلہ ۱۹۷۶ء سے شروع ہوا اور اکتوبر ۱۹۹۶ تک ۴۱ ششماہی فری آئی کیمپ لگوائے جن میں آنے والے ۳۶۹۱۸۰ مریضوں میں سے آپریشن کے ذریعے ۱۴۲۸۸۴ مریضوں کو بینائی ملی۔بلا آپریشن ۲۲۶۲۹۶ مریضوں کا علاج ہوا اور

اےامادرزادنابینا بھی اس اللہ کے فقیر کی نظرودعا سے بینا ہوئے ماشاءاللہ۔

اختیارات کسی مقام سے نہیں، صاحبِ اختیار سے وابستہ ہوتے ہیں اسلئے اگرچہ آپؒ نومبر۱۹۸۴ء میں سالاروالا دارالاحسان سے ہجرت کرآئے مگر پھر بھی بطورِ مہتمم اپنے عملہ کے کارکنوں کے ذریعے کیمپ دارالاحسان میں دارالحکمت کی عمارت نہ ہونے کی بناء پہ مارچ ۱۹۸۵ء سے اکتوبر ۱۹۹۶ء تک سالاروالا دارالاحسان ہی میں فری آئی کیمپ لگواتے رہے۔

نومبر ۱۹۹۶ء میں دارالحکمت کی عمارت کی بنیاد اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھ کرفرمایا کہ اب آئی کیمپ یہاں لگا کرے گا۔سرکارؒ کی توجہ کی بدولت تبلیغی جماعتوں اور زائرین نے دیکھا کہ سالوں کا کام دنوں میں مکمل ہوا اور شبِ برأت ۲۵دسمبر ۱۹۹۶ءکوصلوٰۃ الخیر اداکرنے کے بعد آپؒ نے اس دارالحکمت کاافتتاح فرماکردعائے خیر کی اور مارچ ۱۹۹۷ء سے آپؒ کے حسب الحکم یہ سلسلہ یہاں جاری ہوگیا۔ ماشاءاللہ!

اِس دارالحکمت میں جدید ترین مشینیں موجود ہیں جو پاکستان کے چند ایک ہسپتالوں ہی میں میسر ہیں۔ ماہر معالج اور تجربہ کار سرجن آنکھوں کا علاج اور آپریشن کرتے ہیں۔مفت طعام و قیام کی سہولت میسر ہے۔صرف موسم کے مطابق بستر اور تیماردار لانا پڑتا ہے۔ مریضوں سے غیر امتیازی سلوک اِس دارالحکمت کا طُرّہ امتیاز ہے۔

اِس دارالحکمت میں مارچ ۱۹۹۷ء سے اکتوبر۲۰۰۴ء تک ۱۶ کیمپوں میں ۳۲۹۲۰۷ مریض علاج کے لئے آئے جن میں سے ۲۲۰۷۹۷ مریضوں کو مشورہ وادویات دی گئیں اور ۱۰۸۴۱۰ مریضوں کوآپریشن کے ذریعے بینائی کی نعمت ملی۔ ۴۰۳ مادرزادنابینا افراد نے بھی سرکارؒ کی دعا سے روشنی پائی۔ مائیکروسکوپ کے ذریعے اب تک ۸۸۳۹۱ آپریشن کیے جاچکے ہیں جن میں ۳۱۹۰۳ لینز ڈالنے کے آپریشن شامل ہیں اور یہ سب سرکارؒ کا دائمی فیضانِ فیض ہے جو روز بروز بڑھ رہا ہے۔

بے شک جولوگ دنیا میں زندگی ایک فرض سمجھ کر اللہ کی راہ میں گزارتے اور مخلوقِ خدا کی خدمت کے لیے جیتے ہیں، اُن کے لیے موت امرِ الٰہی کے سوا کچھ نہیں۔ ایک حجاب ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں پہ فرماتے ہیں ورنہ اُن کا فیض جاری رہتا ہے۔

ملی پیغام......اتحاد بین المسلمین:

آپؒ کا مسلک صلحِ کل تھا۔ آپؒ اپنی پوری زندگی اتحادِ امت کے لیے کوشاں رہے۔ آپؒ کی تحریروں میں محبت ہی محبت ہے، نفرت اور تفرقہ پروری کا ایک کانٹا بھی نظر نہیں آتا۔

سرکارؒ نے فرمایا:

''ہر شے اپنے محور کے گرد گھوما کرتی ہے، دارالاحسان کا محور عشقِ محمد ﷺ اور اتحاد بین المسلمین ہے۔ یہی ہر مذہب کی جان اور یہی وقت کی پکار ہے۔''

''ملی پیغام کو فنا نہیں ہوتی، زندہ اور قائم رہتا ہے''

''اتحاد بین المسلمین ملی پیغام ہے، ہو کر رہے گا انشاء اللہ!''

''اے مسلمان، اے میری جان، اتحاد وقت کی اہم ترین پکار ہے۔

اپنے حال پہ رحم کھا اور متحد ہو جا۔ قومیت و فرقہ وارانہ کشیدگی سے بالاتر ہو کر ملتِ اسلامیہ کے مابین اتحاد واخوت کوفروغ دینے کیلئے متحد ہو جا۔ اللہ کے دین اسلام کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلانے کے لیے متحد ہو جا اور ضرور ہو جا۔

یہ اختلافات بھی کوئی اختلافات ہیں، ان سب کو بالائے طاق رکھ کر اللہ کے برکت والے نام پر اللہ کے پسندیدہ دین اسلام کے وقار کو بلند کرنے کے لئے متحد ہو جا اور ضرور ہو جا۔ ہر قیمت پہ ہو جا۔ جس طرح بھی ہو سکے ہو جا۔

اگر اِس راہ میں تیری جان کی بھی ضرورت پڑے تو گریز نہ کر۔ کیا تم میں کوئی بھی ایسا نہیں جو ملت کو زندہ اور قائم رکھنے کے لئے اپنی زندگی پیش کرے؟ ملت کے نونہالو! اللہ کے لئے اختلافی باتوں کے پیچھے مت پڑو۔ کوئی کردار پیش کرو۔ مسائل نہیں، خصائل پیش کرو، خصائل کے بغیر مسائل کوئی وقعت نہیں رکھتے، کسی کام نہیں آتے اور کوئی گل نہیں کھلاتے۔''

عاشقِ رسول ﷺ

سرکارؒ نے فرمایا:

''جو جس پہ فدا ہو گا اسی کی اتباع کرے گا۔ بلا عشق کبھی کوئی کسی کی اتباع نہیں کرسکتا۔ یہ عشق جو آج ہر زبان پہ جاری ہے محض زبانی ہے ورنہ اگر کوئی حقیقتاً حضور اقدس ﷺ پہ عاشق ہو جاتا تو کبھی کوئی قدم کسی سنت کے خلاف ہرگز نہ اٹھاتا اور ہر سنت کو اپناتا۔''

حضرت ابو انیس محمد برکت علی قدس سرہ العزیز سچے عاشق رسول ﷺ تھے جنہوں نے زبانی کلامی نہیں عملاً عشق کا اظہار کیا اور ساری عمر سنت کی اتباع میں گزاری۔ کتاب العمل بالسنۃ سنتِ مطہرہ کے اعمال پہ مشتمل مقبول الاسلام مستند عملی نصاب ہے جس پر آپؒ نے تادمِ آخر عمل کیا اور فرمایا:

”حضور اقدس ﷺ سے عشق میرا مذہب
محبت میری ملت اور
اتباع میری منزل ہے۔“

اس کے علاوہ پانچ جلدوں پہ مشتمل اسماء النبی الکریم ﷺ دنیائے تاریخ کی ایک مایہ ناز اور نادر کتاب ہے جس میں حضور اقدس ﷺ کے چودہ سو اڑتیس مبارک نام شامل ہیں۔ ہر اسم مبارک مکمل حوالہ جات قرآن کریم و احادیث مبارکہ کے ساتھ دیا گیا ہے۔ انہیں حاصل کر کے یکجا کرنا ایسا کام ہے جس کا مظاہرہ صرف عشقِ رسول ﷺ ہی کر سکتا ہے۔ یہ تالیف خطاطی و طباعت کے لحاظ سے بھی ایک مثالی شاہکار ہے۔

اللہ رسول ﷺ سے عشق کا دوسرا منہ بولتا ثبوت قرآن کریم محل کی شاندار اور قابلِ دید عمارات ہیں جن میں قرآن کریم کے بوسیدہ نسخہ جات کو خوبصورت انداز کے ساتھ محفوظ رکھنے کے علاوہ ایسے نادر قلمی نسخے بھی موجود ہیں جو قرآن کریم کے ساتھ سرکارؒ کے پیار کی لازوال مثال ہیں۔

تصانیف و تالیفات

آپؒ علم و حکمت کا سمندر تھے، بیشمار تصانیف و تالیفات اس کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ ان میں کتاب العمل بالسنۃ المعروف بہ ترتیب شریف مستند احادیث کی ایسی خوبصورت فقہی ترتیب ہے جس کی نظیر ذخیرۂ احادیث میں کہیں نہیں ملتی۔ یہ ضخیم تالیف کتابت و طباعت میں بھی اعلیٰ معیار کا درجہ رکھتی ہے۔ پاکستان میں پہلی اسلامی سربراہی کانفرنس میں شاہانِ عالم کو یہی کتاب تحفۃً پیش کی گئی تو وہ بھی اس کی علمی اہمیت اور حسنِ طباعت کی تعریف کیے بغیر نہ رہ سکے۔ یہ کتاب اسلامی دنیا کی

تقریباً سبھی یونیورسٹیوں کی لائبریریوں میں موجود ہے جہاں سے دنیا بھر کے علماء فضلاء اور ریسرچ سکالرز استفادہ کر رہے ہیں۔

اس کے متعلق سرکارؒ نے فرمایا:

''یہ کتاب، کتاب العمل بالسنۃ المعروف بہ ترتیب شریف، حضور اقدس و اکمل، اکرم و اجمل، اطیب و اطہر روحی فداہ ﷺ کی تعلیمات کی امین ہے۔ اس کی تالیف میں ایک پوری زندگی شب و روز مصروفِ عمل رہی۔

اللہ ہی نے ہمیں اس انتخاب کو کتاب کی صورت میں شائع کرنے اور پھر اللہ ہی نے اپنے خاص لطف و کرم و احسان سے ہم گنہگاروں کو اِس منزل پہ گامزن ہونے کی توفیق عنایت فرمائی۔''

''کتاب العمل بالسنۃ ذکر رسول ﷺ کی مستند محفل اور عین ذکرِ الٰہی۔ جملہ فیوض و برکات کا منبع ماشاء اللہ!''

آپؒ نے سینکڑوں کتابیں لکھیں جو علم و عرفان اور اجتہاد کا ایک نادر ذخیرہ ہیں۔ تصوف کے ادق مضمون کو آپؒ نے افسانوی اور شاعرانہ زبان کا لحن عطا کر کے قلوب کے اندر اتر جانے والا سہل زمزم بنا دیا۔

آپؒ بلند ذوق اور نفیس طبع شخصیت تھے اور یہ بلند معیار کی دینی مطبوعات آپؒ کے حسنِ ذوق اور نفاست پسندی ہی کی ترجمان ہیں جن کا کوئی ہدیہ نہیں۔

مقالات حکمت کی تیس الہامی جلدوں میں ایک الوہی اثر ہے۔ مکمل اور چھوٹے چھوٹے فقرے، برجستہ محاورے، سادگی و پُرکاری اور خوبصورت سادہ زبان ...... گویا نثر میں شاعری کی گئی ہے۔ جیسے قدرت کی لامتناہی وسعتوں کا ادراک ناممکن ہے اسی طرح سرکارؒ کے مقالات میں مستور حکمت تک رسائی مشکل ہے۔

آپؒ کی تحریروں میں جمال وجلال خداوندی کا اثر جھلکتا ہے۔ بے ساختگی اور خودسپردگی کے ساتھ لکھے ہوئے ایک ایک فقرے میں زندگی کا ایک مکمل باب اور بندگی کے سینکڑوں باب رقم ہیں۔ ایسے فقرے صرف وہی اللہ والا لکھ سکتا ہے جس نے اپنی پوری زندگی اللہ کی راہ میں لگادی ہو اور قدرت نے کائنات کی ہر شے کھول کر اس کے سامنے رکھ دی ہو اور وہ لکھتے ہوئے رازِ ہستی کے نہاں خانوں میں جھانک کر اپنے مشاہدات کو حروف کی خوبصورت لڑیوں میں پرو کر دنیا والوں کے سامنے پیش کر رہے ہوں۔

سرکارؒ نے فرمایا:

''یہ مقالات صرف منکے ہی نہیں، تمہارے گلے میں موتیوں کی مالا ہیں۔
چاہو تو سینوں سے لگالو، چاہے مٹی میں رولو''۔

دارالاحسان کی معرکتہ الآرا تصانیف وتالیفات میں درج ذیل کو عالمگیر مقبولیت حاصل ہے۔

۱۔ کتاب العمل بالسنۃ المعروف بہ ترتیب شریف (۶ جلد)
۲۔ اسماء النبی الکریم ﷺ (۵ جلد)
۳۔ مکشوفات منازل احسان (۵ جلد)
۴۔ مقالاتِ حکمت (۳۰ جلد)
۵۔ المفتاح لِکنوز القرآن العظیم (۳ جلد)
۶۔ خانقاہی نظام
۷۔ ذکرِ الٰہی جہادِ اکبر
۸۔ اہلِ فقر کونین کی آبرو
۹۔ ذکر وطاعت وشانِ رسول روحی فداہ ﷺ
۱۰۔ تذکرۂ حسینؓ شہزادۂ کونینؓ

۱۱۔ المہاجرالی اللہ والمتوکل علی اللہ العظیم

۱۲۔ آخری نبی علیہ الصلوۃ والسلام کا آخری پیغام

۱۳۔ مسلمان سے خطاب اور دعا

۱۴۔ خدمت خلق

۱۵۔ وسیلہء شیخ

۱۶۔ تعلیم الدین

۱۷۔ ذکرِ الٰہی

۱۸۔ التوبۃ والاستغفار

۱۹۔ یصلون علی النبی ﷺ

۲۰۔ مناقب حضرت خواجہ اویس قرنیؒ

مقالات حکمت، اسماء النبی الکریم ﷺ اور بعض کتابوں کے انگریزی اور جرمن تراجم پہ کام ہو رہا ہے، کچھ چھپ چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپؒ کے ادارہ کو یہ شرف بخشا ہے کہ تمام تالیفات وتصنیفات جمیع امت کے استفادہ کے لیے مفت تقسیم کی جاتی ہیں۔ چونکہ ہر تحریر کے پیچھے عمل کی لازوال قوت ہے اس لیے ان تحریروں کی اثر انگیزی بے مثال ہے۔ ان کتب کو پڑھ کر ہزاروں زندگیاں بدل گئیں۔ یورپ اور امریکہ کے کئی غیر مسلم اسلام قبول کر گئے۔

حقیقتاً آپؒ بیسویں صدی میں قرونِ اُولیٰ کی پاکباز اور برگزیدہ ہستیوں کی ایک زندہ نشانی اور شمعِ فروزاں ہیں جس کی روشنی میں ظلمت کدۂ حیات میں بھٹکے ہوئے راہی منزلِ مقصود کے لیے رواں دواں ہیں۔

اللہ کا فقیر

آپؒ اللہ کے در کے فقیر تھے اور آپؒ کو فقر کی وہ دولت حاصل تھی جس

کے لیے حضرت ابراہیم ادھمؒ کو چالیس شہزادوں کی بادشاہت کو خیر باد کہنا پڑا اور جس کے متعلق حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الفقر فخری والفقر منی ''فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے''۔

سرکارؒ نے فرمایا:

''توکل واستغنا فقر کی وہ متاع ہے جسے پاکر وہ ہفت اقلیم کی بادشاہی کو بھی کسی خاطر میں نہیں لاتا۔ خدائے بے نیاز اسے دنیاومافیھا سے بے نیاز کردیتا ہے۔''

یہ اللہ کا فقیر فقر کی آبرو بن کر استغنا کی علامت بنا، جس نے فقیری میں شاہی کی اور آنے جانے والوں کو دنیاوی جاہ وحشمت اور مال و دولت سے بے نیازی کا سبق دے کر یہ ثابت کر گیا کہ فقیر صرف اپنے اللہ کے در کا فقیر ہوتا ہے۔

سرکارؒ نے فرمایا:

''میرا اللہ جانتا ہے اور خوب جانتا ہے کہ میں نے اپنی زندگی میں امارت اور سیاست کو قریب تک پھٹکنے نہیں دیا۔ اللہ کرے اِس طریقت میں قیامت تک اسے موقع ہی نہ ملے، ابدالآباد منتظر ہی رہیں''۔

مسافرانہ زندگی

آپؒ نے اپنی ساری زندگی مسافروں کی طرح گزاری۔ کل کے لیے کوئی بھی شے بچا کر نہ رکھی۔ فرمایا:

☆ ''مسلمان کا مسافر کی طرح رہنا رہبانیت نہیں، عین اسلام ہے''

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:

''دنیا میں یوں رہو گویا تم ایک پردیسی ہو یا ایک مسافر جو کسی راستے سے گزر رہے ہو اور اپنے آپ کو قبر والوں میں شمار کرو''۔

☆ ''جہاں سے تُو آیا ہے، وہیں جانے کا سفر اختیار کر۔ آتے وقت تیرے پاس کچھ نہ تھا، جاتے وقت بھی کچھ نہ ہو۔''

☆ مسافر کی کائنات ایک بقچی میں بند۔ اِس سے زیادہ نہ رکھ سکتا ہے نہ ضرورت۔ رنگا رنگ کی سریلی آوازوں سے جنگل میں منگل بنائے رکھتا ہے۔ جو رزق دیا جاتا ہے، کھانے کے بعد عام مخلوق میں تقسیم کر دیتا ہے۔ کل کے لیے نہ ذخیرہ، نہ فکر، نہ ہی زندگی کی امید''۔

☆ ''آج کا کھانا کھا چکنے کے بعد کل کے لیے کوئی بھی شے جمع کر کے نہ رکھنا میری طریقت کا ایک مایہ ناز اصول ہے جو کبھی نہیں بدلا اور کبھی نہیں بدلنا۔ زندہ رہا تو کل کی روزی کل ملے گی ماشاء اللہ!''

جب متلاشیٔ حق کو یہ ایمان حاصل ہو جائے تو وہ بے نیاز ہو جاتا ہے اور یہ بے نیازی اسے ہر شے سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ اللہ کے سوا کسی کو بھی کچھ نہیں سمجھتے اور نہ ہی کوئی منصب ان کی نظروں میں ذرہ بھر وقعت رکھتا ہے۔ وہ دنیا کی ہر ترغیب کو رد کر چکے ہوتے ہیں۔

خانقاہی نظام

فقر و درویشی اور خانقاہی نظام کا معیار قائم کرنے میں حضرت ابوانیس محمد برکت علی قدس سرہ العزیز کی خدمات تاریخِ تصوف کا ایک سنہری باب ہیں۔ آپؒ نے کوئی رات اِس حالت میں بسر نہیں کی کہ سامانِ دنیا کا کوئی حقیر سا حصہ بھی محفوظ رکھا گیا ہو۔ جہادِ اکبر کے اِس مجاہد نے فقر کی موجودہ تاریخ کو بدل کر رکھ دیا اور فقرِ بوذرؓ و فقرِ حیدریؓ کے مقلد بن کر قرونِ اُولیٰ کی تمکنت کا مظاہرہ کیا۔

سرکارؒ نے فرمایا:

''خانقاہی نظام یہ تھا اور ہے:

آج کا رزق آج ہی تقسیم ہو

کھا

کھلا

بچا کر مت رکھ

کل کی روزی کل ملے گی

اور خانقاہی نظام میں اللہ اللہ کے سوا کچھ بھی نہیں ہوتا۔

کسی اور صاحب کی بابت تو میں کچھ نہیں جانتا البتہ میں اِس نظام کا پابند ہوں''

''میں نے رسالت مآب ﷺ سے عہد کیا ہوا ہے اور اللہ اِس عہد کا ضامن و شاہد ہے کہ آج کی عطا کردہ روزی آج ہی تقسیم کرنی ہے۔ کل کے لیے ایک دمڑی بھی نہیں رکھنی۔''

وراثت

آپؒ نے کوئی گدی نشین نہیں چھوڑے اور نہ ہی کوئی ورثہ۔ یہ وہ خوبی ہے جو انبیائے کرامؑ کی سنت تازہ کرتی ہے۔ کسی نبی نے دنیاوی جائیداد نہیں چھوڑی۔ نبی کی وراثت علم، عمل، صالحیت اور تقویٰ ہے۔ جو اِس کا حامل ہوگا، وہی وارثِ علوم نبوت ہو گا۔

سرکارؒ نے فرمایا:

''فقیر کی میراث کا وارث فقیر ہوتا ہے اور فقیر کے پاس کچھ بھی نہیں ہوتا مگر

اللہ اور صرف اللہ۔"

"سلوک کی منزل تقویٰ کی راہ ہے۔ اس وادی میں باتیں اگرچہ کتنی حکمت بھری ہوں، کوئی رنگ نہیں لاسکتیں۔ جو کام رُوئے زمین کی باتیں مل کر بھی نہیں کرسکتیں، تقویٰ کی ایک مثال کرسکتی ہے۔ جتنی باتیں کی جاتی ہیں، کرنے والوں کا ان پہ اپنا عمل نہیں ہوتا۔ ایسی باتوں کا کیا فائدہ؟ کسی تقویٰ کا نمونہ پیش کر۔ باتیں سامعین کو مطمئن نہیں کرسکتیں۔"

درجات وکمالات

سرکارؒ نے فرمایا:

"کسی ولایت میں نہ کشف ضروری ہے نہ کرامت... لیکن ہر ولایت میں ذکر ضروری ہے اور اطاعت۔

ذکر و طاعت تیری منزل کے دو نشان ہیں، یہ نشان گر نے نہ پائیں۔ ذکروطاعت کی منزل مستغنی عن المدارج ہوتی ہے۔ تبلیغ وخدمت کے سوا کسی بھی کمال کو کبھی خاطر میں نہیں لاتی۔

ذکرِ الٰہی سے بہتر اور کوئی کمال نہیں۔

اللہ کے ذکر کے لیے کمالات وکرامات سے فارغ ہو۔

جب تک تو کرامات کے پھندوں سے آزاد ہو کر مٹی میں مٹی نہیں ہوتا، دین کی حقیقت سے واقف نہیں ہوتا۔

تیرا مقام خاک اور تیرا کام خدمت ہو۔ اِس سے بڑھ کر اور کوئی مقام نہیں اور اِس سے افضل اور کوئی کام نہیں۔"

وصیت

سرکارؒ نے فرمایا:

''ہمارے تین کام ہیں

۱۔ ذکرالٰہی

۲۔ تبلیغ الاسلام

۳۔ مخلوق کی بے لوث خدمت

اِن تین کاموں کے سوا کسی چوتھے کام میں کبھی مشغول نہیں ہونا۔

کسی کے تذکرے، تبصرے، تنقید، تنقیص یا الزام کا ہرگز برا نہ منائیں، نہ ہی بددل ہوں بلکہ پوری یکسوئی سے اپنے تین بنیادی مقاصد کی طرف متوجہ رہیں۔ اگر کسی نے ایسا نہ کیا تو اُس نے مجھ سے قائم اپنی نسبت کی ناموس کی توہین کی بلکہ دارالاحسان کے نصب العین کو نظر انداز کر کے اس کے وقار کو ٹھیس پہنچائی اور مجھے شرمندہ کیا۔

وماعلینا الاالبلاغ۔''

ادارے کا انتظام وانصرام

سرکارؒ نے فرمایا:

''ادارہ کسی کا بھی ذاتی گھر نہیں ہوتا، فلاحُ و بہبود کا مرکز ہوتا ہے۔ چُنے ہوئے وفادار جانثار رضا کار مرکز کی آبرو ہوتے ہیں''۔

''یہ دارالاحسان ایک رفاہی اور متحرک ادارہ ہے، قیام و قیود و حدود سے بالا ماشاء اللہ۔ اِس کا وجود اور اِس کی ہر شے میری یا کسی کی ذاتی ملکیت نہیں، اللہ رب العالمین کے دین اسلام کی دعوت و تبلیغ اور اس کی مخلوق کی بے لوث خدمت

کیلئے کلی وقطعی طور پر وقف ومخصوص ہے، کسی بھی دیگر غرض وغایت کیلئے مطلق نہیں''۔

اِس بین الاقوامی دینی و رفاہی ادارہ کے جملہ شعبہ جات کو طے شدہ دستورالعمل کے مطابق چلانے کے لئے آپؒ نے اپنے آپؒ کوادارہ کا مہتمم فرمایااور نائب مہتمم میاں محمد شفیع گوندل کو رکھا پھر نہایت ہی احسن طریقے سے تادمِ آخر اپنے عملہ کے مخلص اراکین ومعاونین کے ہمراہ اس کا انتظام سنبھالا۔

آپؒ فرماتے تھے:

بہترین عملہ بہترین معاون ہوتا ہے۔

جو تیری منزل میں تیرا معاون نہیں، تیرا کچھ بھی نہیں اور نہ ہی تُو اس کا۔

آپؒ کی رحلت کے بعد قدرتی اصول کے مطابق میاں محمد شفیع گوندل نائب مہتمم سے مہتمم بن گئے اور انھوں نے میاں محمد نجیب اللہ ولانا کو اپنا نائب مہتمم مقرر کر لیا اور یہ سارا انتظام اسی طرح سرکارؒ کے قائم کردہ دستورالعمل کے مطابق کیمپ دارالاحسان میں جاری وساری ہے ماشاءاللہ۔

روزمرہ معمولات

آپؒ کی زندگی انتہائی سادہ اور غیر ضروری تکلفات سے کلیتًا پاک تھی۔ خوراک میں تکلف نہ لباس میں، نشست وبرخاست میں رکھ رکھاؤ نہ میل جول میں۔ موٹے کھدر کا لباس پہنتے۔ سردیوں میں سر پر عمامہ اور گرمیوں میں ٹوپی ہوتی۔ ننگے پاؤں پھرتے، صرف طہارت اور وضو کے لئے معمولی چپل استعمال فرماتے۔ کھانے میں جو کچھ مل جاتا کھا لیتے۔ لنگر کی خشک روٹی لسّی کے ساتھ شوق سے تناول فرماتے۔ عمدہ کھانوں یا میوہ جات سے رغبت نہ رکھتے۔

بعض اوقات کئی کئی روز بغیر آرام کیے معمولات میں محو رہتے۔

خود فرمایا:

''رات کو نہیں، جب تھک جاتے ہیں سو جاتے ہیں''

آپؒ زندگی اور بندگی میں ڈسپلن کے سختی سے قائل تھے۔ اپنے اوقاتِ کار کو منٹوں اور سیکنڈوں تک میں منظّم اور منضبط کیا ہوا تھا۔ جب کوئی بات یا شخص معمولات میں مزاحم ہوتا، چہرہ پر جلال کے آثار نمایاں ہو جاتے۔

سرکارؒ نے فرمایا:

''عقلمند بنا کرو .... ایسی جگہوں پہ ایسی باتیں مت کیا کرو

زیادہ دیر مت ٹھہرا کرو .... دعا لے کر رخصت ہوا کرو

اگر مگر مت کیا کرو''۔

''آپ یہاں دعا کے لئے تشریف لائے ہیں، اللہ کا ذکر کریں اور درود شریف پڑھیں، اپنی اپنی دعا مانگیں اور قبولیت پہ ایمان لائیں۔ دعا ہوگئی، چھٹی، شکریہ۔''

آپؒ کی میز پر کتاب العمل بالسنۃ المعروف بہ ترتیب شریف تقریباً ہر وقت کھلی رہتی۔ کبھی اسکے اعمال کی پیروی کبھی قرآن کریم کی تلاوت۔ کبھی نماز میں محو کبھی تسبیحات وصلوات میں، غرض ہر وقت کوئی نہ کوئی ذکر جاری رہتا۔ تمام تالیفات کامل طہارت کی حالت میں لکھیں۔ خصوصاً ترتیب شریف کی ہر حدیث نقل کرنے سے قبل وضو کر کے دو رکعت نفل ادا کرتے۔

جب تک کسی امر پہ خود عمل پیرا نہ ہو جاتے، احاطۂ تحریر میں نہ لاتے۔ قرآن کریم کی تلاوت کا خصوصی اہتمام فرماتے۔ پندرہ ہزار چار سو انسٹھ آیات

قرآن کریم پڑھنا آپؒ کا معمول تھا۔ ۲۱ ذیقعدۃ النجیب ۱۴۱۲ھ سے قرآن کریم کی تلاوت مع ترجمہ بھی سننا شروع کی۔ سورۃ یوسف اور حٰـــــم سے شروع ہونے والی سورتوں پہ خصوصی توجہ دیتے۔ ۱۶ رمضان المبارک ۱۴۱۷ھ تک ۴۸۴ قرآن کریم سماعت فرمائے۔ روزانہ آٹھ لاکھ باون ہزار چورانوے کلمات طیبات کا ورد فرماتے۔

ذکر و فکر کے ساتھ ساتھ مقالاتِ حکمت موتیوں کی طرح صفحۂ قرطاس پہ بکھیرتے رہتے۔ اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلیٰ درجے کا رزق فرماتے۔ کسی روز کوئی مقالہ نہ لکھا جاتا تو بار بار دعا فرمایا کرتے کہ

''سارا دن گزر گیا، ابھی تک کوئی روزی نصیب نہیں ہوئی، اپنی جناب سے طیب رزق عنایت فرما۔''

اس کے علاوہ تیئس کلماتِ طیبات روزانہ تحریر فرماتے۔ ہر صفحہ کے آخر میں مکمل نام اور تاریخ لکھتے جو ۱۴۱۰ جلدوں میں محفوظ ہیں اور ۱۴۲۰ھ سے بطور تبرک تقویم دارالاحسان میں ''عکسِ تحریر'' کے عنوان سے شامل کیے جا رہے ہیں۔ کیش بک اپنے ہاتھ سے لکھ کر دستخط فرماتے۔ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، سفر و حضر، ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر و شکر فرماتے۔ آنے جانے والوں سے ملاقات و دعا بھی جاری رہتی۔ حظیرۃُ القدس کے وقت خصوصی نوافل و دعا آپؒ کا معمول تھا۔ فجر و عصر اجتماعی ذکرِ الٰہی کے لئے مخصوص تھے۔

حالتِ ضعیفی سے پہلے رمضان المبارک کے علاوہ رجب المرجب کا پورا مہینہ بھی روزہ رکھا کرتے۔ حسنات و خیرات وصدقات کو مطلق جمع نہ فرماتے۔ ملتے ہی مستحق مخلوق میں تقسیم کر دیتے۔

خودفرمایا:

''میری دنیا، دین اور آخرت کی کمائی بیوہ و لاچار و بیمار اور میرے آقا روحی فداہ ﷺ کی امت کے مُردوں کی مغفرت کے لئے وقف ومخصوص ہے۔''

''شب وروز کی کمائی مخلوق ہی نے کھائی۔نہ حسنات کا ذخیرہ نہ کمائی کا۔ہردو سے فارغ۔اور فقیر ہر حال میں فقیر ہوتا ہے۔''

آپؒ بے حد رقیق القلب تھے۔خصوصاً حضرت امام حسینؓ کا تذکرہ کرتے یا سنتے ہوئے بہت گریہ وزاری کرتے۔کبھی کبھار قوالی بھی ذوق وشوق سے سنتے۔سال میں تین مرتبہ عاشورہ ،عیدمیلادالنبیﷺ اور اپنے پیرومرشدؒ کے یومِ وصال پہ تبلیغی اجتماع کااہتمام فرماتے۔علاوہ ازیں شب برأت پہ باجماعت صلٰوۃ الخیر پڑھائی جاتی۔

وصال وتدفین

سرکارؒ نے فرمایا:

''حضرات گرامی ،میرااِس دنیامیں رہنا ایک مسافر کی طرح ہے اور مسافر کے پاس کچھ بھی نہیں ہوتا مگر ضرورت کا بالکل ہی مختصر سا سامان،اور میں اپنے تئیں ان مُردوں میں شمار کرتا ہوں جو قبروں میں ہیں اور مُردوں کی کوئی طلب وتمنا نہیں ہوتی مگر یہ اورصرف یہ کہ اللہ تعالیٰ انہیں دوبارہ زندگی بخشے اور وہ دنیا میں جا کر شب وروز اُس کے ذکرو فکرو شکر میں محو ومنہمک رہیں۔''

بلاشبہ آپؒ شب و روز ذکرِ الٰہی میں محو ومنہمک رہے اور اسی ذکر وشکر کی حالتِ محویت میں امرِ الٰہی آن پہنچا اور آپؒ ۱۶ رمضان المبارک ۱۴۱۷ھ بمطابق ۲۶ جنوری ۱۹۹۷ء بروز اتوار بوقتِ ظہر مالکِ حقیقی سے جا ملے۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى۔

آپؒ کے وصال مبارک کی خبر آناً فاناً پوری دنیا میں پھیل گئی۔ نمازِ جنازہ کا وقت اگلے روز ظہر کے بعد رکھا گیا۔ بیرون ممالک سے پہنچنے والے عقیدت مندوں کے علاوہ آپؒ کے چاہنے والوں اور ملک میں بسنے والے لوگوں کا ایک انبوہِ کثیر تھا جو اللہ کے اِس فقیر کی نمازِ جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے کے لئے آیا ہوا تھا۔

شہید ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ''جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں، انہیں مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم اسے نہیں سمجھتے''۔ (البقرۃ آیت ۱۵۴)

سرکارؒ نے فرمایا:

''اھلِ ذکر اللہ کی راہ میں مرے اگر چہ اپنے بستر پر مرے۔ انہیں ایک خصوصی زندگی عطا ہے جو عام مُردوں کو حاصل نہیں''۔

''یہ جہادِ اکبر ہے، اِس راہ میں جو مرا، اللہ کی قسم بالکل نہ مرا، ایک ہی دم دوسرے میں منتقل ہوا، موت اسے فنا نہ کرسکی''۔

سرکارؒ کے وصال مبارک پر ہر شے غم زدہ لے میں ''یا حی یا قیوم'' کا ورد کر رہی تھی حتیٰ کہ درخت، پرندے اور مٹی کے ڈھیلے بھی باقاعدہ ورد کرتے محسوس ہوتے تھے۔ آخری دیدار کے لئے لوگ اُمڈے پڑ رہے تھے۔ تل تک رکھنے کو جگہ نہ تھی۔ سب کی آنکھیں اشکبار اور جبینوں پر آپؒ کی محبت کا عرق تھا۔ آپؒ کا چہرۂ انور چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا تھا۔ وصالِ یار کے تصور میں پلکیں موندے مسکرا رہے تھے۔

راہِ حق کے اِس شہید کی لحد کھودی گئی تو مٹی سے مشک وعنبر کی خوشبو آنے لگی۔ تربت نے بسم اللہ کہا، قبر کی مٹی نازاں وفرحاں اپنی خوبیٔ قسمت پر جھوم اُٹھی،

بصد مسرت وناز شہیدؒ کو اپنی آغوش میں سمیٹ لیا۔ فرشتے انگشت بدنداں آسمان سے جھانکتے رہ گئے، حوریں آپؒ کے استقبال کو بے چین ہوئیں، محبوب نے پردہ سرکایا۔

آپؒ کو آپؒ کی وصیت کے مطابق صابرؒ صاحب والی گلّی میں دفن کیا گیا۔

آپؒ کے اِس آستانۂ عالیہ کی فضائیں ذکرِ الٰہی کے نور کی برکت سے ہمہ وقت منور رہتی ہیں اور درود وسلام کے پھولوں سے معطر۔ یہ در سب کے لئے کھلا ہے، حاضری کا سلسلہ روز افزوں ہے اور اِس رشد وہدایت کے چشمۂ صافی سے ہر کوئی اپنی طلب و ظرف کے مطابق دینی ودنیاوی فیض پا رہا ہے ماشاءاللہ۔

آپؒ نے فرمایا:

☆ بندہ بندے کو تین طرح فیض پہنچاتا ہے۔

دعا کے ذریعے،

تعلیم کے ذریعے،

توجہ کے ذریعے۔ اور یہ ان دونوں سے افضل ہے۔

اسی طرح اهل الله قبروں میں اپنے زائرین کے لئے دعا کرتے ہیں، تعلیم کا القا کرتے ہیں، متوجہ ہوتے ہیں۔

☆ فیض سے فیض جاری ہوتا ہے اور جاری رہتا ہے۔ یہی فیض کی حقیقت ہوتی ہے۔ اللہ کرے یہ فیض ابدی ہو، تشنگانِ عشق کو ہمیشہ بہرہ ور کرتا رہے۔

☆ ''بندے بنتے رہیں گے اور مرتے رہیں گے، تیری رحمت کا یہ فیض سدا جاری رہے گا حتیٰ کہ اسرافیل صور پھونکے۔''

شجرہ طیبہ

قَادِرِیَہ مُجَدِّدِیَہ غَفُورِیَہ رَحِیمِیَہ
کَرِیْمِیَہ اَمِیْرِیَہ بَرَکَتِیَہ

یا رحیما رحم کر مجھ پر بحرمت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
ہم بحرمت شاہِ مرداں علی المرتضیٰ کرّم اللہ وجہہ
اور حسن بصریؒ خیر التابعیں کے فیض سے
اور حبیب عجمیؒ کی برکت سے خدایا دِلکشا
خواجہ داؤد طائیؒ، حضرت معروف کرخؒ
ہر دو شاہِ دیں کی برکت سے غفورا اِغفر خطا
خواجہ عبداللہ سری سقطیؒ، اور حضرت جنیدؒ
بندۂ حق شیخ شبلیؒ کی دُعا سے یا خُدا
حُبِّ ایمانی عطا کر اور رہِ توحید نیز
عبدِ واحدؒ کے سبب سے یا احد دکھلا سدا
بوالفرح طرطوسیؒ کی برکت سے دے فرحت قدیم
بوالحسن ہنکاریؒ کی حرمت سے دے حسنہ مرا

دو جہاں کی دے سعادت از طفیل بوسعیدؒ
محیؔ دیں محبوبِ سبحانیؒ کی حرمت سے حیا
از طفیلِ بندۂ رزّاقؒ دے روزی حلال
شرف دے برکت سے شرف الدینؒ کی اے مالکِ مرا
عبدِ وہابؒ اور بہاء الدینؒ اور سیّد عقیلؒ
ان کی عزّت سے کریما! عقلِ کامل کر عطا
دینداری کو مری دے روشنی آفاق میں
از طفیلِ شمسِ دین صحرائیؒ باصدق وصفا
دے گدائی اپنے گھر کی اے غنی و بے نیاز
از سعی شاہِ گدا رحمٰنؒ امامِ اتقیا!
بوالحسن اور شمسِ دینؒ عارف کی برکت سے الٰہ
اہلِ عرفاں میں جگہ دے مجھ کو تو روزِ جزا!
فضل کر مجھ پر طفیلِ شہ گدا رحمانؒ کے
وز طفیلِ آں فضیلؒ صاحبِ جُود و سخا
دے کمال اور بادشاہی دین کی مالک مرے
از طفیلِ شاہ کمالؒ و شاہ سکندرؒ باوفا

خواجۂ احمد مجدّدؒ کے لیے اے ذی الکرم
ہر ولایت اور مقام اور حال کر مجھ کو عطا!
آدمیت مجھ کو دے از برکتِ آدم شریفؒ
اور محبت دے نبیؐ کی از حبیبؒ کبریا!
از طفیلِ شاہبازؒ و مومنِ گگری ولیؒ
مجھ کو بھی ایماں عطا کر ہیچو ایمانِ اولیأ
دے مجھے صدیقیت کا مرتبہ اے اصدقا
از کرم بشوانڑی صدیقؒ آں صاحبِ ولا
حفظ دے شرعی حدودوں کا مجھے یا حافظا
از سعی حافظ محمدؒ باکمال و مقتدا!
مجھ کو بھی مقبول کرنا از کرم حضرت شعیبؒ
وز کرم عبد الغفورؒ قطبِ عالم رہنما!
سیدّی عبدالرحیمؒ اہلِ حکومت ہیں رحیم
کر دے اس احقرِ جہاں کو اتقیاء کا پیشوا
سیدّی عبدالکریمؒ اہلِ حکومت ہیں کریم
کر دے اس احقرِ جہاں کو اتقیا کا پیشوا

یا کریما! از طفیلِ سیّدی میرُالحسن رحؒ
ہو عطا عین الفقر کا جامۂ صدق و صفا!

بوانیسِ شیخِ عالم باداجی برکت علیؒ
فقر و ترک و صمت میں وہ پیکرِ صبر و رضا

یاالٰہی شاہِ برکتؒ کی ولایت کے طفیل
ذکر و فکر و خدمت و تبلیغ ہو مجھ کو عطا

وز طفیلِ جُملہ مستانِ مئے عرفاں بدہ
من کمینہ را یکے جُرعۂ جامِ دلکشا!

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ! فَتَقَبَّلْ! اٰمِیْن

فیضانِ فیض
حضرت ابوانیس مُحمّد برکت علی لودھیانوی قدس سرہ العزیز
بانیٔ دارالاحسان

عالمِ اِسلام کے لیے پندرھویں صَدی
ھجری مُبارک ھو۔ مُکرّم ھو۔
مشرّف ھو۔ آمین

پندرھویں صدی کے ۲۶ ویں سال کے آغاز پر
بلادِ اسلامیہ کو اتّحاد بین المسلمین کا مُژدۂ جانفزا
مبارک ھو۔ آمین

اسمائے گرامی خواجگانِ حقیقت، جائے مدفن، تاریخ وصال، کیفیت

نمبر شمار	اسمائے گرامی	جائے مدفن	تاریخ وفات
۱	حضرت سیدنا و مولانا سید المرسلین خاتم النبیین محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	مدینہ منورہ	۱۲ ربیع الاوّل سنہ ۱۱ھ
۲	امام المشارق والمغارب حضرت علی کرم اللہ وجہہ بن ابیطالب	نجف اشرف	۲۰ رمضان سنہ ۴۰ھ
۳	حضرت خواجہ حسن بصریؒ	بصرہ شریف	۵ رجب سنہ ۱۱ھ
۴	حضرت خواجہ حبیب عجمی ابو محمدؒ	بغداد شریف	۳ ربیع الثانی سنہ ۱۵۶ھ
۵	حضرت خواجہ داؤد طائی بن عیاض ابو علی التمیمی	مزار بصرہ میں ہے بغداد شریف	۲۷ ″ ″ سنہ ۲۶۵ھ
۶	حضرت خواجہ فضیلؒ کنیت ابو علی تمیمی	مکہ معظمہ نزد مزار حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضؓ	۳ رمضان سنہ ۱۸۷ھ
۷	حضرت خواجہ معروف کرخیؒ	بغداد شریف	۲۰ محرم الحرام ۲۰۰ھ
۸	حضرت خواجہ عبد اللہ سری سقطی ابو الحسنؒ چہارشنبہ بعد اذان فجر	″	۶ رمضان ۲۵۳ھ
۹	حضرت خواجہ ابو العالم جنید بغدادیؒ وفات بروز شنبہ	″	۲۷ رجب ۲۹۸ھ
۱۰	حضرت شیخ ابوبکر محمد جعفر بن یونس شبلیؒ پنجشنبہ ۸۷ سال	″	۲۷ ذی الحجہ ۳۳۴ھ
۱۱	حضرت عبد الواحد بن عبد العزیز تمیمیؒ	″ نزد امام احمد بن حنبل	۲۶ جمادی الثانی ۴۲۵ھ
۱۲	حضرت علاؤ الدین ابو الفرح طرطوسیؒ	طرطوس (اندلس)	۲ شعبان ۴۴۷ھ
۱۳	حضرت شیخ ابو الحسن بن یوسف قریشی ہنکاریؒ	ہنکارہ (میونس)	۳ محرم ۴۸۶ھ
۱۴	خواجہ قاضی ابو سعید مبارک بن علوی مخزومی	بغداد شریف	۷ شعبان ۵۱۳ھ
۱۵	پیران پیر حضرت غوث الاعظم شیخ محی الدین عبد القادر جیلانیؒ ۹۱ سال، ۱ ماہ ۹ دن بروز شنبہ بعد نماز عشا۔	″	۱۱ ربیع الثانی سنہ ۵۶۱ھ

نمبر شمار	اسمائے گرامی	جائے مدفن	تاریخ وفات
۱۶	حضرت شیخ سیف الدین عبد الرزاق بن حضرت غوث الاعظمؓ	بغداد شریف مقبرہ احمد بن حنبل	۶ شوال ۶۰۳ھ
۱۷	حضرت شرف الدین نقشبندیؒ	بغداد شریف	۲۷ صفر ۵۷۳ھ
۱۸	حضرت عبد الوہابؒ		۱۸ شعبان
۱۹	خواجہ بہاؤ الدین نقشبندیؒ	قصر عابدان بخارہ	۳ ربیع الاول ۷۹۱ھ
۲۰	سید عقیلؒ	صحرائے کابل زئی خیل	۲۱ صفر ۱۰۰۷ھ
۲۱	حضرت شمس الدین صحرائیؒ	〃	۲۳ رجب ۱۰۶۹ھ
۲۲	حضرت شاہ گدا رحمٰن اولؒ	ملتان	۹ رجب ۱۱۰۵ھ
۲۳	حضرت خواجہ ابو الحسن فضیلؒ	کابل	۴ ذی الحجہ ۱۱۱۲ھ
۲۴	حضرت شمس الدین عارفؒ	گلشینہ عرب	۹۵۱ھ
۲۵	حضرت شاہ گدا رحمٰن ثانیؒ	کابل سے نکل گئے	۱۲۳۵ھ
۲۶	حضرت شاہ کمال کیتھلیؒ	کیتھلی روہتک	۱۹ جمادی الثانی ۹۸۱ھ
۲۷	حضرت شاہ سکندر کیتھلی قادریؒ	〃	۱۱ رجب ۱۰۲۳ھ
۲۸	حضرت خواجہ شیخ احمد مجدد الف ثانیؒ	سرہند شریف	۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ
۲۹	حضرت سید آدم بنوری (جنت البقیع نزد حضرت عثمانؓ)	مدینہ شریف	۲۳ شوال ۱۰۵۳ھ
۳۰	حضرت شیخ حبیب صاحب پشاوریؒ (نزد زیر باغ)	پشاور	۱۳ صفر ۱۰۹۳ھ
۳۱	حضرت شیخ شہباز صاحبؒ 〃	〃	۲ شعبان ۱۱۴۴ھ
۳۲	حضرت حافظ محمد مومن صاحبؒ ماشوگگر	ضلع پشاور	۱۶ شعبان ۱۱۸۴ھ
۳۳	حضرت صدیق بشوانیؒ (نزد پیر باباؒ)	بنیر سوات	۱۰ صفر ۱۱۹۸ھ
۳۴	حافظ محمد کمال حافظ محمد شاہؒ	بستی عمرزئی چارسدہ	۲۶ ربیع الثانی ۱۲۰۶ھ

نمبر شمار	اسمائے گرامی	جائے مدفن	تاریخ وفات
۳۵	حضرت حافظ خواجہ محمد شعیبؒ تورڈھیر صاحب	مردان	۱۶ رجب ۱۲۳۸ھ
۳۶	حضرت اخوند عبدالغفور سیدو بابا صاحبؒ	سوات	۸ محرم الحرام ۱۲۹۵ھ
۳۷	حضرت شاہ عبدالرحیمؒ صاحب	ڈنبی والا سہارنپور	
۳۸	حضرت سرکار قاری شاہ عبدالکریمؒ صاحب	نصیر پور کلاں سرگودھا	۲۱ ربیع الاوّل ۱۳۰۳ھ
۳۹	حضرت مخدوم الملک شاہ حکیم امیر الحسن صاحبؒ	سہارن پور	۲۲ رمضان ۱۳۰۵ھ
۴۰	حضرت شیخ ابوانیس محمد برکت علی لودھیانوی قدس سرہ العزیز	کیمپ دارالاحسان فیصل آباد	۱۶ رمضان ۱۴۱۷ھ

لِلتَّقْسِیْمِ وَالتَّوْزِیْعِ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○ سُبْحٰنَ
رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ○ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِیْنَ ○
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ اٰمِیْن

فیضانِ فیض
حضرت ابوانیس محمد برکت علی لودھیانوی قدس سرہ العزیز
بانیٔ دارالاحسان

دربارِ مصطفویہ صلی اللہ علیہ وسلم — خضریہ علیہ الصلوٰۃ والسلام — علویہ کرم اللہ وجہہ — سعیدیہ رضی اللہ عنہ — اویسیہ رضی اللہ عنہ — ہجویریہ رضی اللہ عنہ — قادریہ رضی اللہ عنہ — صابریہ رضی اللہ عنہ — قلندریہ رضی اللہ عنہ — مجددیہ رضی اللہ عنہ — غفوریہ رضی اللہ عنہ — رحیمیہ رضی اللہ عنہ — کریمیہ رضی اللہ عنہ — امیریہ رضی اللہ عنہ — برکتیہ رضی اللہ عنہ

المقام النّجاف الصّحاف المقبول المصطفین

کیمپ دارالاحسان چک ۲۴۲ ر ب دسوہہ، ضلع فیصل آباد
ٹیلیفون نمبر ۶۷۹۹۰۰

امروز سعید ۱۰ محرم الحرام ۱۴۲۶ھ القدس

فیصل آباد پاکستان

ہدیہ منجانب

Impressions

اِمپریشنز پرائیویٹ لمیٹڈ
۲۹-بی-کوئینز روڈ-لاہور پاکستان
فون :- ۶۳۶۸۲۹۷
۶۳۶۲۳۲۵

سکینا کرافٹ پرائیویٹ لمیٹڈ
۲۹-کوئینز روڈ-لاہور پاکستان
فون :- ۶۳۶۲۳۲۶
۶۳۶۲۳۲۷

فیکس :
۶۳۷۳۳۲۵ — ۰۴۲ — ۰۰۹۲